عنوان	ہائے محبت
لکھاری	فلک عروہ شیفی
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ہائے محبت

فلک عروہ شیفی کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

کوئی غزل سنا کر کیا کرنا..

یوں بات بڑھا کر کیا کرنا..

تم میرے تھے, تم میرے ہو,,

دنیا کو بتا کر کیا کرنا..

تم خفا بھی اچھے لگتے ہو,,

پھر تم کو منا کر کیا کرنا..

تیرے در پر آ کر بیٹھے ہیں,

اب گھر بھی جا کر کیا کرنا..

دن یاد سے اچھا گزر جائے گا..

پھر تم کو بھلا کر کیا کرنا..

حیات الزماں حیات کے خاموش ہوتے ہی تالیوں کا شور بلند ہوا, اسکی خوبصورت مترنم آواز پورے حال میں بیٹھے لوگوں کو اپنے سحر میں جکڑ رکھا تھا..

آج اسلآباد کے جاوید حال میں بین الاقومی سطح پہ مشاعرہ منعقد کیا گیا تھا..

ملک کے بڑے بڑے معزز حضرات و خواتین اس مشاعرہ کا حصّہ بنے ہوئے تھے..

حیات غزل سنا کر پھر ایک بار ٹریک سے اتر گئی اور اپنے چٹکلے سے لوگوں کو ہنسانے لگی..

"میرا غزل ختم ہوا اب میں سٹیج پہ اس ملک کی سب سے بڑی ہستی کو بلانے جا رہی ہوں.." حیات عبایا میں ملبوس تھی اور چہرے کے گرد گلابی رنگ کا سکارف پن کیا ہوا تھا..

Welcome with loud applause Minister Sheran Shah... Sorry my mistake Damir sheran Shah.. What a dangerous name.

(زوردار تالیوں سے استقبال کرے منسٹر شیر ان شاہ.. سوری مائی مسٹیک اٹز شیر ان دمیر شاہ.. کتنا خطرناک نام ہے)

حیات بھول گئی تھی اسکی ہلکی سی بھی منمناہٹ مائیک میں کافی زور سے سنائی پڑ رہی ہے..

I came to know today the name of our minister, Murad Damid Shah:...hahaha.. such a big name, I am having trouble taking it..

)مجھے آج پتا چلا کہ ہمارے منسٹر کا نام شیر ان دمیر شاہ ہے, ہاہاہا... کتنا بڑا نام ہے, مجھے نام لینے میں دشواری ہو رہی ہے(

حیات لگاتار بولے جا رہی تھی, سٹیج میں بیٹھے لوگ قہقہے لگا رہے تھے, ہال میں بیٹھے لوگ بھی حیات کی باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے..

حیات وہاں سے ہٹ گئی اور اپنی سیٹ میں براجمان ہو گئی..

تھوڑی ہی دیر میں سٹیج کے داہنے سائیڈ سے شیر ان چلتا ہوا پر وقار انداز میں آیا اور مائیک کے پاس آکر کھڑا ہو گیا..

حیات نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی, بلکہ وہ وہاں پہ بیٹھے لوگوں سے مصافحہ کر کے اٹھ گئی..

ہال سے باہر آئی تو اسکا چہرہ نوز پیس سے ڈھکا ہوا تھا..

حیات مشہور شاعرہ تھی, جیسے ہی وہ باہر نکلی میڈیا اور پریس والے اسکے پیچھے لگ گئے, لیکن اسکے گارڈز نے اسے سبھی لوگوں کے درمیان سے نکال کر مرسیڈیس میں بیٹھا دیا..

حیات میڈیا کے فالتو سوالات سے اکثر پریشان رہتی تھی اسلئے زیادہ تر انھیں آویڈ(avoid)کرتی تھی..

دوسری جانب شیران دمیر شاہ نے جیسے ہی اپنی لمبی چوڑی تقریر مکمل کی تالیوں کی گونج سے چھت اڑنے لگی..

شیران کی نظر یہاں وہاں کسی کو تلاش کر رہی تھی, لیکن جسے ڈھونڈ رہی تھی وہ اب ہال میں موجود نہیں تھی..

شیران کو وہ بولتی ہوئی لڑکی بڑی پیاری لگی تھی, لیکن وہ ہال میں کہیں نہیں دیکھی..

شیران عدیم الفرصت رہتا تھا لیکن آج وہ وقت نکال کر یہاں آیا تھا, مراد کو شاعری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی, وہ ایک سیاستدان تھا اور اسے صرف اپنے غرض سے مطلب تھا, سو وہ یہاں بھی اپنے فائدے کو دیکھتے آیا تھا, الیکشن قریب تھے اور اسے ووٹ بڑھانے تھے اسلئے وہ ایسی تقریبوں میں شرکت کر رہا تھا..

شیران کو حیات الزماں حیات بڑی پسند آئی تھی, اوّل تو وہ بڑی حسین تھی, اور دوسری بات اسکی آواز بڑی سریلی تھی..

اوپر سے لڑکی کا سینس آف ہیومر بہت زبردست تھا..

شیر ان کی نگاہیں شعر پڑھتی حیات سے ایک پل کیلئے بھی نہیں ہٹی تھیں..

شیر ان سوچ میں پڑ گیا تھا آخر اس لڑکی میں کونسی خاص بات ہے جو ایک لمحے میں سحر زدہ کر رہی ہے..

لیکن جب شیر ان سٹیج پر آیا تب حیات جا چکی تھی..

شیر ان بھی اپنے سینٹرل آفس آکر ضروری کام نپٹانے لگا تھا, لیکن ذہن رہ رہ کر اس حجاب والی لڑکی کی طرف بھٹک رہا تھا..

شیر ان کو سخت حیرانی ہوئی آج تک کسی بھی لڑکی نے اسے اس قدر بے چین نہیں کیا تھا...

شیر ان تھک کر سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگا گیا, لیکن اب بھی ذہن اس لڑکی کی جانب تھا..

ایک معمولی لڑکی دل و دماغ پہ قبضہ کئے بیٹھ گئی تھی..

کون ہو تم, کیوں نہیں نکل رہی ہو میری ذہن سے, آج تک تو کبھی میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا ہے..

شیر ان تھک کر آسودگی سے مسکرا دیا..

کتنی ہی لڑکیاں مجھ پہ مرتی ہیں, ہر دوسری لڑکی کا کرش ہوں میں, لوگ میرے پر سنلیٹی اور لوکس, میرے دولت سے حسد کرتے ہیں...

اونہہ... کوئی نہیں کچھ دنوں بعد یہ خمار اتر جائے گا, میرے بنجر دل پہ کوئی محبت کا پھول نہیں کھل سکتا...اور ویسے بھی میں منگنی شدہ ہوں تو مجھے صرف زرین کے بارے میں سوچنا چاہیئے" ..

شیر ان سوچتے ہوئے واپس سے لیپ ٹاپ پہ انگلیاں کھٹا کھٹ چلانے لگا..

~~~~~~

ایک ماہ بعد..

لاہور...

حیات بازؤں کی قید میں بری طرح مچل رہی تھی, دونوں لڑکیاں اسے قابو کرنے کی تگ ودو میں تھی..

سامنے کھڑا شیر ان سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا..

حیات کے بال کھل کر شانوں میں بکھرے پڑے تھے اور کچھ بال بے ترتیبی سے پشت پر کھلے تھے.. حیات اس وقت سرخ رنگ کی ساڑی پہنے قہر ڈھا رہی تھی..
~~~~~~

"ناصر انجکشن.." شیر ان کی کرخت آواز پہ ایک ملازم آگے بڑھا اور انجکشن مراد کی طرف بڑھا دیا..

"تم جس پارٹی سے مجھے اٹھالائے ہو, اس پارٹی میں میرا منگیتر ڈی-ایس-پی احمد گلزار بھی تھا, وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں اور تم میرے بھائیوں کو جانتے نہیں ہو, تمہاری بوٹی بوٹی کر کہ کتوں کو کھلا دے گیں.. گھٹیا انسان مجھے جانے دو... تم بچو گے نہیں.." حیات کی غصّے بھری آواز پہ وہاں کھڑے سب ملازمین حیرت میں پڑ گئے, آج تک کسی کی بھی اتنی ہمّت نہیں ہوئی تھی جو شیر ان سے اونچی آواز میں بات کرتا..

حیات کی لال ہوتی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی..

شیر ان اس کافرادا کو دیکھ رہا تھا جو بد تمیزی کر رہی تھی, شیر ان نے بنا تاثر دیے اسکے قریب آیا, انجکشن جیسے ہی حیات کی بازو میں انجیکٹ ہوا, وہ دھڑام سے نیچے فرش پہ گر گئی, دونوں لڑکیاں جو اسے کچھ دیر پہلے تک بازوؤں سے جکڑی ہوئی تھیں وہ بیہوش حیات کو تاسف سے دیکھنے لگی..

"آپ لوگ سب جا سکتے ہیں.." شیر ان نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو سارے ملازمین خاموشی سے چلیں گئے..

شیر ان فرش پہ گھٹنے کے بل بیٹھا اور حیات کو گود میں اٹھا کر پورچ تک لایا.. پورچ میں اسکی مرسیڈیس کھڑی تھی, ڈرائیور نے بڑھ کر دروازہ کھولا اور شیر ان حیات کو پیچھے والی سیٹ پہ لے کر بیٹھ گیا..

شیر ان تھوڑی ہی دیر میں اپنے پرائیویٹ بنگلے میں پہنچ گیا, حیات ابھی تک بیہوش اسکے سینے سے لگی بے خبر سو رہی تھی..

یہ بنگلہ شیر ان اپنے ذاتی مفاد کیلئے بنایا تھا, وہ آدھا سے زیادہ وقت اسی بنگلے میں گزرتا تھا کیوں کے اسکے دمیر پیلس میں کوئی نہیں رہتا تھا, ایک ہی بہن تھی جو بھری پڑی دنیا میں واحد خون کا رشتہ تھی, لیکن بد قسمتی سے وہ بھی بیاہ کر امریکا اپنے شوہر کے پاس چلی گئی تھی.. شیر ان اسلئے دمیر پیلس کو چھوڑا اسی بنگلے میں رہائش کرتا تھا..

بنگلہ بہت خوبصورت تھا, بنگلے کو سفید سنگ مرمر کے سفید پتھروں سے تراش کر بنایا گیا تھا, جو کئی ذاتی کنال پہ پھیلا ہوا تھا..

شیر ان حیات بانہوں میں اٹھائے پورچ سے برآمدہ تک پیدل چل کر آیا تھا..

رات گہری ہو رہی تھی..

کمرے میں لا کر اسے لیٹا دیا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا...

....

حیات کو جب صبح ہوش آیا تو وہ بے یقینی کے عالم میں چاروں طرف نظر دوڑا رہی تھی..

حیات نے دیکھا وہ بہت بڑے اور خوبصورت کمرے میں ہے, لیکن یہ اسکا کمرہ نہیں تھا..

وہ جھٹ سے اٹھی لیکن ٹھیک ڈھنگ سے بیٹھ نہیں سکی, بیڈ کراؤن سے اسکے دونوں ہاتھ کس کر بندھے ہوئے تھے.. کافی موٹی رسّی سے اسکے دونوں ہاتھ بندھے تھے..

حیات درد سے چھٹپٹائی تھی..

"کھولو مجھے گھر جانا ہے, مجھے میرے گھر جانا ہے...پلیز کوئی مجھے گھر چھوڑ آؤ.." حیات روتے ہوئے چیخ چلا رہی تھی..

"کیوں گلا پھاڑ رہی ہو میری گڑیا.." سلمہ بی دروازہ کھول کر اندر آئی اور روتی ہوئی معصوم سی لڑکی کے منہ پہ جما کر تھپڑ جڑ دیا..

حیات تو دم بخود رہ گئی..

"پلیز آنٹی مجھے کھولے, مجھے گھر جانا ہے.. آپ کون ہیں میں نہیں جانتی ہوں لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے پلیز مجھے گھر جانے دیں.. میرے اپنے پریشان ہوتے ہونگے..." حیات التجائی لہجے میں بولی..

"گھر کون سا گھر, یہ بھی تو گھر ہے مس حیات, اینڈ وائی آر یو کرائینگ ڈارلنگ..." ایک لڑکی پیچھے سے آکر بولی, لڑکی نے سلیولیس ساڑی زیب تن کر رکھی تھی, منہ پر میک اپ کی ایک موٹی تہہ اسے حسین بنانے کی سعی کر رہے تھے..

یہ لڑکی کوئی اور نہیں فیشن ماڈل زرین عدنان تھی, جو شیران کی منگیتر تھی..

حیات اشتعال انگیز لہجے میں بولی.. "اپنی بکواس بند کرو, آخر کون ہو تم لوگ, گھٹی, ظالم, بے غیرت, بے درد انسان.. تم خود ایک لڑکی ہو کر مجھے اغوا کرلائی ہو.. مجھے کل پارٹی میں تم جیسی مکار پہ بھروسہ ہی نہیں کرنا چاہئے تھا"...

"اوہ مائی گاڈ, سہی کہا تھا شیر نے تم ایک شیرنی ہو جو ہوش میں آتے ہی پھاڑ کھانے کیلئے دوڑ پڑو گی, اچھا ہوا میں نے سوتے ہوئے تمہارا ہاتھ باندھ دیا تھا, دیکھو ڈارلنگ میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں سمجھی, میں شیر کی گرل فرینڈ اور ہونے والی فیوچر وائف ہوں..." زرین رعونت سے بال جھٹکا کر بولی..

"مجھے تمہارے پرسنل لائف سے کوئی دلچسپی نہیں ہے... میرا ہاتھ کھولو پھر میں تمہیں سبق سکھاتی ہوں..." حیات کے ہاتھ زخمی ہوتے جا رہے تھے...

رسّیاں بہت زیادہ سختی سے بندھی تھیں, حیات پوری کوشش کر رہی تھی کہ رسّی کھل جائے اور اسی آشنا میں اسکے ہاتھ زخمی ہوتے جا رہے تھے...

زرین کھڑی ہنس رہی تھی اور حیات کا دماغ تپے جا رہا تھا.. حیات کا بس چلتا تو وہ زرین کو زندہ زمیں میں گاڑ دیتی..

کل پارٹی کی رات حیات کو یاد آ گئی..

کل رات....

کل الزماں ہاؤس میں زبردست پارٹی رکھی گئی تھی, کیوں کہ حیات کی منگنی احمد گلزار سے ہونے والی تھی..

حیات اپنے بھائیوں کے فیصلے پہ بہت خوش تھی, حیات کو شادی کرنے سے مطلب تھا چاہے جس سے بھی ہو, اور اسکے بھائی شاہ زیب اور اورنگزیب ہمیشہ اسکا اچھا ہی سوچتے تھے..

حیات ریڈ کلر کی ساڑی میں سمپل سا تیار ہوئی تھی, کوئی بھی زیورات اس نے نہیں پہنا تھا, چہرہ میک اپ سے عاری تھا, البتہ بال کرلز کئے پشت پہ کھلے پڑے تھے..

احمد گلزار زبردستی مسکرا رہا تھا, وہ اتنی زیادہ بولنے والی لڑکی سے منگنی نہیں کرنا چاہتا تھا, مگر ماں باپ کے آگے مجبور تھا.. تبھی اس نے منگنی کیلئے ہاں کر دی تھی..

ہال پورا کھچا کچ مہمانوں سے بھرا پڑا تھا, کہیں دور کھڑی ایک حسینہ اسے گھور رہی تھی..

سٹیج پہ حیات کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ غائب ہو گئی تھی اور یہ سب اسکے غائب دماغی کی وجہ سے ہوا تھا..

حیات مہمانوں سے مل کر مبارکباد وصول کر رہی تھی تبھی ایک لڑکی جو کوئی اور نہیں زرین تھی اسکے قریب آئی اور سیلفی لینے کے بہانے اسے باہر لان میں لے آئی, حیات بھی سبھوں کو پیچھے چھوڑ کر اس لڑکی کے ساتھ اچھی تصویریں بنانے کے چکّر میں لان میں آگئی, حیات اس قدر خوش تھی کہ اس نے یہ تک نہیں سوچا ایک اجنبی لڑکی پتا نہیں کون ہے, کیسی ہے,

وہ تو بس خوشی میں دیوانی ہو رہی تھی..

زرین نے اس سے کہا تھا لان میں اچھے فوٹوز آئیں گیں اور وہ بھی سیلفی لینے کیلئے اپنے گھر کے پچھلے حصّے میں آگئی..

جہاں پہلے سے ہی کچھ لوگ تاک لگائے بیٹھے تھے, زرین کا اشارہ پاتے ہی ان لوگوں نے حیات کو آن گھیرا اور حیات کے منہ میں کلوروفوم رکھے کپڑے رکھے اسے بیہوش کر دیا, پچھلے دروازے پہ سیاہ وین کھڑی تھی جس میں حیات کے بیہوش وجود کو ڈال کر وہاں سے لے گیا تھا..

حیات بڑی نازک مزاج کی تھی, ان لوگوں کو حیات کو لے کر مشقت نہیں کرنی پڑی تھی..

حیات نے کوئی مزحمت بھی نہیں کی تھی, بہت جلد ہی وہ بیہوش ہو گئی تھی..

حال....

حیات کے منہ میں کپڑا ٹھونس کر زرین کمرے سے چلی گئی تھی..

دروازہ ایک بار پھر چڑچڑاہٹ کی آواز سے کھلا اور سامنے شیران اپنی مخصوص مسکان لئے کھڑا تھا..

"یہ بلیک ہینڈ کون ہے..." آتے ہی سوال کرنے لگا..

شیران اسکی طرف بڑھا اور منہ سے کپڑا نکالا..

"پہلے میرا ہاتھ کھولو, مجھے بہت درد ہو رہا ہے,, بے درد انسان, میں تمہارا منہ توڑ دوں گی سمجھتے کیا ہو خود کو...ذلیل, گھٹیا, بے رحم, ظالم, بد سلوک, بد تمیز انسان..." حیات کی زبان قینچی کی طرح چلنے لگی..

"اپنی زبان کو لگام دو ورنہ زبان گدّی سے کھینچ نکالوں گا, جو پوچھ رہا ہوں اسکا جواب دو.." حیات کے جبڑوں کو اپنی سخت آہنی ہاتھوں سے دبوچے وہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا..

حیات کا جسم کانپ اٹھا..

"اسلئے جتنا سوال کروں بس اتنا ہی جواب دینا.." ایک کرسی کھینچ کر وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا..

"بلیک ہینڈ کون ہے اور تمہارا کیا تعلق ہے.." سوال داغتے ہی حیات کا رنگ اڑ گیا تھا...

"مے..میں نہیں جانتی..." حیات کی زبان لڑکھڑا رہی تھی..حیات کی سمجھ میں آ چکا تھا وہ کس لئے اغوا کر کہ لائی گئی ہے..

"تم نہیں جانتی.. لڑکی دیکھو آسانی سے میرے سارے کئے گئے سوالوں کا جواب دو ورنہ... میں تشدد پہ مظبور ہو جاؤں گا..." آنکھیں ہنوز اسکے ہونٹ کے کالے بڑے سے تل پہ اٹکی ہوئی تھیں..

"دیکھیں کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے, میں سچ میں نہیں جانتی یہ بلیک.. ولیک ہینڈ کو.." حیات خود میں ہمّت مجتمع کر کے بولی, حیات کو بھی اس بات کا احساس تھا وہ اسکے تل کو گھور رہا ہے..

"کوئی بات نہیں, کل تک کا وقت دیتا ہوں.. سچ خود اگل دو ورنہ... اپنے حق میں برا پاؤ گی.." شیر ان اٹھ کر چلتا بنا لیکن حیات اندر ہی اندر ٹوٹ کر رہ گئی تھی, یہ کونسی نئ مصیبت میں وہ پھنس گئی ہے, آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں...

وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی لیکن اپنے بھائیوں کی وجہ سے آج اسے یہ دن دیکھنا پڑا تھا.. اگر اس نے صحیح جواب نہیں دیا تو پتا نہیں کیا ہو گا, کہیں جان سے نہ مار دیں..

حیات کا ہاتھ اسکی پشت پہ بندھا تھا, منہ سے کپڑا نکل گیا تھا لیکن اب بولنے کی ہمّت نہیں تھی.. آنکھوں سے گرم گرم سیال مادہ گر کر سرخ عارض کو بھگو رہیں تھے..

اسلام آباد...

اداس دل کی ویرانیوں میں,

بکھر گئے ہیں خواب سارے..

یہ میری بستی سے کون گزرا,

نکھر گئے ہیں گلاب سارے..

نہ جانے کتنی شکایتیں تھیں,

نہ جانے کتنے گلے تھے ان سے..

جو انکو دیکھا تو بھول گئی,

سوال سارے, جواب سارے...

اسلامباد میں الزمان ہاؤس میں سوگ کی فضا ہر سو پسری ہوئی تھی..

اورنگزیب بیٹھا سگار پی رہا تھا اور کمشنر جلال اسے یقین دلا رہا تھا کہ وہ حیات کو جلد ز جلد ی ڈھونڈ نکالے گیں..

"آخر اس لڑکی کو کتنی بار سمجھایا, بغیر بتائے کبھی باہر مت جانا, میری بہن بہت زیادہ بھولی ہے کسی پہ بھی یقین کر لیتی ہیں, آگے پیچھے کا کچھ سوچتی نہیں ہے..اب تو مجھے حرا کا سوچ کر ٹینشن ہو رہا ہے.."اورنگزیب سگار کو پیروں تلے روند کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا..

"بھائی میں یونی جا رہی ہوں, آتے وقت حرارت سوری حیات کا معلوم کرتی آؤں گی, ایک بار اسکے سب دوستوں سے پوچھ لوں.."حرا کندھوں پہ چادر ٹکائے سر پہ دوپٹہ اوڑھے, کندھوں پہ بیگ لئے کھڑی تھی..

"سلام علیکم انکل..."حرا شارٹ کٹ میں سلام کرتی ہوئی باہری دروازہ عبور کرنے لگی تھی تب پیچھے سے اسکے بھائی کی سخت آواز پہ قدم جم گئے..

"حیات تو گئی لگتا ہے اب آپکو بھی اغوا ہونے کا شوق چڑھا ہے, ہم یہاں پریشان ہیں اور آپکو یونی جانے کی پڑی ہے..کمشنر نے آپکے لئے ایک باڈی گارڈ ہائر کیا ہے جو پرسنلی اور پروفسنلی آپکے ساتھ سائے کی طرح رہے گا..ورنہ ہم اچھے سے جانتے ہیں آپ کا دماغ کس قدر گھوما ہوا ہے اور آپ کبھی بھی کچھ کر سکتی ہیں.."شاہ زیب کا لہجہ بے لچک تھا...

حرا زبردستی مسکرائی تھی, جانتی تھی اب اسکی شامت آنے والی تھی...

دونوں بھائی کچھ زیادہ ہی پوسیسو ٹائپ تھے..

"اچھا تو وہ باڈی گارڈ کہاں ہے, مجھے یونی کے لئے لیٹ ہو رہا ہے.." حرا کلائی پہ بندھی گھڑی کو ایک نظر دیکھا پھر جیسے ہی پلٹی سامنے بلیک تھری پیس سوٹ اور ٹائی میں ایک بے حد ہینڈسم لڑکا کھڑا تھا..

"یہ ہادی ہے, اور آج سے یہ تمہارے لئے کام کرے گا, اپنی جان کی بازی لگا کر یہ تمہیں مصیبتوں سے بچائے گا.. خبر ملی ہے کہ حیات کے بعد ان لوگوں کی نظر اب تم پہ ہے, وہ لوگ تمہیں ضرور نقصان پہچانے کا سوچیں گے اور ایسے میں تمہارے ساتھ اگر ہادی ہو گا تو تم حفاظت میں رہو گی.." کمشنر جلال نے سامنے کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا جو کوئی برٹش نوجوان دیکھنے سے معلوم پڑ رہا تھا..

وہ بہت زیادہ سیریس لگ رہا تھا, گوری اور لال رنگت اوپر سے بھوری داڑھی, اور بھورے اور سنہرے بال, مغرور سی ستواں ناک, آئیڈیل ہائٹ اور مسکیلور باڈی رکھنے والا بندہ حرا کو نظر میں چبھ رہا تھا..

حرا نے سوچا وہ کوئی معصوم بچی نہیں تھی, خود اپنی حفاظت کر سکتی تھی..

حرا باہری دروازے کو عبور کرتی ہوئی پورچ تک گئی اور سوچا اب یہ نئی مصیبت سر پہ مسلط کر دی گئی ہے..

حرا باہری دروازے کو عبور کرتی ہوئی پورچ تک گئی اور سوچا اب یہ نئی مصیبت سر پہ مسلط کر دی گئی ہے..ہادی آگے آیا اور بینز کے پیچھے کا دروازہ کھول کر حرا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی..

حرا کا بس چلتا تو وہ باڈی گارڈ کو کہیں دور جا کر پھینک دیتی..

حرا خاموشی سے منہ پہ مٹھی باندھے بیٹھی تھی..حیات کا سوچ کر ہی خود بخود رونا آجاتا تھا...

اب چھوٹی بہن کی فکر تھی...

تھوڑی ہی دیر میں یونیورسٹی پہنچ کر حرا سیدھا اپنے کلاس میں گئی, باہر کھڑا ہادی سگار جلا کر کش لگانے لگا..

حرا جیسے ہی کلاس روم میں پہنچی سارے سٹوڈنٹس کھڑے ہو گئے, حرا سلام کا جواب دیتی کرسی پہ بیٹھ گئی اور ہاتھ کے اشارے سے سٹوڈنٹس کو بھی بیٹھنے کیلئے کہا...

لیکن حرا آج کہیں کھوئی کھوئی سی تھی..

وہ حیات کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھی, کل رات سے حیات غائب تھی اور اب تک پولیس والوں کو بھی کوئی سراغ نہیں ملا تھا..

حرا کا پڑھانے میں دل نہیں لگ رہا تھا..

حرا نے سب کو روسن چاپٹر ریوائس کرنے کا کہہ دیا اور کلاس روم سے نکل کر سیدھا آفس روم میں آئی, رجسٹر پہ سائن کیا اور باہر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی..

حرا کو دور سے ہی ہادی دیکھ گیا جو فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا..

حرا اسکے جیسے ہی قریب آئی ہادی نے فون کٹ کر دیا اور حرا کیلئے پچھلے سیٹ کا دروازہ کھولا..

"گارڈ سنو مجھے ذرا ساحلی کنارہ لے چلو.." حرا ہادی کو حکم دیتے ہوئے بولی..

"لیکن شاہ زیب سر نے کہا تھا سیدھا یونی کے بعد آپکو گھر آنا ہے.." ہادی کی آواز پہلی بار حرا کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے ہادی کو غور سے دیکھا..

حرا کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ یہ آواز پہلے بھی کئی بار سن چکی ہے, لیکن کہاں اسے یاد نہیں آ رہا تھا..

حرا اسکی نرم گرم سی آواز میں الجھ کر رہ گئی, بلآخر ہادی نے گردن موڑ کر حرا کو دیکھا جو مضطرب سی لگی..

"آر یو او کے مادام.." ہادی نے بھرپور نظر سے صبیح حسن کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی..

"آ،ہمم.... ٹھیک ہوں میں بس تم مجھے ساحلی کنارہ لے چلو, آج بہت زیادہ ڈپریشن اور فرسٹیسن سا لگ رہا ہے..

حرا کنپٹی کو انگلیوں سے مسلتی ہوئی بولی..

ہادی اسکی سنہری آنکھوں کو غور سے دیکھتا ہوا پلٹا اور گاڑی سمندری کنارہ کی طرف لے چلا...

حرا نے حیات کے سارے دوستوں کو مسج کیا تھا, کئی کو کال بھی کی تھی لیکن حیات کا پتا نہیں چلا تھا..

حیات یوں بن بولے کبھی بھی گھر سے نہیں گئی تھی, اسے تو گھر کا راستہ بھی ٹھیک ڈھنگ سے معلوم نہ تھا, کیوں کہ ہمیشہ وہ مرسیڈیس میں جاتی آتی تھی..

حرا پھر ایک بار سوچ میں پڑ گئی, جس لڑکی کو سہی سے رستہ تک نہیں معلوم ہے وہ آخر جا کہاں سکتی ہے...

سوچوں کا تانا بانا ٹوٹا جب ہادی نے گاڑی روکی اور اتر کر اسکی طرف کا دروازہ کھولا... حرا باہر آئی اور چاروں طرف نظر گھمائیں, دن کا وقت تھا اور ساحلی کنارہ سنسان پڑا تھا, حرا نے ٹھنڈا سانس ہوا کے سپرد کیا اور سوچا شام کے وقت کس قدر بھیڑ رہتی ہے... لیکن اس وقت ہر طرف ریت اڑ رہے تھیں..

"مادام زیادہ دور مت جائے گا..." ہادی اسے آگے بڑھتے دیکھ ٹوک گیا..

"میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.." حرا کا دماغ جو کبھی بھی گھوم سکتا تھا, وہ پھر ایک بار تپ گیا...

بھائی بھی نا, اب اس گارڈ کو مجھے برداشت کرنا پڑے گا...

ہادی حرا کو دیکھ ہنسی کا گلا گھونٹ گیا اور اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا..

حرا کی چڑچڑاہٹ سے وہ محظوظ ہو رہا تھا..

چلچلاتی دھوپ کے باعث حرا کا چہرہ سفید سے سرخ پڑ گیا, لیکن اس پہ کچھ اثر انداز نہیں ہو رہا تھا وہ سلیپرس کھول کر ریت پہ بیٹھ گئی, اسکی تقلید کرتا ہادی بھی اپنے بوٹس اتار کر اسکے قریب بیٹھ گیا..

حرا آتی جاتی لہروں کو بغور دیکھ رہی تھی, حرا کا ذہن خالی خالی تھا..

"آپ زیادہ پریشان نہ ہو, حیات مل جائے گی.." ہادی تھوڑے وقفے کے بعد ملا..

"تم کیا جانو حرارت, افف میرا مطلب حیات کو... حرا چونک کر اسکی طرف چہرہ موڑ کر دیکھنے لگی..

سبز آنکھیں بھی سنہری آنکھیں سے جا ملی, ہادی اپنے گلاسیز آنکھوں سے اتار بیٹھا تھا..

"میں سب جانتا ہوں, کمیشنر انکل نے مجھے بتایا, جہاں تک مجھے لگتا ہے یہ سب حیات کی نا سمجھی سے ہوا ہے.." ہادی اسکی سنہری آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا..

"غلطی تو ہوئی ہے اس حرارت کی بچی سے, ایک بار مجھے مل جائے تو جما کر دو تھپڑ ماروں گی, پتا نہیں کہاں ہو گی, کیسی ہو گی, کچھ کھایا پیا ہو گا بھی نہیں, اگر اغوا ہی ہوئی ہے تو وہ لوگ ضرور اس سے بد سلوکی کرتے ہونگے..." حرا کے آنکھوں میں نمی اتر آئی..

"جو ہوا سو ہوا, لیکن مجھے لگتا ہے آپکو یہاں بیٹھے وقت نہیں برباد کرنی چاہئے, ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے اچھا اسکی تلاش کریں..." ہادی بوٹس پہنتا ہوا بولا..

حرا نے ایک بار ہادی کو اوپر سے نیچے تک دیکھا, کچھ دیر پہلے تک حرا کو جو زہر لگ رہا تھا اب اسے وہی مسیحا لگا..

حرا بھی سلیپرس پہن کر اٹھ کھڑی ہوئی..

دونوں گاڑی میں جا بیٹھے, حرا ہادی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ ہی بیٹھ گئی تھی...

"لیکن ہادی ہم جائیں گیں کہاں... مطلب میں حرارت, استغفراللہ حیات کے سارے دوستوں کو پوچھ چکی ہوں, حیات کسی بھی دوست سے کل رات میں نہیں ملی تھی, اور ایک بات..." حرا کچھ اور بھی کہتی لیکن ہادی نے اسے ٹوک دیا..

حرا سیدھا گارڈ سے ہادی کے نام پہ آگئی تھی..

"حیات, ہاں جہاں تک مجھے یاد ہے.. آپکے گھر میں سی-سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں, لیکن ٹھیک کل رات جب حیات غائب ہوئی اسی وقت سارے کیمرے بند ہو گئے تھے, مجھے نہیں لگتا یہ کوئی نارمل کڈنیپر یا چور کا کام ہے.. کوئی بہت بڑی ہستی پردے کے اوٹ میں چھپی بیٹھی ہے... یہ جو کوئی بھی ہے بچے گا نہیں میرے ہاتھ سے..." ہادی کی آواز یک بیک خطرناک ہو گئی..

ہادی کو اچانک حیات کا معصوم چہرہ نظر آیا جب وہ 16-17 سال کی تھی اور اسکول جاتی تھی...

"ہادی بھائی آپ بہت کیوٹ ہیں..." حیات پیار سے اسکا گال کھینچ کر کہتی تھی..

ہادی یاد کر تا تڑپ اٹھا, اچانک منظر دھندلا سے گئے اور وہ سر جھٹک کر حرا کی طرف متوجہ ہو گیا...

"کوئی نہیں ہادی ہم ڈھونڈ لیں گے.." حرا دھیمے آواز میں بولی..

حرا اب بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ اچانک حیات کا نام لیتے ہوئے وہ اس قدر جذباتی کیوں ہو گیا تھا..

"آپ نے صرف سرسری سب لوگوں سے پوچھ تاچھ کی ہے, لیکن اب وقت ہے الجھ کر کام سلجھانے کا, سب سے پہلے ہمیں حیات کی منگنی والی رات کی کسی بھی طرح فوٹوز یا ویڈیوز نکلوانے ہونگے.. تبھی ہم اس مرحلے سے آگے بڑھ پائیں گیں..."ہادی بڑی سنجیدگی سے بات کر رہا تھا...

"لیکن سی-سی ٹی وی میں تو کوئی بھی ویڈیو ریکارڈ نہیں ہے.."حرا کی سوئی وہی سی-سی ٹی وی پہ اٹکی ہوئی تھی...

ہادی جو ڈرائیونگ کر رہا تھا اسکا دل کیا کہ وہ سٹیرنگ وہیل پہ سر مار لے..

"آپ نے کہاں تک پڑھائی کی ہے..."ہادی کے غیر متوقع سوال پہ حرا ششدر رہ گئی..

"میں نے مانچسٹر کی یونیورسٹی سے ماسٹرز کئے ہیں.."حرا اپنی حیرانی چھپا گئی..

"اوہ اچھا, سوشل میڈیا کا تب آپ نے ضرور نام سنا ہو گا, آج کل الیکٹرانک میڈیا کا زمانہ ہے, جتنے لوگ بھی منگنی میں آئیں ہونگے انہوں نے سیلفی اور ویڈیو ضرور بنائیں ہونگے, اور اپنے انسٹا یا فیس بک اکاؤنٹ میں ضرور پوسٹ کیا ہو گا...بس وہی سے ہمیں کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا"...

"مان گئی استاد, یہ تو ابھی تک میرے دماغ میں آیا ہی نہیں تھا, افف آتا بھی کیسے میں تو فالتو کا ڈپریسڈ ہو رہی تھی..."حرا چٹکی بجا کر خوشی سے بولی..

ہادی دل میں ہنس کر رہ گیا..

استاد ہی تو تھا اسکا, بس وہ سب بھول گئی تھی..

ہادی اپنے خیالوں میں گم گاڑی کو الزماں ہاؤس کی طرف لے گیا...

حیات کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا, آخر اسے کیوں زبردستی اغوا کیا گیا ہے..

حیات نڈھال سی بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی, ہاتھ اور پیر اب بھی بندھے ہوئے تھے...

دو دن سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا..اوپر سے سونے پہ سہاگا یہ تھا کہ اس پر تشدد بھی کئے گئے تھے..

دو لڑکیاں جو اچھی خاصی ٹرینڈ تھیں, وہ حیات سے سوال جواب کرنے آئی تھیں لیکن اپنے سوالوں کے جواب نہ پا کر حیات پہ ہاتھ اٹھایا تھا اور اتنی بے دردی سے اسے مارا تھا کہ حیات پہ غشی طاری ہو گئی تھی..

حیات کے ہاتھ پیر پر بلیڈ سے کئی جگہ کٹ لگائے گئے تھیں, منہ پہ دو تین زنّاٹے دار تھپڑ بھی پڑا تھا, بال نوچ کر پیٹھ پہ کئی مکّے بھی پڑے تھے...چمڑے کی بیلٹ سے مار کھا کر حیات بہت بری طرح رونے لگی تھی..

حیات جو کانچ کی گڑیا تھی آج چھن سے کئی ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھر گئی تھی..

بھائیوں نے لاڈ اٹھائے تھے, بڑی بہن نے ہتھیلی پہ جان رکھ کر حیات کی پرورش کی تھی...

اور آج حیات کی حالت ابتر ہو رہی تھی..

اچانک دھم سے دروازہ کھلا اور کئی قدموں کی چاپ حیات کو سنائی دی لیکن حیات ٹس سے مس نہ ہوئی, اسکے اندر اب اٹھ کر بیٹھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو چکی تھی..

"سر بڑی ڈھیٹ لڑکی ہے.."حیات وہی لڑکی کی آواز سنائی دی..

"بہت سخت جان ہے,اس قدر تشدد پر بھی اپنا منہ نہیں کھولا..."لڑکی کسی سے بات کر رہی تھی لیکن وہاں اور کون کون موجود ہے اس بات سے حیات بے خبر تھی کیوں کہ وہ منہ تکیے میں دیے لیٹے ہوئے تھی..

"تم دونوں جا سکتی ہو, تمہارا کام ختم ہوا, میں اب لڑکی کو سمبھال لونگا, دیکھتا ہوں کیسے سچ نہیں اگلتی ہے..."حیات کے کان کھڑے ہو گئے...

دونوں لڑکیاں کمرے سے باہر چلی گئیں, شیر ان نے دروازہ لاک کیا اور حیات کا بازو جھنجھوڑا...

"لڑکی شاید تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں ہے..."شیر ان بیڈ پہ بیٹھتا ہوا بولا..

حیات نے چہرہ اوپر کیا اور بے جان سا مسکرا کر بولی..."جب میں نے کہہ دیا کہ میں مانچسٹر یونیورسٹی سے نہیں پڑھی تو نہیں پڑھی, کبھی اسلام آباد سے باہر تک نہیں گئی ہوں"...

"پھر وہی بکواس, تم پورے 2 سال 3 ماہ مانچسٹر میں رہی ہو اور دیدہ دلیری سے جھوٹ بول رہی ہو..."شیر ان غرّا کر بولا اور اسے شانوں سے کھینچ کر اٹھایا..

"بدتمیز چھوڑو مجھے, پہلے تم ایک لڑکی سے کیسے بات اور عمل کیا جاتا ہے وہ سیکھ کر آؤ پھر مجھ سے بات کرنا..."حیات اشتعال بھرے لہجے میں چیخی..

حیات کا پورا جسم درد کر رہا تھا لیکن وہ شیر ان کا ہاتھ جھٹک کر دور کھڑی ہوئی, لیکن جیسے ہی دور ہوئی وہ خود کو سمبھال نہ پائی اور دھڑام سے گرنے والی تھی لیکن بروقت شیر ان نے اسے واپس بازؤں میں جکڑا تھا..

"مجھے تمہیں ہاتھ لگانے کا کوئی شوق نہیں ہے سمجھی لیکن تم خود گر پڑ رہی ہو.. خود کو سمبھالو..."شیر ان نے اسے بیڈ پہ بیٹھایا..

"تم لوگوں نے مجھے سنبھلنے کے قابل چھوڑا ہی کہاں ہے..."حیات بیزاری سے بولی..

"اپنا لہجہ ٹھیک کرو, میں تمہارے فالتو آٹیٹوڈ کا عادی نہیں ہوں.."شیر ان اسکے سامنے ہی کھڑا تھا..

"جاؤ یہاں سے, دفع ہو جاؤ گھٹیا اور بے مرّوت انسان.."حیات کا لہجہ تلخ ہوتے جا رہا تھا...

شیر ان کا ضبط جواب دے رہا تھا..

شیر ان آگے بڑے لوگ بھی گونگے ہو جاتے تھے, منسٹر, سی-ایم اور بڑے بڑے سیاستداں بھی شیر ان کی آگے پیچھے ہوتے رہتے تھے... لڑکیوں کا تو تذکرہ ہی فضول ہے, ایک نظر شیر ان اگر دیکھ لیتا تو وہ خوشی سے پاگل ہو جایا کرتی تھیں...

شیر ان بھوری آنکھوں سے اس بے پرواہ لڑکی کو دیکھا جو خود کو افلاک سے اتری پری سمجھ رہی تھی..

"تم ابھی تک گئے نہیں, جاؤ یہاں سے سمجھے, اپنی نحوست زدہ شکل کو میرے سامنے سے گم کرو..." حیات کا اتنا ہی کہنا تھا کہ شیر ان نے پسٹل سیدھا اسکی پیشانی سے لگا دی..

"تمہیں لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی, ہر گز نہیں مسٹر شیر ان دمیر... میں بھی حیات الزماں حیات ہوں سمجھے, تمہارے جیسے دو ٹکے کے لوگ پہلے لڑکیوں کو اغوا کرتے ہیں پھر اپنی من مانیاں کرتے ہیں... میں کمزور ہوں جانتی ہوں لیکن اتنی بھی نہیں کہ تمہیں منہ توڑ جواب نہ دے سکوں اور تو اور عزت نفس کیلئے میں خود کشی بھی کر سکتی ہوں..." حیات ہذیاتی انداز میں چلائی..

شیر ان تو بس اسکی شہد جیسی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا, یہ پہلی لڑکی تھی جو اسکے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بنا کسی خوف کے بات کر رہی تھی..

بغیر اٹکے, بغیر جھجھک کے وہ ایک سائیں بول رہی تھی...

شیر ان نے بغور اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا, ناک میں چمکتی پلاٹینم کی نوز پن اور ہونٹ کے اوپری گوشے میں کالا تل اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگاتا تھا...

شیر ان سانس روکے اسکو دیکھ رہا تھا...

"تم پچھتاؤ گی.. اپنی باتوں پہ سمجھی,, اگر تم چاہتی ہو میں تمہارے حق میں برا نہ ثابت ہوں تو جلدی سے مجھے معافی مانگو ورنہ تمہاری اس گستاخی پہ آج تمہاری جان لے لونگا..." شیر ان نے دھمکی سے نوازا..

"مار بھی چکو, کم سے کم ذلالت اور خواری بھری زندگی سے میں آزاد ہو جاؤں گی, ایک جھٹکے سے مر جاؤں گی..." حیات شان بے نیازی سے بولی..

شیر ان کو لگا تھا وہ شاید موت کی دھمکی پہ ڈر جائے گی لیکن وہ تو اپنی بے خوفی پہ اڑی ہوئی تھی...

شیر ان تپ گیا اور پسٹل واپس سے کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے وہ اسکے قریب آیا اور دونوں ہاتھ سے اسکا گلا پکڑ لیا, شیر ان اپنی پوری طاقت سے حیات کا گلا گھونٹ رہا تھا... حیات بری طرح اسکے قید میں پھڑ پھڑا رہی تھی, وہ شیر ان کا مضبوط ہاتھ چھڑا نہیں پا رہی تھی..

حیات کو اپنی سانسیں اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی, ایک ہی جھٹکے سے وہ شیر ان کے بازوؤں میں جھول گئی...

شیر ان نے اسے واپس سے بیڈ پہ ڈال دیا, اور کمرے سے نکل گیا...

حیات لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی..

شیر ان نے وہ گردن کی نس دبائی تھی جس سے وہ تھوڑی دیر کیلئے بیہوش ہو گئی تھی..

شیر ان جب کوٹ جھاڑتے ہوئے باہر آیا تب سامنے کھڑی سلمہ خالہ اور ناصر کو دیکھ ٹھٹھکا...

"خالہ اس لڑکی کو دو دن تک کوئی کھانا نہیں دیجیئے گا اور نہ ہی اسکا کمرہ کھولئے گا. چاہے جتنا بھی شور مچائے, چیخے چلائے لیکن دروازہ نہیں کھلنا چاہیئے... اب جب تک میں واپس نہ آؤں تب تک اس لڑکی کو اسکے حال پہ چھوڑے رکھنا..." شیر ان حکمیہ لہجے میں کہتا ناصر کی طرف بڑھ گیا...

شیر ان کوٹ کو کندھے پہ ٹکائے ناصر کے ساتھ باہر نکل گیا...

سلمہ بی نے ایک نظر جاتے ہوئے شیر ان کو دیکھا اور پھر دروازے کو دیکھا...

دروازے کو دیکھتے ہوئے وہ تاسف سے سر جھٹک کر کچن کی طرف چلی گئیں...

ناصر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتا ہوا بولا.. "صاحب مجھے لگتا ہے, میں نے غلط لڑکی کو اغوا کیا ہے... مجھے نہیں لگتا حیات بے بی مانچسٹر والی لڑکی ہے... حیات بے بی تو کوئی معصوم بچی لگتی ہے"...

"گاڑی چلاؤ ناصر زبان نہیں, یہ جو حیات بے بی ہے نہ وہ صرف شکل سے ہی معصوم لگتی ہے, خیر ہے بھئی زبان اس قدر کڑوی اور دس گز کی توبہ..." شیر ان ناصر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا کرخت آواز میں بولا..

ناصر گہری سوچ میں غوطہ زن تھا...

شیر ان فون پہ لگا ہوا تھا...

ایک گھنٹے میں ہی وہ لوگ دمیر پیلس پہنچ گئے..

شیر ان کو دیکھ کر گارڈز نے سلام کیا اور مین آہنی گیٹ کو کھول دیا.. شیر ان پورچ میں اترا اور بھاری قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گیا..

شیر ان جیسے ہی اندر داخل ہوا ایک 5 سالہ بچا کھلکھلاتا ہوا شیر ان کی طرف آیا اور گود میں چڑھ گیا...

"ماموں..." بچا اسکے سینے سے لگا چہکا تھا..

"ماموں کی جان, آپ کب آئے.." شیران اسکے پھولے ہوئے سیب جیسے گالوں پہ ہونٹ رکھتا ہوا بولا..

سامنے کھڑی 31 سالہ لڑکی ہاتھ میں چائے لئے اندر آئی لیکن شیران پہ نظر پڑی تو مسکرادی...

"آپا آپ... مطلب اچانک... میرا تو خوشی سے میٹر ڈاؤن ہو رہا ہے.." شیران بشاشت بھرے لہجے میں بولا..

شبنم شیران سے 5 سال بڑی تھی اور شبنم کا ایک بیٹا صوفیان تھا...

"ہاں اچانک, اور کیا کروں میں تم ہی بتاؤ.. ایک ہی بھائی ہے, تم مجھ سے بڑے بنے اور بڑے بن کر میری شادی کروائی اور آج میں اپنے گھر میں خوشی خرم سے ہوں... لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تمہیں فراموش کر چکی ہوں... کیا حال کر لیا ہے خود کا شیران... اب بس بہت ہوا اس بار میں تمہاری شادی کروا کر ہی امریکا لوٹوں گی..." شبنم تفصیل بتاتی ہوئی بولی..

"لیکن آپا یہ غلط بات ہے, ابھی میں کچھ مسئلوں میں الجھا ہوا ہوں... ابھی کیسے شادی کر سکتا ہوں...." شیران سمجھ گیا تھا اس بار پھر اسکی بہن شادی کا پرانا ذکر چھیڑ کر اسکا دماغ خراب کرنے والی ہے...

"تمہارے مسئلے زندگی بھر کے ہیں.. میں تو بس زرین کے گھر والوں سے بات کروں گی اور جلد ز جلد تمہارا نکاح کروا دونگی..." شبنم شیران کا چہرہ دیکھتی بولی جو بے یقینی سے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا...

شیر ان کو انکار کرنے کی ہمّت نہیں تھی, وہ اس وقت تھکا ہوا تھا اور اپنی بہن سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا...

شیر ان نے زرین کو ہمیشہ ایک اچھی دوست مانا تھا, لیکن شبنم نے زبردستی اسکا رشتہ زرین سے طے کر دیا تھا...

"ٹھیک ہے آپا, اس معاملے پہ کل بات کرے گیں...ابھی فلحال میں بہت تھک گیا ہوں اور تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں..." شیر ان واقع آج بہت زیادہ تھکا ہوا تھا..

"آپا کی جان جاؤ سو جاؤ...ساری ذمیداری میرے بھائی پہ ہے, آفس جاتا ہے, پارلیمنٹ جاتا ہے, روز بھاشن دیتا ہے اور اوپر سے بزنس بھی سمبھالتا ہے...میرا چاند جاؤ میری جان آرام کرو..." شبنم نے حکم صادر کیا تو شیر ان اوپری سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلا گیا..

شیر ان اپنے کمرے میں آتے ہی دھب سے بیڈ پہ گر گیا...

شیر ان کے کمرے میں پردے سے لے کر قالین تک بلیک اور گرے کلر کی تھیں, شیر ان کو سیاہ رنگ بہت زیادہ پسند تھا..

کمرے کی ہر چیز چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ اس کمرے کا مالک بڑا ہی نفاست پسند ہے..

شیر ان کا کمرہ کم اور ہوٹل کا کمرہ زیادہ لگتا تھا.. سنگل دائرے شکل کا کافی بڑی جسامت والا بیڈ کمرے کے وسط میں سیٹ تھا, بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل اور اسکے بائیں طرف پلائی ووڈ سے بنا وارڈروب کھڑا تھا, اور بیڈ کے سائیڈ اسٹڈی ٹیبل پڑی ہوئی تھی.... بڑی بڑی کھڑکیوں پہ کالے

رنگ کے قد آدم پردے لٹک رہیں تھیں,ایک سائیڈ وال گلاس والی سلائڈنگ ڈور لگی ہوئی تھی جسے کھولو باہر بالکونی دیکھتی تھی.. بالکونی میں طرح طرح کے پودے رکھے ہوئے تھے جو شیران نے پلانٹ کئے تھے...

شیران نے اپنے پورے کمرے کا ڈیزائن خود کروایا تھا...وہ ہر چیز پرفیکٹ کرنے کا عادی تھا.. ہر چیز سہی وقت پہ اور سہی جگہ ہونی چاہئے ورنہ ملازموں کی شامت آجاتی تھی..

شیران تھکان کی وجہ سے آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا, ٹیبل سائیڈ لیمپ بجھا کر وہ سونے کی کوشش کررہ تھا جب اچانک کسی کی خوبصورت آنکھیں اپنے وجود میں محسوس کرتا ہوا وہ کروٹ لے گیا..

شہد جیسی بے باک آنکھیں, جس میں کوئی خوف نہیں تھا, صرف معصومیت اور پاکیزگی....

شیران نے خیال کو جھٹکنا چاہا لیکن پھر ایک بار شیران پہ حیات کی دو خوبصورت آنکھوں سے بہتا آبشار جیسا آنسو اسکے وجود پہ برسنے لگا..

شیران جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا اور پورے قوت سے کشن کو اٹھا کر دیوار پہ دے مارا...

"ڈیم اٹ گرل"...

اتنی بری طرح ذہن پہ چھا گئی تھی..

شیران کو لگا جیسے اسکی روح سے کوئی آسیب آچمٹا ہو..

حیات کی شہد آنکھوں میں ہی وہ اٹک کر رہ گیا تھا..

شیر ان نے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا اور پانی گلاس میں انڈیلا اور ایک ہی سانس میں پی گیا..

شیر ان نے اے-سی فل کی اور چادر سر منہ لپیٹ کر سو گیا..

لیکن آنکھ بند کرتے ہی حیات کے الفاظ کان سے ٹکرانے لگے..

" گھٹیا, بے ہودہ, بد تمیز, بد سلوک, بے مروت انسان"...

شیر ان نے کراہ کر کروٹ بدلی اور سوچا آخر یہ لڑکی اسکے ذہن کے بادلوں سے دھند کی طرح چھٹ کیوں نہیں جاتی ہے...

مستقل دماغ میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ گئی تھی...

شیر ان کو رہ رہ کر اسکے یاقوتی ہونٹ کے اوپری گوشے کا تل یاد آرہا تھا, شیر ان بے اختیار ہنس دیا...

شیر ان کو جب احساس ہوا تو اسکا دل کیا وہ اپنا سر پیٹ لے, اوّل تو حیات بڑی بدزبان تھی دوسری بات یہ کہ وہ دشمن جان تھی...

شیر ان نے جب حیات کو پہلی بار جاوید ہال میں منعقد مشاعرہ میں دیکھا تو وہ اسے اچھی لگی تھی کیوں کہ وہ بہت سریلی اور شیریں آواز میں غزل پڑھ رہی تھی لیکن جب حقیقت میں وہ اسکے قریب آئی اور وہ اپنا زہر اگلنے لگی تو شیر ان کو نفرت سی ہوئی, لیکن شیر ان جانتا تھا اسکا تلخ لہجہ اور سرد رویہ اسلئے ہے کہ کیوں کی وہ اغوا کر لائی گئی تھی, دنیا کی کوئی بھی لڑکی ہوتی تو سخت الفاظ ہی استعمال کرتی.. خیر وہ تو پھر بھی اردو ادب کی شاخ سے تعلق رکھتی تھی اسلئے اردو میں سخت سست کہتی تھی جو شیر ان کو ناگوار گزرتا تھا...

شیران اسکے زبان سے خود کیلئے کچھ ایسا سننا چاہتا تھا جس سے اسکا دل واپس سے کھل اٹھے, لیکن وہ جانتا تھا ایسا ناممکن ہے کیوں کہ یہ لڑکی دشمن تھی...

شیران یہی سب سوچتے سوچتے کب گہری نیند میں چلا گیا وہ خود نہیں جانتا تھا...

^ ^ ^

الزماں ہاؤس میں اب ہر وقت قبرستان جیسا سناٹا پسرا ہوا رہتا تھا...

اورنگزیب اور شاہ زیب ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ حیات گھر واپس آجائے لیکن ہر جگہ سے انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا تھا, پولیس والے بھی اب تک کوئی خاص نتیجہ اخذ نہیں کر پائے تھے..

آخر حیات کو کڈنیپ کس نے کیا تھا اور کیوں کیا تھا....

اگر پیسوں کی بات تھی تو ابھی تک انکو فروتی کی کال کیوں نہیں آئی تھی...

شاہ زیب نہیں چاہتا تھا معاملہ میڈیا تک جائے اور ٹی-وی رپورٹرز نمک مرچ لگا کر اس خبر کو ہر جگہ پھیلائیں...اس لئے خاموشی اختیار کئے سب بیٹھے تھے باقی سب اپنے اپنے طریقے اور پاور کا استعمال کر کے حیات کو نجی طور پہ تلاش کروا رہے تھیں..

وہ جانتے تھے لڑکی کی عزت کس قدر نازک ہوتی ہے, خاص کر انکے فیملیز کی معاشرے میں ایک سٹیٹس تھا, ایک عزت اور نام تھا اور اس سے زیادہ حیات بھی ایک سیلیبریٹی سی کم مشہور نہیں تھی...

حیات مشہور زمانہ شاعرہ تھی..

حرا بھی اب گھر پہ کم ہی ہوتی تھی, حرارات دن حیات کی تلاش میں سر گرداں پھرتی رہتی تھی...اس بیچ ہادی اور حرا کی گاڑھی چھننی لگی تھی, دونوں میں دوستی ہو گئی تھی..

حرا تو تھی ہی سمجھدار لیکن ہادی موت کی حد تک ہر بات پہ سنجیدہ رہتا تھا... حرا کی ڈھال بن کر رہتا تھا اور اسے حیات کی طرف سی ناامید ہونے ہر گز نہیں دیتا تھا ہر وقت اسے ڈھارس اور تسلی دیتا رہتا تھا...

حرا کو اب ہر وقت ہادی کا ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا, حرا کو لگتا تھا وہ اگر ہادی کے ساتھ ہے تو وہ سکیور ہے محفوظ ہے, اگر ہادی ایک پل کیلئے بھی دور ہوتا تھا تو وہ بے چین ہو جاتی تھی...

آج بھی حرا اپنے کمرے میں بیٹھی انسٹا گرام سکرول ڈاؤن کر رہی تھی جبھی اسکی نظر ایک پکچر پہ گئی تو وہ خوشی سی چیختے ہوئے فون ہاتھ میں لئے نیچے بھاگی, دونوں بھائی بھی لاؤنج میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جب ان دونوں نے حرا کو بے سدھ ہو کر دوڑتے ہوئے دیکھا..

"بیٹا سب خیریت تو ہے نا..."اورنگزیب کے استفسار پہ حرا صرف اثبات میں سر ہلا کر لان کی طرف دوڑ گئی..

باہر گارڈن کی طرف ہادی کھڑا مالی بابا کو پھولوں کے متلعق کچھ ضروری ہدایت دے رہا تھا جب حرا دوڑ کر اسکے پیچھے آکر کھڑی ہوئی تھی..

ہادی جیسے ہی پیچھے مڑا حرا کو دیکھ جھٹکا کھا کر دو قدم پیچھے ہوا..

"سب خیریت تو ہے نا,اس قدر جوشیلے انداز میں کیوں ہیں.."حرا کے چہرے پہ دبے دبے سی جوش دیکھ کر وہ گویا ہوا..

دوڑ کر آنے کی وجہ سی حرا کا تنفس تیز ہو گیا تھا اور ڈھیلا سا جوڑا کھل کر پشت پہ بلکھا رہا تھا, باقی گہرے سیاہ ریشمی بال چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھے..

"ہادی تم گریٹ ہو, تمہاری بات سو فیصد سہی نکلی, ماشاءاللہ سی اتنی ذہانت, ضرور روز بادام کھاتے ہو گے.."حرا ہونٹ تبسم پا کر پھیل گئے تھے..

"اگر صرف جنابہ نے تعریف کیلئے اپنا یہ بے ترتیب حال کیا ہوا ہے تو جائے اور اپنا حلیہ درست کیجیئے, خدارا کسی نے آپکو میرے ساتھ یوں دیکھ لیا تو قیامت آجائے گی.."ہادی کا لہجہ خشک ہوا تھا..

ہادی کو اسکا یوں بکھرا بکھرا سا رہنا پسند نہیں آیا تھا, کہاں ہر وقت حرا اسکے سامنے 4 گز کی چادر سی خود کو لپیٹے ہوئے رہتی تھی اور کہاں ابھی شانوں پہ لاپرواہی سی دوپٹہ پھیلا ہوا تھا..

"اگر تمہارا طنز ختم ہو گیا ہو تو کام کی بات کریں, ہر وقت ڈیڈ سیریس رہنا اچھی بات نہیں ہے..."حرا کا سارا موڈ کرکرا ہو گیا تھا..

"جی کریں..."ہادی حرا کے پیروں پہ نظریں جمائے بولا... حرا ننگے پیر ہی بھاگتی ہوئی آگئی تھی..

ہادی کی نظریں حرا کے قدموں تلے بچھی ملائم گھاس پہ جمی ہوئی تھی, وہ حرا کے احترام میں نظریں نیچے کئے بات کرتا تھا..

"مجھے اس رات کی ایک فوٹو ملی ہے, حیات کی کسی دوست نے انسٹا پہ ڈالی تھی, یہ دیکھو حیات اور اسکی دوست اور یہ لڑکی... لیکن ہادی میں اسے نہیں پہچانتی ہوں, یہ لڑکی آج سی پہلے کبھی بھی حیات کے ساتھ نہیں دیکھی, میں نہیں جانتی یہ لڑکی کون ہے..." حرا نے موبائل پہ فوٹو دیکھ کر کہا..

"آپ مجھے سکرین شاٹ کر کے شئیر کر دیں.." ہادی کہہ کر مڑ گیا..

"لیکن ہادی مجھے سکرین شاٹ کرنا نہیں آتا ہے.." حرا اب بے تکلفی سی اسکا نام لے رہی تھی..

ہادی پلٹا اور ایک پل چونک کر اسے دیکھا اور خفگی سی اسکے ہاتھ سی موبائل لیتا سکرین شاٹ کرتا اپنے نمبر پہ شئیر کر گیا..

"وہ نیا فون ہے نہ اسلئے نہیں آتا ہے, پرانے فون میں مجھے سب آتا تھا..." حرا اپنی جھینپ چھپا کر بولی..

ہادی بغیر اسکے طرف دیکھے پھر واپس سے گارڈن میں ٹہلنے لگا..

"کس قدر سڑیل ہے یہ, میری طرف دیکھ کر بات نہیں کیا اور نہ ہی میری باتوں کا جواب دیا...اونہہ بڑا آیا گارڈ کہیں کا..." حرا بڑبڑاتی ہوئی واپس سے بنگلے کے اندر چلی گئی...

"آؤ بیٹا ہمارے ساتھ بیٹھو, آج کل تم بڑی بزی رہتی ہو.." شاہ زیب نے اسے کچن کی طرف جاتے ہوئے دیکھ ٹوکا تو حرا سر پہ دوپٹہ ٹکاتے ہوئے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی..

"اب ایسی بھی کوئی مصروفیت نہیں ہے, بس یونی پھر گھر یہی سب چل رہا ہے.." حرا صوفے پہ دھب سے بیٹھ گئی..

"ابھی آپ اتنی جوش خروش سے کہاں باہر کی جانب بھاگی تھیں.." بس حرا سمجھ گئی اب سوالوں پہ سوال ہو گا..

"ہادی, میرا مطلب ہے باڈی گارڈ کو کچھ ضروری اطلاع دینے گئی تھی.." حرا بات کو تول مول کر جواب دینے کی عادی تھی..

"ہمم اچھی بات ہے.." دونوں بھائی نے اسے سرتاپیر گھورا تھا..

"وہ حرارت... حرا کہتے کہتے رکی اور لبوں کو دانت کے نیچے کچل لیا کیوں کہ بھائی کی خطرناک گھوری سے وہ سہم گئی تھی..

"کتنی بار کہا اسے حیات بولا کریں, بچی کا نام خراب مت کریں حرا..." سامنے سے ڈانٹ سن کر حرا سیدھا اٹھی اور بنا کچھ بولے ہی سیڑھیاں عبور کر گئی..

ہلکی سی بھی ڈانٹ پہ وہ منہ پھولا لیا کرتی تھی کیوں کہ جانتی تھی ابھی اسکے دونوں بھائی آئیں گیں اور منالیں گیں..

دونوں بہنیں لاڈ پیار کی عادی تھی, ہلکی سی بھی ڈانٹ پھٹکار پہ منہ پھول جایا کرتے تھے...

حرا کمرے میں آکر بستر پہ گری اور چادر لپیٹ کر سو گئی...

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ چڑچڑاہٹ کی آواز سے کھلا اور دونوں بھائی خاموشی سے چلتے بیڈ کے قریب آئے جہاں حرا جان بوجھ کر آنکھ بند کئے لیٹی ہوئی تھی..

"بیٹا یہ ڈرامے بازی بند کرے اور شاباش جلدی سے اٹھیں.." شاہ زیب نے مسکرا کر کہا..

"بیٹا حرا اٹھ جائے دیکھیں ہم آگئیں ہیں آپکو منانے کیلئے...اب یہ ڈھونگ بند کریں اور اٹھیں...آپ تو میری لاڈلی گڑیا ہے نا.." اورنگزیب پیار سے اسکے بال کو سہلاتا ہوا بولا تو حرا اٹھ گئی لیکن آنکھوں میں اب بھی غرور تھا..

"دیکھے ابھی حیات نہیں ہے, اگر وہ ہوتی تو آپکو چڑیل کہتی اور پھر آپ دونوں میں تکرار ہوتی...حیات ہوتی تو الٹے سیدھے حرکت کرتی اور ہم سبھوں کو ہنساتی, اپنی معصومانہ باتوں سے دل چیر دیتی تھی, پتا نہیں کہاں ہو گی کس حال نیں ہو گی..." اچانک سے شاہ زیب بولتے بولتے خاموش ہو گیا اور آنکھوں میں اتری نمی کو انگلیوں کے پوروں سے صاف کرنے لگا...

"افففف بھائی بس کر دیں, مجھے پتا ہے جہاں بھی ہو گی کسی نہ کسی کو بے چین کر کے رکھا ہو گا, یا زیادہ سے زیادہ اپنی زبان کے تلوار سے لوگوں کو مارتی ہو گی...وہ جہاں بھی ہو گی وہاں کے لوگوں کے سکون رفو چکّر ہو چکے ہونگے..." حرا ہنس کر بولی..

"ہاں...لیکن اسے اتنی عقل کہاں کہ زمانے والوں کی عیاری اور مکاری سمجھ سکے, صرف اس نے بولنا سیکھ لیا ہے باقی ابھی بھی وہ معصوم ہے...مجھے تو ڈر لگتا ہے کہیں کچھ اسکے ساتھ برا نہ ہوتا ہو..." اورنگزیب پیشانی رگڑتا ہوا بولا..

"اور ایک بات وہ معصوم ضرور ہے لیکن غصّے کی تیز ہے, وہ مر تو سکتی ہے لیکن کوئی غلط کام نہیں کر سکتی ہے, عزت نفس کی خاطر اس نے نصیب میں آئے کامیابی کو تک ٹھکرا دیا تھا... پھر آپ لوگ پریشان کیوں ہوتے ہیں... وہ اپنی مرضی سے کہیں نہیں گئی ہے اسے کسی نے اغوا کیا ہے... اور بہت جلد ہم اسے ڈھونڈ نکالے گیں..." حرا سب کو امید کا کرن دکھاتی تحمل سے بولی..

"میں کل لاہور نواب صاحب کے یہاں جا رہی ہوں..

تاکہ وہ میری مدد سکیں, حیات کے استاد ہیں اور حیات اکثر ان سے شعر و شاعری میں صلاح مشورہ لیتی تھی... نواب صاحب کی پہنچ بہت دور دور تک ہے اور مجھے امید ہے میں ناامید ہو کر نہیں لوٹوں گی..." حرا کے لفظوں میں چھپی لرزش صاف سنی جا سکتی تھی..

دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر سر اثبات میں جنبش دے کر چلے گئے..

^ ^ ^

شیران کا پرائیویٹ بنگلہ...

یا سَرِیعَ الرِّضَاءِ اِغْفِرْ لِمَنْ لَا یَمْلِکُ اِلَّا الدُّعَاءَ

اے بہت جلد راضی ہو جانے والے اللہ مجھے کو بخش دے جس کے اختیار میں سوائے دعا کے کچھ نہیں! الٰہی آمین!

حیات بیہوش تھی لیکن اسکے لب خدا پاک کی ذکر میں مشغول تھے..

حیات کو ہلکا سا ہوش تھا لیکن اب اسے ایسا لگنے لگا تھا جسے کوئی اسکے سینے پہ سوار ہو, حیات کو سانس لینے میں دکت ہو رہی تھی, جسم جھنجھنا اٹھا تھا اور پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا, صرف پیٹ میں نہیں کمر سن ہو چکا تھا... پورا جسم نچڑ رہا تھا..

حیات بیہوش تھی لیکن اپنی حالت سے بے خبر نہیں, جسم سے جان نکلتی معلوم محسوس ہو رہی تھی...

چار دن سے بھوکی پیاسی اور اوپر سے مار پیٹ... کمر اور گردن پر نیل جم گئی تھی...

حیات کسی کو پکارنا چاہتی تھی کسی کو آواز دینا نہیں چاہتی تھی لیکن حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہو رہے تھے...

شدید تکلیف اور آنسو سے چہرہ تر بتر بھیگا ہوا.. حیات کو اٹھ بیٹھنے کی دور کی بات ہلنے کی بھی طاقت نہیں تھی...

بے بسی کا عالم تھا اور حیات اپنے رب کو یاد کر کہ فریاد کر رہی تھی...

اچانک آنکھوں کے سامنے بجلی سی کوند گئی...

"حیات کتنی بار کہا رزق کی بے حرمتی نہیں کرتے, کتنے ہی لوگ بھوک اور افلاس سے روز سڑکوں پہ بھوکا سوتے ہیں اور کتنے جان سے جاتے ہیں..." شاہ زیب اکثر اسے سمجھایا کرتا تھا کیونکہ حیات ہمیشہ کھانے کا ایک نوالہ چھوڑ دیتی تھی...

"حرارت, یہ دنیا بہت دھوکے باز ہے اور تم نے ابھی کچھ نہیں دیکھا ہے, لوگ چہرے پہ چہرہ لگائے گھومتے ہیں.... یہ دنیا بڑی ظالم ہے.. خاص کر لڑکیوں کیلئے یہ دنیا عذاب خانہ ہے جہاں عورت ذات کوڑیوں کے دام پہ بکتی ہے, بھیڑیے جسم کو نوچ ڈالتے ہیں, عزت تار تار کر دیتے ہیں... تم میری بات سن کر ہنستی ہو... تم آخر سمجھدار کب ہو گی.." حرا آپی کی مدھر آواز کان سے ٹکرائی...

"حیات... میرا بچہ, میرا لاڈلا بیٹا... تمہاری شرارتوں سے تو میرا گھر چہک اور گونج اٹھتا ہے... اگر تم نہ رہو گی تو تمہارا غریب بھائی تو جیتے جی مر جائے گا..." اونگزیب بھائی پیار سے اسے پچکارتے تھے...

حیات کو سارے لمحے ٹوٹ کر یاد آرہے تھے.. دھیرے دھیرے سارے منظر دھندلا سے گئے اور حیات کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوب گیا....

شیران آرام سے صوفے پہ پیر پر پیر چڑھائے بیٹھا تھا...

شیران پورے دو دن بعد آیا تھا اور آتے ہی وہ سگرٹ سلگا کر بیٹھ گیا تھا...

"صاحب کھانا لگ گیا ہے, آپ آجائیں.." خانساماں جو ایک ادھیڑ عمر کا مرد تھا, وہ مودب سا جھک کر شیران سے بولا..

"سلمہ خالہ کہاں ہے, ذرا انھیں بلا دیں پلیز.." شیران اپنی عادت کے مطابق پلیز بولتا ہوا وہاں سے اٹھا اور گلیری میں آکر کھڑا ہو گیا..

تھوڑی دیر کے بعد وہاں سلمہ خالہ کھڑی تھیں...

"آپ نے بلایا صاحب.." ادب سے پوچھا گیا تھا...

"جی دراصل میں یہ کہہ رہا تھا کہ...اصل میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ,,,پورے بنگلے میں اتنی شانتی کیوں پسری ہوئی ہے..." شیران خود نہیں سمجھ پا رہا تھا وہ کیا بولے جا رہا تھا..

"کیوں کہ اس لڑکی کا منہ بند ہے اور وہ شور نہیں کر رہی ہے...دو دن سے وہ کمرے میں بند ہے اور جیسا آپ نے کہا تھا ہم لوگوں نے ویسا ہی کیا,نہ دروازہ کھولا اور نہ ہی کھانا پانی سے نوازا,وہ بھی اب دروازہ نہیں پیٹتی ہے اور نہ ہی چیختی چلاتی ہے..اب ہم آپکے حکم کی خلاف ورزی کر کے آپ سے ناراضگی تو مول نہیں سکتے ہیں..." سلمہ بھی دو بدو جواب دے کر خاموش ہو گئی...

شیران کے دماغ میں جھماکا سا ہوا,مطلب لڑکی دو دن سے بھوکی پیاسی پڑی ہے,کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا اسے... نہیں اسے کچھ نہیں ہو سکتا ہے...

شیران تقریبا دوڑتے ہوئے اوپری زینوں طے کرتا ہوا راہداری میں دوڑتا ہوا سیدھا اسکے کمرے کے پاس جا کر رکا...

دل سے وہم اور اندیشے نہیں نکل رہیں تھے..

جیسے ہی وہ کمرے کے اندر داخل ہوا دل اچھل کر سیدھا حلق میں آ اٹکا...

"ح...حیات..." شیران چیخا اور زمین پہ پڑی حیات کو جھک کر دیکھا جو بیہوش پڑی تھی...

شیر ان نے اسکا سر اپنے گود میں رکھا اور غور سے اسکا چہرہ دیکھا جو پیلا پڑ چکا تھا اور آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے صاف دیکھ رہے تھیں, سر پہ چوٹ لگی تھی اور ہونٹ کا خون سوکھ کر کالا پڑ گیا تھا.. برسوں کی بیمار لگتی تھی حیات...

حیات ابھی تک ریڈ کلر کی ساڑی میں ملبوس تھی.. بال بکھرے اور گندے سے ہو گئے تھے...

شیر ان نے اسکی کلائی تھامی تاکہ وہ نبض دیکھ سکے... نبض بہت زیادہ دھیمی تھی اور بس رینگ رینگ کر چل رہی تھی...

شیر ان کا دل دھک سے رہ گیا...

سلمہ خالہ اور ناصر دروازے سے لگے کھڑے تھے...

"ناصر جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو, اسکی حالت بڑی نازک ہو رہی ہے..." شیر ان نے اسے گود میں اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے آیا..

ناصر سر کو خم دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا..

5 منٹ بعد ہی ڈاکٹر تبریز شیر ان کے کمرے میں کھڑے حیات کا معائنہ کر رہے تھے..

"ڈاکٹر آخر مسئلہ کیا ہے..." شیر ان یہ دسویں دفعہ پوچھ چکا تھا...

"آپ بس تھوڑی دیر خاموش رہیں, مجھے اچھے سے چیک اپ کرنے دیں پھر میں بتاؤں گا آخر کیا پریشانی ہے..." ڈاکٹر صاحب جھک کر بازو میں انجکشن دیتے ہوئے بولیں..

شیر ان خشمگیں نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھ کر رہ گیا...

"ایک تو بچی کو کس بری طرح پیٹا ہے,اوپر سے اتنی فکر بھی کر رہیں ہیں...سچ کہتے ہیں لوگ یہ سیاستداں لوگ بڑے پتھر دل ہوتے ہیں..."ڈاکٹر بڑبڑائے جا رہا تھا...

شیر ان بھنّا کر رہ گیا,اگر کوئی اور ہوتا اس جگہ تو ابھی تک اپنا جبڑا سہلا رہا ہوتا لیکن شیر ان بہت ضبط کئے ہوئے تھا..

"کھانا پینے کا خیال رکھیں اور بچی سے اچھے سے آئندہ پیش آئے گا,اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا...میں پریسکیپشن میں کچھ دوائیاں لکھ دیتا ہوں جو باقائدگی سے دیتے رہنا..."ڈاکٹر بولتا تو مسکراتا رہتا..

شیر ان کو بہت زیادہ غصّہ آرہا تھا,ڈاکٹر بات بات پہ مسکرائے جا رہا تھا...

"اور ہاں مسٹر شیر ان آپ چہرے پر ماسک لگا کر بچی کے سامنے جانا کہیں آپ کو دیکھ کر وہ ہوش نہ کھو دے..."ڈاکٹر دانت نکالے بولا...

"جی بہت شکریہ ڈاکٹر اپکا...آئندہ ایسا کچھ نہ ہو گا اور نہ ہی مریضہ کی طبیعت بگڑے گی,اب ہم خیال اچھے سے رکھیں گے اور نہ ہی ہم آپکو دکت دینگے"شیر ان مصافحہ کر کے بولا..

ناصر ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑنے گیا..

سلمہ خالہ کھڑی ڈاکٹر کی باتیں سن دوپٹہ منہ میں ٹھونسے ہنسی روک رہی تھیں..

"خالہ سنیں..."شیر ان کے مخاطب کرنے پر سلمہ خالہ سنجیدہ ہو گئیں اور ہنسی کو ہضم کر لیا..

"ذرا لڑکی کے کھانے پینے کا اچھے سے خیال رکھئے گا اور دوائی وقت پہ دیجئے گا.. میرے کمرے میں ہی آج سے یہ رہے گی اور زرین کے کپڑے نکال دیجئے, جب ہوش آجائے تو کپڑے یاد سے دے دینا اور کچھ نہیں بس..."شیران عادت کے مطابق بس کہہ کر چلا گیا..

سلمہ خالہ کندھے اچکا کر رہ گئیں..

زرین اکثر یہاں آتی رہتی تھی, اسکے کپڑے گیسٹ روم میں ڈھیر سارے رکھے ہوئے تھے, سلمہ خالہ دو تین ساڑی نکال لائیں اور واپس سے اپنے کام میں لگ گئیں..

حیات کو جب ہوش آیا تب اسے لگا اسکی روح پرواز کر چکی ہے اور وہ مر چکی ہے, لیکن ممکل ہوش آیا تو ارد گرد پہ نظر پڑتے ہی وہ اٹھ بیٹھی, یہ کمرہ اسکا نہیں تھا وہ اتنے دن سے کسی اور کمرے میں قید تھی, اب اچانک سب کچھ نیا دیکھ وہ گھبرا اٹھی...

"اٹھو گڑیا اور یہ بریانی کھالو, تم نے چار دن سے کچھ نہیں کھایا ہے..."قریب ہی کھڑے نفوس کو دیکھ وہ اٹھ بیٹھی..

نقاہت اب بھی محسوس ہو رہا تھا لیکن اب بدن ہاتھ میں درد کافی کم تھا...

"پہلے اسے پی لو..."سلمہ خالہ نے ایک گلاس اور یخ جوس بڑھایا تو حیات نے بغیر کسی نخرے کے گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس میں سارا جوس حلق کے پار کر لیا.. اتنے دن سے بھوکی پیاسی تھی اب برداشت نہیں ہوتا تھا...

جوس پیتے ہی پورے جسم میں ٹھنڈک کا احساس ہوا, جیسے جلتے تپتے صحرا میں پانی کی ٹھنڈی بوند پڑی ہو...

"چلو شاباش یہ کھانا بھی کھالو, پھر دوا کھا کر سو جانا.." سلمہ خالہ نے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے پلیٹ میں رکھے بریانی کی طرف اشارہ کیا..

حیات نے پلیٹ اٹھایا اور کھانے کے ساتھ انصاف کرنے لگی.. پیٹ کی جلتی آگ نے انا اور خودداری کو مار دیا تھا, اس وقت وہ بھول گئی تھی وہ کسی کی قید میں ہے.. کھانا کھا کر وہ دوائی لے کر جھٹ سے سو گئی...

جب اٹھی تو رات کے 3 بج رہے تھے...

حیات کی طبیعت سمبھل تو گئی تھی لیکن کچھ چوٹیں اب بھی دکھ رہی تھیں...

حیات دھیرے سے اٹھی اور کمرے کو روشن کر پورے کمرے میں بلی کی جیسے دبے قدموں سے چکّر لگانے لگی, حیات نے غور کیا تو سمجھ آیا اس کمرے کی ہر چیز سیاہ اور سفید رنگ کی ہے.. کمرے کا انٹیر ئر سیاہ رنگ کا تھا...

حیات نے دیکھا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بہت بڑا آئینہ لگا ہوا ہے... حیات پل بھر کو رکی اور آئینے میں اپنا عکس گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی...

پھولے ہوئے گال سوکھ گئے تھے, آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے صاف دیکھ رہے تھے, ہونٹ پہ پپڑیاں جم گئی تھیں اور سر کی زخم پر کھڈ پڑ گیا تھا... حیات نے اپنے ہاتھوں کو بغور جائزہ لیا جہاں اب پٹیاں بندھی ہوئی تھیں... حیات کو خود سے گھن سی آئی اور اب خود کو دیکھ وحشت ہو رہی تھی...

ان چند دنوں میں حیات پہ جو گزری تھی, ان سب چیزوں نے حیات پر کئی راز افشا کر دیے تھے..

حیات محض غلط فہمی کی بنا پہ یہاں لائی گئی تھی..

حیات نے بلیک ہینڈ کا نام پہلے بھی سنا تھا, کہیں ٹی-وی اور اخباروں میں وہ اکثر بیشتر پڑھتی رہتی تھی, وہ جانتی تھی بلیک ہینڈ ایک بین القومی مجرم ہے جو بین القومی سطح پر لڑکیوں کی تسکری کرتا ہے... انڈیا, بنگلہ دیش, پاکستان, امریکا اور بھی بڑے بڑے ممالک میں اسکی شاخیں تھیں...

لیکن حیات سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر اسکا اس سب سے کیا تعلق ہے جو وہ پھنس گئی ہے...

حیات کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا...

اوپر سے شیر ان کے خطرناک سوالات تھے جو ڈھیٹ کی طرح دہرا کر پوچھے جا رہے تھے... مانچسٹر وہ کبھی گئی نہیں تھی, اپنے شہر سے تو وہ آج تک کہیں باہر نہیں گئی اور مانچسٹر جانے کی تو دور کی بات ہے..

حیات کا دل چاہ رہا تھا وہ بس اڑ کر اپنے گھر پہنچ جائے, پتا نہیں یہ لوگ اسکے ساتھ کیا کریں اور کیا نہیں, کہیں جان سے نہ مار دیں...

حیات کو عجیب سی بے چینی اور وحشت نے گھیر رکھا تھا..

حیات کی نظر بیڈ پہ رکھے کپڑوں پہ گئی, حیات نے کپڑے ہاتھوں میں لئے اور دیکھنے لگی, کپڑے استعمال شدہ تھے..

حیات واشروم گئی اور شاور لے کر کپڑے بدلے, کتنے دنوں بعد وہ نہائی تھی...

مردانہ ہیئر شمپو سے ہی حیات نے اپنے بال دھو لئے, کیوں کہ جو مل رہا تھا وہ ہی کافی تھا...اب وہ اتنی رات کو نخرے دکھانے سے رہی تھی اور ویسے بھی نہ یہ اسکا گھر تھا اور نہ یہ اسکا کمرہ!!...

حیات سلوار کرتا پہن کر باہر نکلی اور بالوں کو تولیے سے باندھا...آج پہلی بار حیات اتنی رات کو نہائی تھی...

حیات خود کو تازہ دم محسوس کر رہی تھی...

دور کہیں سے فجر کی اذان سنائی دی تو حیات اٹھی اور ایک پھر واشروم جا کر وضو کر آئی پھر کمرے میں جائے نماز تلاش کرنے لگی, حیات کو سیلف پہ جائے نماز دیکھا تو وہ جائے نماز بچھا کر فجر کی نماز ادا کرنے بیٹھ گئی... نماز ختم ہونے کے بعد اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے, دل میں جو بھی تھا وہ لڑکھڑاتی زبان سے ادا کر رہی تھی...

سارا دل کا غبار آنکھوں سے بہہ رہا تھا, حیات نے روتے ہوئے سوچا اللہ ہر دلوں میں رہتا ہے, وہ اسکی دل کی بات بھی جان گیا ہو گا...

حیات نے سوچا بس چند دنوں میں ہی اس نے خود میں کتنی تبدیلی محسوس کی تھی, ذہنی اور جسمانی اذیت..

حیات اپنے گھر سے دور ماہی بے آب سا محسوس کر رہی تھی, کیا تھی اسکی زندگی, ایک خوش فہمی, حیات اتنے سالوں سے بے فکری کی زندگی گزار رہی تھی لیکن جب سے وہ یہاں قید میں آئی تھی اسے ایک ایک چیز سمجھ آنے لگی تھیں, وہ ہر بات پہ غور کرتی اور ہر شئے کے متعلق گہرائی سے سوچتی..

وہ اس دنیا میں صرف شعر و شاعری یا موج مستی نہیں کرنے آئی تھی, وہ کئی دنوں سے نماز چھوڑ بیٹھی تھی, اسکا سکون غارت ہو گیا تھا..

حرا اسے اکثر نماز پڑھنے کی تلقین کرتی پر وہ کان دبا کر سن لیتی, اسے لگتا تھا اسکے پاس ہر چیز ہے, شہرت دولت اچھا نام سٹیٹس اور ایک اسائش سے بھرپور زندگی ہی سب کچھ ہے.. لیکن آج جب اس پہ تشدد ہوئے تو اسے پتا چلا زندگی کتنی غیر یقینی چیز ہے..

وہ اتنے سال زندگی کو غفلت میں گزارتے ہوئے آئی تھی, زندگی کا اصل مقصد تو عبادت تھا اور آج حیات الزماں حیات کو نماز پڑھ وہ سکون حاصل ہوا تھا جو وہ پہلے کبھی محسوس نہ کر پائی تھی... گھر سے دور تھی, اپنوں سے دور تھی پر اللہ قریب تھا, حیات کو قلبی سکون ملا کیوں کہ وہ اب غیر محسوس طریقے سے دیکھ پا رہی تھی کہ اللہ اسکے ساتھ ہے, کہیں قریب ہی اسے دیکھ رہا ہے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے ہوئے ہیں..

حیات کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے منزل مل گئی ہو اور وہ پر سکون تھی..

حیات آنسو پونچھ کر اٹھی اور جائے نماز سمیٹ کر بیڈ پہ رکھ دیا...

حیات بیڈ پہ کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی لیکن آنکھوں سے نیند خفا تھی, حیات اپنا بازو آنکھوں پہ رکھے لیٹی ہوئی تھی..

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پہ حیات ڈر سی گئی لیکن ویسی ہی لیٹی رہی...

بھاری قدموں کی آواز قریب تر ہوئی.. شیران سوتی ہوئی حیات کو دیکھ کر چونکا کیوں کہ اسکے کپڑے تبدیل تھے اور چہرے کے گرد دوپٹہ حجاب کی صورت میں لپٹا ہوا تھا... شیران نے بیڈ سے جائے نماز اٹھایا اور سمجھ گیا کہ حیات تھوڑی دیر قبل نماز ادا کر سوئی ہے...

شیران جائے نماز لے کر مڑا لیکن سخت آواز میں کہہ گیا..."کمرے کی چیزوں کو چھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... سمجھی لڑکی"...

حیات پھر سے کپکپا اٹھی, یہ شخص کیسے جان گیا کے میں جاگ کر ہوں..

یہ شخص ہے یا کوئی جن, جو ہر وقت سوار رہتا ہے اور کیسے ہر بات جان لیتا ہے...

حیات سوچتے سوچتے غصّہ گئی اور کروٹ بدل کر سو گئی...

.....

زندگی حادثوں کی دنیا میں راہ بھولی ہوئی حسینہ ہے!

حرا قرآن پاک کو آنکھوں سے لگاتی اٹھی اور آرام سے بک سیلف میں رکھ کر وہ چادر لیتی گھر سے باہر آئی جہاں ہادی کھڑا سگار پی رہا تھا...

"تم سے کتنی بار کہا میرے سامنے سگار وگار مت پیا کرو... کتنی گندی بدبو ہے اسکی چھی...." حرا انگلی سے ناک دبا کر بولی...

ہادی جبڑے بھینچے اسکی بات سنتا رہا اور سگار کو پیروں تلے روند کر اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا...

"کہاں چلنا ہے مادام..." ہادی کا لہجہ سپاٹ تھا..

"لاہور چلنا ہے نواب دلاور خان کے یہاں جانا ہے..." حرا نے تحمکانہ لہجے میں کہا تو ہادی کی چہرے کے عضلات سخت پڑ گئے..

ہادی لیکن خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا..

3 گھنٹے بعد دونوں مقصود منزل پہ پہنچ گئے..

ٹھیک خان ویلا کے سامنے گاڑی رکی اور ہادی اتر کر حرا کیلئے دروازہ کھول گیا, حرا باہر آئی اور چادر سر پر مزید اچھے سے ٹکاتے ہوئے وہ ہادی کی طرف رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی...

"مادام میں آپ کے ساتھ اندر نہیں چل سکتا, دراصل مجھے اپنے ایک دوست سے ملنے جانا ہے..." ہادی کی آواز پہ حرا پلٹی اور بے یقینی سے ہادی کو دیکھا..

"مذاق کر رہے ہو نا, دیکھو ہادی تم بھی میرے ساتھ اندر چل رہے ہو بس میں کچھ نہی جانتی سمجھے, میں یہاں اسلئے آئی تھی کیوں کہ مجھے لگا تھا تم میرے ساتھ رہو گے تو میرے اندر خود اعتمادی رہے گی.." حرا لاشعوری انداز میں بولتی جا رہی تھی..

ہادی اپنی پر تپش آواز میں بولا.. "لیکن میں چاہتا ہوں حرا لزماں ایک بہادر لڑکی بنے اور ویسے ہی نواب صاحب سگار نہیں پیتے ہیں وہ ڈائریکٹ گانجا اور ہکّا گڑگڑاتے رہتے ہیں, اور تو اور مشہور شاعر ہیں... حیات بے بی کے استاد بھی ہیں اور آپ بھی ان کی فین ہیں"...

"اوہ تو طنز میں بھگو بھگو کر نشتر چلا رہے ہو... کوئی بات نہیں میں اکیلے ہی چلی جاتی ہوں.. تم جاؤ اور اپنے دوست سے ملو.. اونہہ بڑے آئے.." حرا تلملا کر اندر چلی گئی..

ہادی کے لبوں پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی..

"پاگل لڑکی..." ہادی گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا وہاں سے لے گیا..

حرا آج تک اکیلے کبھی نہیں گئی تھی, نواب صاحب کافی گہرے آدمی تھے اور حیات انکی چہیتی شاگرد تھی..

لیکن حیات کی زبانی اس نے سن رکھا تھا نواب صاحب تھوڑا کھسکے ہوئے کھوسٹ بڈھے ہیں..

حرا جی کڑا کر اندر گئی تو بڑے ہی ادب سے اسے لاؤنج میں بیٹھایا گیا...

ایک ملازم آیا اور بڑے ادب سے جھک کر بولا.. "آپ کیا لیں گیں, ٹھنڈا, گرم یا گنگنا"...

حرا ہونق کی طرح منہ دیکھنے لگی, ٹھنڈا گرم تو ٹھیک تھا لیکن یہ گنگنا کیا تھا..

"نہیں آپ بس نواب صاحب کو بلادیں.." حرا اپنے تحیر کو چھپاتی ہوئی بولی..

پورا گھر بھینی بھینی خوشبو سے معطر ہو رہا تھا..اور پورے لاؤنج کی ڈیزائن بہت ہی زبردست طریقے سے کی گئی تھی,ہر چیز سے نفاست اور سلیقہ ٹپک رہا تھا..

"کون ہے یہاں.. کہیں یہ وہم تو نہیں..

"میرا محبوب یا میرا صنم تو نہیں"...

حرا اس قدر سحر انگیز آواز پہ بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی..

"بیٹھے حرا... میں آپکو پہچان گیا آپ وہی حیات الزماں حیات کی بڑی بہن ہیں.."نواب صاحب 80 کے لگ بھگ ہونگے..

لال بال کندھے تک آتے تھے اور چہرہ جھریوں سے بھرا پڑا تھا,وہ ایک لاٹھی کے سہارے چلتے تھے اور خان ڈریس زیب تن کر کے رکھتے تھے..چہرہ کسی بزرگ درویش جیسا تھا اور باتوں سے تعلیم اور تہذیب چھلکتی تھی..

حرا تو پہلی ہی نظر میں دیکھ کر متاثر ہو گئی..

"اب ہم اتنے بھی حسین نہیں جو آپ ہمیں یوں بے باکی سے نظریں گڑائے مطالعہ کر رہی ہیں, کیا ہم کوئی کھلی ہوئی غزل ہیں کیا ہم کوئی دیوان ہیں جو آپ ہم میں اتنا غرق ہیں.."نواب صاحب ہوا میں لاٹھی معلق کر کے بول رہے تھے..

حرا نے دل میں شکر کیا کہ ہادی یہاں نہیں موجود ہے..

حرا بمشکل اپنی ہنسی ضبط کر رہی ہے..

نواب صاحب ایک سنگل صوفے پہ بیٹھ گئے..

"محترمہ کی آنے کی کوئی خاص وجہ.." نواب صاحب بیٹھتے ہی سنجیدہ ہو گئے..

"جی وہ.. کیا ہے کہ... ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے نواب صاحب نے کہا..

"فضول الفاظ کم استعمال کریں اور معاملہ بیان کریں کیوں کہ الزماں کی بیٹیاں بغیر جواز کے کسی کے گھر نہیں جاتی تو آپکے آنے کا مقصد.. بنا تمہید باندھے بے جھجک کہئے"..

"حیات ایک ہفتے سے لاپتہ ہے اور پولیس بھی کچھ نہیں کر پا رہی ہے, آپ تو جانتے ہیں حیات کس قدر معصوم ہے, اور..." حرا کہتے کہتے رک گئی..

"اوہ میں سمجھ گیا, لیکن آپ کو میرے پاس اور پہلے آنا چاہیے تھا, میں معاملے کی نزاکت سمجھ رہا ہوں.. آپ بے فکر رہئے حیات کو سہی سلامت میں ڈھونڈ کر گھر پہنچا دونگا..." نواب صاحب نے یقین دلایا تو حرا کو لگا وہ جس آگ میں جل رہی تھی یکایک وہ بجھ سی گئی ہو..

دوسری طرف ہادی حویلی ریسٹورنٹ میں بیٹھا کسی کا انتظار کر رہا تھا, سیٹ پہلے سے ہی بک تھی..

تھوڑی دیر بعد شیران چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ریسٹورانٹ کے اندر آیا اور آتے ہی سیدھا ہادی کی ٹیبل کے پاس پہنچا..

ہادی اپنے مخصوص انداز میں اٹھا اور شیران سے ہاتھ ملا کر اسے گلے لگایا..

"دوست تم مل گئے سکون مل گیا..." شیران صوفے سے لد کر بیٹھتا ہوا بولا..

"اور بتاؤ شیر کیسے ہو.." ہادی بھی صوفے پہ بیٹھ گیا,ان دونوں کے درمیان ایک گول سا لڑکی کا ٹیبل رکھا ہوا تھا جس میں گلدان اور ٹسو پیپر کا ڈبّہ رکھا ہوا تھا..

"ٹھیک ہوں, تم بتاؤ تم اتنے دن بعد پاکستان آئے ہو اور مجھ سے ملے تک نہیں, ویسے تم مانچسٹر سے کب آئے.." شیر ان شکوہ کناں لہجے میں بولا..

"کچھ پوچھ مت یار, جس دن میں نے پاکستان میں قدم رکھا بس اس دن سے ہی مصروفیت ہی مصروفیت لگی ہوئی ہے.. دو گھڑی سکون کا سانس مجھے میسر تک نہیں ہے..." ہادی ویٹر کو کافی اور برگر کا آرڈر دے کر شیر ان کی طرف متوجہ ہوا..

"ایسی بھی کیا مصروفیت لگی ہے تجھے, چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تیرے, ساس ظلم کرتی ہے یا گھر سنسار سمبھالنا پڑتا ہے ہاں, بس بہانہ بازی..." شیر ان جل کر بولا..

"ہاہاہا ایسی بات نہیں ہے میرے شیر بس کزن اغوا ہو گئی ہے اور میں پریشان ہوں.. جوان جہاں لڑکی ہے پتہ نہیں کہاں ہے کس حال میں ہے.. اسلئے بہت زیادہ پریشان ہوں.." ہادی متفکرانہ لہجے میں بولا..

"اوہ یار, آج کل کتنے گھٹیا لوگ ہو گئے ہیں چھی, جوان لڑکیوں کو اغوا کروا لیتے ہیں, جس نے یہ کام کیا ہو گا وہ بڑا نیچ اور کمینہ ہو گا.." شیر ان غصّے سے طنطنہ دے کر بولا..

"ہادی میری مدد یا ضرورت چاہیئے تو بے جھجک بتانا..ہادی میں نے سنا ہے آج کل بلیک ہینڈ پاکستان میں ہی قیام پذیر ہے,یار میں خود بہت پریشان ہوں اس معاملے کو لے کر,دل اور دماغ میں جنگ چھڑ گئی ہے...کچھ سمجھ نہیں آتا ہے..."شیر ان نے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کہا..

"مجھے بھی یہی لگتا ہے,میری کزن کو بلیک ہینڈ کے آدمی نے اغوا کیا ہے..پہلے میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی اور اب میری بہن,بس شیر تو دیکھتا جا میں لاپرواہ اور غافل ہر گز نہیں ہوں,اس بلیک ہینڈ کو جڑ سے نہ اکھاڑ پھینکا تو میرا نام بھی ہدایت علی نہیں..."ہادی کا لہجہ خطرناک تھا..

"اب تو مجھے بھی ڈر لگنے لگا ہے..."شیر ان جھرجھری لے کر بولا..

"کیوں تجھے کیوں ڈر لگ رہا ہے کیا تو کوئی کمسن کلی ہے.."ہادی کی ہری آنکھوں میں شرارت چمکی..

ویٹر کافی اور برگر سیرو کر گیا تھا..

"نہیں یار,بس اپنی عورتوں کی حفاظت کرنا ہے..."شیر ان سوچ کر بولا..

"ہاں زرین کی حفاظت کرتے رہنا اور ہاں مجھے زرین سے کچھ ضروری بات ہے,تو مجھے اسکا نمبر سینڈ کر دے.."ہادی کو یاد آیا..

ہادی نے فوٹو میں حیات کے ساتھ زرین کو دیکھا تھا..

شیر ان نے ہمم کہا اور کافی پینے لگا..

"اور بھابی کیسی ہیں..." شیر ان نے سوال کیا..

"ٹھیک ہیں, گھر پر ہے اور مجھے روز نئی نئی باتوں پر طنز کرتی رہتی ہیں.." ہادی عاجز آکر بولا..

شیر ان مسکرادیا..

"میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی جس سے میں نے محبت کی اس سے شادی کرلی اور آج میں بھگت رہا ہوں.. پہلے پہل مجھ سے ڈرتی تھی دب کر رہتی تھی اب مجھے آنکھیں دیکھا کر جھمار دیتی ہے..." ہادی بیزاری سے بولا..

"اور کرو شادی, میں نے تجھے منع کیا تھا اپنی سٹوڈنٹ سے شادی مت کرو لیکن نہیں اس وقت تو محبت کا خمار سر پر چڑھا تھا.." شیر ان نے اسے شرمندہ کرنا چاہا..

"پر میں بہت خوش ہوں کیوں کہ آپ جسے چاہے وہ اگر آپکو نہ ملے اور کسی اور کی ہو جائے تو یہ بات بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے...اور پھر چاہے وہ مجھے جتنا بھی تنگ کرلے پریشان کرلے رہے گی تو میری ہی نا, وہ میری دسترس میں اور یہ بات مجھے ہر وقت سکون دے جاتی ہے.." ہادی نے پر سکون ہو کر کہا..

شیر ان اسکی باتیں غور سے سنتا رہا...

تھوڑی دیر تک یہاں وہاں کی باتیں ہوتی رہیں..

"ہادی تو نے ایک بار کہا تھا ایک لڑکی مانچسٹر میں پڑھتی ہے اور اسکا تعلق براہ راست بلیک ہینڈ کے سرغنہ تک جاتا ہے, کیا تو بتا سکتا ہے وہ لڑکی کون تھی کیسی تھی... کم زکم حلیہ یا نام, کچھ تو یاد ہو گا تجھے...!! شیران نے استفسار کیا..

"اچھا وہ لڑکی ہاں, جب میں مانچسٹر میں پروفیسر تھا تب وہ لڑکی میری سٹوڈنٹ تھی, مجھے پتا چل گیا تھا وہ بلیک ہینڈ کی بہن ہے, میں کوئی بھی رد عمل ظاہر کرتا اس سے پہلے ہی بلیک ہینڈ نے اسے مار دیا.. بے چاری میری وجہ سے مر گئی, وہ شاید میری مدد کرنا چاہتی تھی وہ اپنے بھائی کے الیگل دھندوا اور لڑکیوں کی تسکری سے خود بہت پریشان تھی, کئی بار اس نے اپنے بھائی کو روکا ٹوکا بھی تھا پر تم تو جانتے ہو یہ گناہ کا دلدل کتنا خطرناک ہے, ایک بار جو اس میں دھنس گیا وہ کبھی ڈوب کر ابھر نہیں پاتا ہے.. کریمنل تھا وہ اس نے اپنی بہن کو تک نہ بخشا اور اسے بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا..." ہادی اذیت سے کہتا ہوا آنکھیں میچ گیا..

"یا خدایا مطلب میں نے غلط لڑکی کو اغوا کیا تھا... حیات تو وہ لڑکی ہے ہی نہیں, مجھ سے کتنی بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے... زبردستی اتنے دن سے بے چاری کو میں نے قید کر رکھا ہے.." شیران دل میں سوچتا ہوا بہت زیادہ پشیمان ہوا..

شیران کو بہت زیادہ بے چینی محسوس ہوئی اسکا دل کر رہا تھا وہ دوڑ کر گھر چلا جائے اور ایک نظر حیات کو دیکھے..

تبھی اچانک ہادی کا فون بجا اور وہ برا سا منہ بنا کر ہیلو بول گیا...

"ہادی کہاں ہو تم, میں یہاں بری طرح پھنس گئی ہوں, تم جلدی خان ولا آؤ..." حرا کی آواز آئی اور کھٹ سے فون کٹ گیا..

ہادی پریشان ہو گیا کہ اچانک حرا اب کون سی مصیبت میں پڑ گئی ہے..

"شیر ان اب میں چلتا ہوں مادام تھوڑا غصّے میں ہیں, میں وقت دے کر انھیں آیا تھا اب وہ واپس سے بلا رہیں ہیں.. تم سے بعد میں ملتا ہوں اور ہاں اپنا خیال رکھنا اور کال میسج سب کرتے رہنا..." ہادی والٹ سے پیسے نکالتا ہوا بولا..

"پیسے واپس رکھ لو میں بل پے کر دونگا پہلے یہ بتاؤ کون مادام اور تم آج کل کرتے کیا پھر رہے ہو..." شیر ان تجسس بھری حیرت سے پوچھا..

"میں آج کل باڈی گارڈ کے فرائض انجام دے رہا ہوں..." ہادی عجلت میں کہتا ہوا باہر نکل گیا..

شیر ان ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا اور سوچا یہ کتنا بھیس بدل کر رہے گا, کبھی پروفیسر, کبھی ڈرائیور, کبھی ویٹر اور کبھی کسی ہوٹل کا منیجر اور اب باڈی گارڈ... شیر ان نے سوچا اسکا کام ہی وہی ہے.. ملک کی خدمت کے لئے وہ کچھ بھی بن اور کر سکتا ہے....

ہادی خان ولا پہنچا تو اندر جانے کی اجازت مانگی جو اسے مل گئی..

ہادی لابی میں کھڑا حرا کو کال کرنے لگا کہ ایک ملازم نے آکر اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا...

ہادی اسکے ساتھ چل کر ایک کمرے میں آیا جہاں حرا بیٹھی زبردستی اپنی ہنسی روکنے کی تگ ودو میں تھی..اور نواب صاحب ہاتھ میں ہارمونیم لئے جھوم جھوم کر گانا گا رہے تھے..ہادی نے سوچا کیا بڈھا سٹیا گیا ہے..

حرا کی نظر جیسے ہی ہادی پر گئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور معذرت خوانہ انداز میں کہنے لگی..

"نواب صاحب آپ کا غزل اور گیت دونوں ہی مجھے اچھے لگے لیکن اب اجازت دیں, کافی وقت ہو گئی ہے اور میرا ہادی... مطلب میرا گارڈ بھی آگیا ہے تو میں چلتی ہوں"...

"ارے ایسے کیسے دن کا کھانا کھائے بغیر ہم آپکو جانے دے گیں, مجھے شاہ زیب کو شکایت کا موقع تھوڑی دینا ہے, مطلب ایک بار ہمارے یہاں بچی آئی اور وہ بھی مخمصہ پیٹ سے گھر واپس چلی جائے ایسا ممکن نہیں ہے..."نواب صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر حرا کے قریب آئے..

"نہیں بہت شکریہ میرا پیٹ بھر گیا آپکی غزل سن کر اور زیب بھائی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا...بس اب اجازت دیں مجھے.."حرا جان چھڑانا چاہتی تھی..

نواب صاحب نے ایک بار ہادی کو غور سے دیکھا اور مسکرا کر بولے..."یہ آپ کا گارڈ کوئی بیرونی ملک کا بندہ لگتا ہے"...

ہادی نے آنکھیں سکیڑ کر ایک بڈھے کو دیکھا, جو دیکھنے سے صرف بڈھا تھا ذہن اسکا کافی تیز تھا..

"ہاں محترم بزرگ میں باہر کا مال ہوں.."ہادی نے بھی بنا کوئی تاثر دیے کہا..

حرا نے اسے کوہنی ماری کہ یہ وہ کیا بک رہا ہے...

"دلچسپ...بہت مزیدار,اس قدر مردانہ وجاہت سے بھرپور مرد کو تمہارے بھائی نے گارڈ رکھ لیا ہے, شاید اسکا دماغ چرنے گیا ہے... کوئی نہیں مجھے تو بندہ کام کا لگ رہا ہے..."نواب صاحب ہادی کا چکّر لگا کر اسے چاروں طرف سے بغور دیکھ رہے تھے..

حرا کا دل کر رہا تھا وہ اپنا سر دیوار سے ٹکرا لے..

"اگر آپ کی انویسٹیگیشن ہو گئی ہو تو ہم جائیں..."حرا ہادی کے سامنے آن کھڑی ہو گئی..

"بیٹا ابھی نہیں ابھی میں آپکو اور آپکے گارڈ کو ایک محبت بھرا غزل سناؤں گا..."نواب صاحب چہک کر بولیں..

حرا کا برداشت جواب دے رہا تھا وہ آدھے گھنٹے سے غزل اور گیت سن رہی تھی اور بڑی مشکلوں سے اس نے اپنی ہنسی روکی تھی..دراصل نواب صاحب کا انداز کسی بذلہ سنج جیسا تھا,انداز بیان اس قدر مضحکہ خیز تھا کے حرا کئی بار زور سے ہنس دی تھی جس پر نواب صاف کی جھاڑ پڑی تھی اور سننے کو ملا تھا کہ آج کل کی نوجوان نسل کا ظرف بہت گر گیا ہے, غزل اور شعر سن کر بھلا کون ہنستا ہے...

حرا نے دل میں سوچا بھلا اس طرح کون شعر پڑھتا ہے, گردن جھٹک کر, جھوم کر یا جنوں بھرے انداز میں....

"آئندہ ہم آئیں گے تب آپ ضرور سنانا ابھی فلحال مادام کو ایک ضروری کام سے جانا ہے.."ہادی بیچ میں تردد کر کے بولا..

"ٹھیک ہے تب تم لوگ جاؤ میں زبردستی کسی کو نہیں روکتا اور ویسے بھی تم لوگ اب تنگ آ گئے ہو مجھ سے, سب مجھ سے تنگ آ جاتے ہیں... جاؤ جاؤ..." ہوا میں ہاتھ معلق کر جانے کا اشارہ کیا تو حرا خدا حافظ کہہ کر باہر بھاگ گئی جیسے دوبارہ پکڑے جانا کا ڈر ہو..

ہادی لیکن وہی رکا رہا اور حرا کے جاتے ہی نواب صاحب نے ہادی کو دونوں شانوں سے تھاما اور کہا.. "آئی پروڈ آف یو مائی بوائے... تم بہت اچھے جا رہے ہو اور مجھے حیات کا پتا چل گیا ہے, حرا سے میں نے وعدہ کیا ہے میں اسے گھر پہنچا دونگا بس تم اپنا اور اپنی بیوی کا خیال رکھنا, بلیک ہینڈ چین سے نہیں بیٹھے گا وہ تمہیں کتے کی طرح پورے مانچسٹر میں ڈھونڈ رہا ہے اور اب تو وہ پاکستان آ گیا ہے.. مجھے پتا ہے تم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہو لیکن پھر بھی احتیاط لازم ہے" ..

ہادی سر خم کر گیا اور نواب صاحب نے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ دیا..

.....ہادی بھی آرام سے چلتا پورچ میں آیا جہاں حرا پہلے ہی فرنٹ سیٹ میں بیٹھی ہوئی تھی...

ہادی جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا..

"اتنی دیر کیوں ہوئی ہادی.." حرا نے جھٹ سے سوال داغ دیا..

"کچھ نہیں بس میں اپنی بیوی کے لئے کچھ عشقیہ شعر سن رہا تھا, نواب صاحب شاعر ہیں اور محبوب پر اچھی شاعری کرتے ہیں, گھر جا کر بیوی کو سناؤں گا تو وہ پگھل جائے گی.." ہادی کے ہونٹوں پر تبسم رقص کرنے لگی...

بیوی کا نام سن کر حرا کا چہرہ فق پڑ گیا....

ہادی بھی آرام سے چلتا پورچ میں آیا جہاں

حرا پہلے ہی فرنٹ سیٹ میں بیٹھی ہوئی تھی..

ہادی جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا..

"اتنی دیر کیوں ہوئی ہادی.." حرا نے جھٹ سے سوال داغ دیا..

"کچھ نہیں بس میں اپنی بیوی کے لئے کچھ عشقیہ شعر سن رہا تھا, نواب صاحب شاعر ہیں اور محبوب پر اچھی شاعری کرتے ہیں, گھر جا کر بیوی کو سناؤں گا تو وہ پگھل جائے گی.." ہادی کے ہونٹوں پر تبسم رقص کرنے لگی...

بیوی کا نام سن کر حرا کا چہرہ فق پڑ گیا..

"تم شادی شدہ ہو..." آواز کھائی سے آتی معلوم ہو رہی تھی..

جی الحمدللہ..." ہادی کے ہونٹوں پر مسکان گہری ہوتی جا رہی تھی..

حرا کو لگا سب چیز اپنی جگہ رک گئی ہو, اسے اچانک اپنا سر بھاری لگنے لگا..

حرا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا اور وہ خاموش ہو کر گاڑی سے باہر دیکھنے لگی..

جس پہ دل آیا وہ شادی شدہ نکلا.. وہ نکاح شدہ تھا اور وہ اسکے لئے دل میں کیا کچھ سوچ بیٹھی تھی.. توبہ استغفار..

ابھی کچھ ہی دن تو ہوئے تھے ہادی کو اسکی زندگی میں آئے ہوئے لیکن ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے پہلے سے جانتی ہو یا پہلے بھی دونوں مل چکے ہوں...

حرا کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور عجیب سا ڈر دل کو اندر ہی اندر کھوکلا کر رہا تھا.. حرا نے اپنے عادت کے مطابق مٹھی باندھ کر لبوں پر جما گئی, یہ وہ تب کرتی تھی جب جذبات اسکے قابو میں نہیں رہتے تھے... حرا کو رونا آرہا تھا لیکن وہ رو نہیں سکتی تھی...

حرا نے سوچا ابھی تو اسکا ذہن ننھے ننھے خواب بننے لگا تھا لیکن کانچ سے بھی زیادہ نازک اسکے خواب نکلے ایک پل بھی نہ لگا اور سب چھن سے ٹوٹ گئے, ٹوٹ کر اتنے ٹکڑوں میں کرچیاں بٹ گئی تھیں کہ حرا کا پورا وجود لہولہان ہو گیا تھا...

ہادی سامنے روڈ کی طرف دیکھتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا, وہ حرا کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا...

حرا کو شاک لگا تھا لیکن وہ سمجھدار تھی اسلئے جلدی سے خود کو کو مپوز کر گئی اور ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی لیکن دل میں اٹھنے والی ٹیسیں کافی تکلیف دہ تھی..

"آپکو لگتا ہے وہ کھوسٹ کچھ کر پائے گا, آپ بھی نہ حیات کے متعلق اس شخص سے مدد لینے پہنچی جو خود لاٹھی کے سہارے چلتا ہے..." ہادی کی آواز پہ حرا چونکی..

"نہیں ایسا نہیں کہتے, مانا کی وہ تھوڑا بزرگ ہیں لیکن انکی پہنچ بہت دور دور تک ہے اور جب انہوں نے کہہ دیا کہ حیات مل جائے گی سو مل جائے گی..." حرا نے کہا..

"اتنا اندھا اعتماد اچھا نہیں ہوتا, اور آپ کا تجربہ ہے ہی کہاں, لوگوں کی پہچان تک نہیں ہے آپکو... دیکھے میری بات مانے اور آپ گھر پہ بیٹھے میں سب سمبھال لونگا.." ہادی اسے باتوں میں الجھا رہا تھا..

"تم تو رہنے ہی دو, تم کچھ نہیں جانتے اور ایسی بات کر رہے ہو جیسے تم نے پوری دنیا دیکھ رکھی ہو.." حرا نے ناک سے مکھی اڑائی..

"ہاں دیکھ رکھی ہے دنیا, جس سے محبت ہو اسے ایک نظر دیکھ لینے سے ایسا لگتا ہے جیسے پوری دنیا دیکھ لی ہو.." ہادی رومانٹک انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا..

"تمہاری بیوی کا نام کیا ہے.." حرا نے ہادی کی باتوں کو نظر انداز کر کے اپنا پوچھا اسکے الفاظ ٹوٹ رہے تھے..

"حورین, میں اسے پیار سے حور بلاتا ہوں.." ہادی نخوت سے بولا..

"کیا وہ اتنی زیادہ خوبصورت ہے.." حرا آہستگی سے گویا ہوئی..

حرا کے چہرے پہ چھن کر دھوپ پڑ رہی تھی, ابھی دن کا وقت تھا اور حرا کھڑکی کی طرف منہ کئے بیٹھی تھی..

سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں..

"بہت زیادہ خوبصورت ہے, اتنی خوبصورت کہ جنّت کی حور بھی شرما جائے.." ہادی حرا کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا..

حرا لفظوں میں چھپی آنچ کو محسوس کرتے ہادی کی طرف پلٹی تو ہادی بھی اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا..

حرا اسکی نظروں سے پزل سی ہو گئی تھی, اس قدر گہری نظر سے وہ اسکو دیکھ رہا تھا..

حرا لجا سی گئی تھی..

ہادی اسکی حالت دیکھ محظوظ ہو رہا تھا..

ہادی نے دیکھا تھا اسکے گالوں پہ گلال سا بکھر گیا ہے..وہ تھوڑا شرما سی گئی تھی..

حرا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر وہ اس قدر کیوں تذبذب کا شکار ہو رہی ہے ,اس نے تعریف اپنی بیوی کی ہے اور شرما گھبرا وہ رہی تھی..

حرا کو خود پہ غصّہ آنے لگا..

شام کے وقت جب دونوں الزماں ہاؤس پہنچے تو حرا سکتے کے عالم میں چلتی ہوئی گھر کے اندر پہنچی جہاں کمشنر صاحب بھی بیٹھے گپ لڑا رہے تھے..

"کام ہو گیا...نواب صاحب نے کہہ دیا ہے وہ حرا را..اوپس سوری مطلب حیات کو ڈھونڈ نکالیں گیں,میں آج مرنے کے حد تک تھک گئی ہوں اسلئے سونے جا رہی ہوں..." حرا کو ڈر تھا کہیں حال میں بیٹھے نفوس سوال جواب نہ شروع کر دیں..

حرا سیڑھیوں کی طرف بڑھتی لیکن کچھ سوچ کر ذہن جھٹکا اور کہنے لگی..

"بھائی آپ نے بتایا نہیں کہ ہادی شادی شدہ ہے"..

اورنگزیب,شاہ زیب اور کمشنر جلال دم بخود اسے دیکھ رہے تھے..

حرا جواب کے انتظار میں کھڑی رہی لیکن سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا ہو..

طویل وقفے کے بعد کمشنر جلال گلا کھنکھار کر بولیں.. "ہاں وہ شادی شدہ ہے, میں نے تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھا کیوں کہ یہ کوئی اتنی اہم بات نہیں تھی. وہ نکاح شدہ ہو یا طلاق شدہ وہ آپ کا باڈی گارڈ ہے بس یہ یاد رکھیئے گا"...

"اور ویسے بھی گھر بار والا بندہ ہے اسلئے میں نے کام پر رکھا تاکہ تم محفوظ رہ سکو, تم سمجھدار ہو اور ایسے احمقانہ سوال کی توقع مجھے تم سے ہر گز نہیں تھی.. "شاہ زیب کا لہجہ خشک ہو گیا...

"اور تمہیں کیا مطلب بیٹا, کیا آپکو کوئی پریشانی ہے...وہ ایک سلجھا ہوا باکردار لڑکا ہے..."اور نگزیب نے اسے باور کروایا..

"ہو گیا آپ لوگوں کا, بس اس پورے گھر میں ایک میں ہی بیوقوف ہوں...اور معاف کر دیں میں نے ایک سوال ہی کیا تھا اور آپ لوگ اپنی سنانے بیٹھ گئے.. مجھے کیا اور رہنے دیں آپ لوگ..."حراہذیاتی انداز میں چیخی اور آنکھوں کی نمی چھپاتی ہوئی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی..

"اچانک سے حرا کو کیا ہو گا"...

"افف یہ لڑکی میرے سمجھ سے باہر ہے..

پتا نہیں کب کیا بولتی ہے کیا کرتی ہے.. "شاہ زیب ماتھے پہ بل ڈالے بولنے لگا..

حرا اپنے کمرے میں آئی اور زور سے دروازہ بند کیا, چادر اور پرس بستر پر پھینکا اور دھب سے گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گئی..

اور پھر دبی دبی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگی..

بات کو کچھ رہا..! نہیں نا

آپ نے مجھ سے کہا..! نہیں نا

میں نے رو رو کر شب بسر کر لی

آپ پر کچھ اثر ہوا..! نہیں نا..

لاہور..

شام کا وقت...

حیات مغرب کا نماز پڑھ لیٹی ہوئی تھی جب شیر ان زوردار آواز کے ساتھ دروازہ کھول کر کمرے میں آیا, حیات اسکے مہنگے اور خوشبودار پرفیوم کی مہک سے سمجھ گئی تھی کہ یہ کوئی اور نہیں شیر ان ہے..

حیات آنکھیں بند کر لیٹی رہی..

"حیا...اٹھو...مجھے معلوم ہے تم جاگ کر ہو بس میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ہو.." شیر ان نے اسے حیات کی جگہ حیا کہا تھا..

حیات میں کوئی جنبش نہیں ہوئی وہ بت بنی پڑی رہی..

"حیات میں نے کہا اٹھو..یہ ڈرامے بازی بند کرو ورنہ...!! آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے شیر ان دھمکا گیا تھا..

حیات اٹھی اور نظریں جھکائے بیٹھی رہی وہ ذلیل انسان کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی..

حیات ان دنوں بہت زیادہ ہی سنجیدہ ہو گئی تھی, موت کے منہ میں جا کر واپس لوٹ آئی تھی اور اس نے بہت قریب سے موت کو دیکھا تھا... حیات پہ یہ حقیقت آشکار ہو گئی تھی کہ یہ دنیا کس قدر ظالم ہے..

"میں کچھ کہنا چاہتا ہوں.." شیر ان نے کہا لیکن حیات بدستور چہرہ جھکائے بیٹھی رہی..

"مجھ سے غلطی ہو گئی تھی, میں نے تمہیں دھوکے میں غلط لڑکی تصور کر لیا تھا.. جو تمہارے ساتھ ہوا وہ میں بدل نہیں سکتا ہوں لیکن آنے والے کل کو میں حسین اور خوشگوار بنا سکتا ہوں..." شیر ان بھاری آواز میں کہہ رہا تھا..

"اگر یہی بات ہے تو مجھے میرے گھر پہنچا دیں, مجھے یہاں نہیں رہنا..." حیات گلوگیر آواز میں بولی..

"سوچ کر بتاؤں گا ویسے بھی تمہارا منہ بند رکھنا مشکل ہے, کیا پتا تم یہاں سے جانے کے بعد پولیس کے سامنے میرا نام لے لو, ویسے بھی یہ پولیس والے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پھر بھی تم سے خدشہ ہے, تم کچھ بھی کر سکتی ہو..." شیر ان نے دیکھا اسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے متورم ہو گئی ہیں..

"میں پکا وعدہ کرتی ہوں میں اپنا منہ سب کے سامنے بند رکھوں گی, اور ویسے بھی شاعرہ ہوں سیاستداں نہیں اور مجھے ان سب جھمیلوں میں پھسنے کا کوئی شوق نہیں ہے, مجھے کیا ضرورت پڑی

ہے خود کو انصاف دلانے کی بس میں اس دوزخ سے نکل جاؤں میرے لئے یہی کافی ہے...مجھے گھر پہنچاؤ میں کچھ نہیں جانتی.."حیات تنگ آکر بولی..

"مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے, جس لڑکی کی زبان گز بھر کی ہو اور جو میرے شیر جیسے انسان کے سامنے چیخ چلا سکتی ہے وہ کیوں کر دوسروں کے سامنے خاموش رہے گی.."شیر ان توجیہہ بیان کر رہا تھا..

"کیا بکواس ہے, تم نے خود کو کبھی دیکھا ہے ذلیل انسان, مجھے بدزبان کہنے سے پہلے اپنا گریبان جھانک کر دیکھو سمجھے, بہت کر لی میں نے تم سے تمیز سے بات, پر تم ہو ہی ایک نمبر کے گھٹیا اور کم ظرف سمجھے جب میں کہہ رہی ہوں میں اپنا منہ بند رکھوں گی تو تمہیں سمجھ نہیں آرہا ہے.."حیات پھٹ پڑی..

شیر ان اسے غور سے دیکھنے لگا, کیا لڑکی ہے ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ اس سے آپ کر اسے مخاطب کر رہی تھی اور اچانک وہ اپنے اصل روپ میں آگئی..

وہ بولتے ہوئے پیاری لگتی تھی پر کتنی پیاری لگتی تھی وہ نہیں جان سکا تھا..

وہ ہر وقت شیر ان پر زہر اگلتی رہتی تھی پر شیر ان کو وہ امرت لگتا تھا..

"تم کس قدر بدزبان ہو..."شیر ان نے اسے شرمندہ کرنا چاہا..

"اگر مجھے گھر نہیں پہنچایا تو میں اس سے بھی زیادہ بدزبانی کرونگی اور بددعا بھی دوں گی..." حیات بیڈ پہ بیٹھی تھی اور پیر اسکے بیڈ شیٹ کے اندر چھپے ہوئے تھے, بالوں کا رف جوڑا اور چہرہ غصّے کی وجہ سے لال پڑ گیا تھا..

"تمہیں کیا لگتا ہے تم ایک لڑکی کو اسکے گھر سے اٹھوا کر اس پہ تشدد کروا کر اسکے منہ سے شیریں الفاظ سنو گے, اتنا کچھ میرے ساتھ کرنے کے بعد بھی تمہیں مجھ سے یہ امید ہے کہ میں تم سے تمیز اور محبت سے بات کروں گی..." حیات انگلی اٹھا کر دلیری سے کہہ رہی تھی..

شیران خاموشی اور دلچسپی سے اسکی مخروطی انگلی کو دیکھ رہا تھا..

"تم ایسی ہی ہو یا میرے سامنے اس قدر بہادری کا مظاہرہ کر رہی ہو..." شیران اسے زچ کرنے لگا تھا..

حیات سر جھٹک کر رہ گئی...

"تم سے خدا سمجھے گا, جس قدر تم نے مجھ پہ ظلم ڈھائے ہے اسکا حساب تمہیں چکانا پڑے گا.." حیات آنسوں پی گئی..

.... تمہیں گھر جانا ہے, لیکن میں جانے نہیں دونگا حیات الزماں حیات..." شیران نے حتمی انداز میں کہا تو حیات اسے حیرانی سے دیکھنے لگی..

"جب تم جان گئے ہو میں وہ لڑکی نہیں ہوں تب تم مجھے یہاں زبردستی کیوں روک رہے ہو.." حیات اسے یاد دلانے لگی..

"ہاں میں جان گیا ہوں لیکن جب تک تم میرے متعلق اپنے خیالات نہیں بدلتی اور اپنا یہ انداز تخاطب نہیں بدلتی تب تک تم اس بنگلے سے تو دور کی بات ہے کمرے سے بھی باہر نہیں جاؤ گی سمجھی اور ہاں زیادہ ہوشیاری نہیں.."شیر ان کمرے سے باہر چلا گیا اور باہر سے کمرہ پھر لاک ہو چکا تھا..

حیات کو اس کمرے میں بند کر کے رکھا گیا تھا جو بھی آتا تھا لاک کھول کر اور جاتے وقت باہر سے لاک کر جاتا تھا...

حیات کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا آخر یہ شخص چاہتا کیا ہے...

حیات کا دماغ بہت تیز چل رہا تھا..

حیات پورے کمرے میں ٹہل رہی تھی اور کچھ سوچ رہی تھی..

رات کا کھانا لے کر جب سلمہ خالہ آئیں تو دیکھا حیات زمین پر منہ کے بل گری بیہوش پڑی ہے,

سلمہ بی کھانا ٹیبل پر رکھ جلدی سے باہر کسی کو مدد کیلئے بلانے دوڑیں..افراتفری میں وہ دروازے کو لاک کر کے جانا بھول گئیں تھیں..

سلمہ خالہ چھت پہ ٹہلتے شیر ان کے پاس پہنچی اور حیات کے متعلق بتایا, شیر ان بھی گھبرا سا گیا,

شام کے وقت تو وہ اس سے بات کر آیا تھا اچانک وہ بیہوش کیسے ہو گئی..

دونوں پھرتی سے حیات کے کمرے میں آئے لیکن دونوں کو زور کا جھٹکا لگا..

حیات کمرے میں تھی ہی نہیں..

"آں لیکن صاحب وہ ابھی یہی زمین پہ بیہوش پڑی تھی, کہاں چلی گئی.. "سلمہ خالہ کے حواس فاختہ ہو گئے تھے..

سلمہ خالہ پورے کمرے کو کھنگال رہی تھی اور شیر ان لب سکیڑے کھڑا تھا..

"خالہ اس لڑکی نے آپکو بیوقوف بنایا ہے.. "شیر ان سمجھ گیا تھا, گھبراہٹ کے چکّر میں خالہ دروازہ بند کرنا بھول گئی تھیں..

شیر ان تن فن کرتا باہر ہال میں آیا اور ناصر کو اطلاع کی کہ باہری گیٹ بند کر دے..

شیر ان غیض و غضب کے عالم میں باہر لان کی طرف آیا جہاں چاروں طرف اندھیرا پسرا ہوا تھا..

اچانک ہوا میں نسوانی چیخ بلند ہوئی تو شیر ان آواز کی جانب لپکا, بلاشبہ آواز حیات کی تھی..

شیر ان بنگلے کے پچھلے حصّے پہنچا جہاں بڑا سا سوئمنگ پول تھا, باہر اور پچھلے گیٹ پہ ہمیشہ بل ڈاگ کھلے چھوڑے رہتے تھے, یہ خطرناک نسل بل مسٹیف کے کتے تھے جو خاص کر ٹرینڈ اور پہرا داری کیلئے ہوتے ہیں..

حیات خوف سے چیخ رہی تھی اور ایک کالے رنگ کا کتا اسکے چادر کا کونہ دانت میں دبائے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا..

شیر ان سینے پہ بازو باندھے آرام سے یہ منظر دیکھ رہا تھا..

حیات جو اپنے آپ کو ماسٹر مائنڈ سمجھ کر یہاں سے بھاگنے کے پھیرے میں تھی

کچھ ہی دیر بعد وہاں ناصر اور دوسرے ملازم بھی آ گئے..

ناصر نے حیات کے قریب جانا چاہا لیکن شیر ان نے اسے باز رکھا..

"آپ لوگ کھڑے منہ کیا دیکھ رہیں ہیں مجھے بچائیں ناں..." حیات کو کتوں سے بہت ڈر لگتا تھا خاص کر یہ بل ڈاگز کافی خطرناک ٹائپ شکل وصورت کے ہوتے ہیں..

"ٹائیگر, شیرا, مداری,..." شیر ان کی آواز دینے کی دیر تھی کہ تین چار اور کتے دوڑ کر آ گئے..

حیات ہذیاتی اور جنونی انداز میں چیخنے لگی, سارے ملازم ہنسی دبائے مشکل میں کھڑے تھے..

حیات پورے جی جان سے دوڑتی ہوئی شیر ان کے قریب آئی اور اسکے پیچھے ڈری سہمی چھپ گئی.. حیات کی پسینے سے گیلی ہتھیلی اب مٹھیوں کی شکل میں شیر ان کے کمر کے نیچے کرتے کو زور سے جکڑیں ہوئی تھی.. سارے ملازم اس ہمّت والی لڑکی کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہیں تھے جو شیر ان کے پیچھے ڈر سے چھپی ہوئی تھی..

"میرے خیال سے یہاں کوئی تماشہ یا میلا نہیں لگا ہے جو سب یہاں مجمع جمائے کھڑے ہیں.." شیر ان کی سرد آواز پہ سب ایسے وہاں سے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ...

"لڑکی میرا لباس چھوڑو..." شیر ان نے بے رخی سے اسکا ہاتھ اپنے کرتے سے دور جھٹک دیا..

"مجھ سے غلطی ہو گئی پلیز ان کو دور کریں.." حیات کی گھگھی بندھی ہوئی تھی..

شیر ان لب بھینچ کر اسکی طرف مڑا اور پھر بھونکتے ہوئے بل ڈاگز کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ سب اپنے مالک کا اشارہ سمجھ کر چپ چاپ وہاں سے چلیں گئے..

"اپنے اوپر رحم کرو اور مجھے سکون سے دو پل جینے دو, تمہیں کیا لگا تم سلمہ خالہ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہاں سے آرام سے نکل جاؤ گی, اگر گارڈز کی نظروں سے بچ بھی گئی تو بل ڈاگز سے نہیں بچ پاؤ گی, آئندہ ایسی بچکانی حرکت کرنے سے پہلے اپنا انجام سوچ لینا, ہر بار مجھے تم پہ رحم نہیں آئے گا.." شیران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ حیات کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی..

حیات سر جھکائے شیران کے پیچھے پیچھے واپس لاؤنج میں آگئی..

"سنئے ناں آپ مجھے گھر چھوڑ دیجئے میں آپ کی ممنون رہو نگی.." شیران جھٹکے سے اسکی طرف پلٹا اور اسے لگا اس نے سننے میں غلطی ہوئی ہے..

اس قدر باریک اور مدھم اور شہد جیسا لہجہ, جیسا اس نے پہلی بار مشاعرے میں سنا تھا..

"مجھ سے بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے, آپ کو پہچان نہ سکی دراصل آپ ایک سیاست داں کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان بھی ہیں اور سماجی خدمتگار, میں جذبات کی رو میں بہہ کر کچھ بھی آناپ شناپ بک دیتی ہوں لیکن آپ تو مجھ سے عمر میں پکے ہیں اور ماشاءاللہ سے کافی دانشمند بھی ہیں تو مجھ ناچیز کو کم عقل سمجھ کر در گزر کر دیں.." حیات انگلیاں چٹخا کر بہت ہی دھیمے اور آنچ دے کر گفتگو کر رہی تھی..

شیران سر جھکائے سنتا رہا تھا..

"اتنا تو تمہیں میں جان گیا ہوں کہ تم بات بدلنے اور پلٹنے میں ماہر ہو, لیکن یہ بھی تمہارا اصل لہجہ نہیں ہے تم اس وقت مکھن کا ڈبّہ مجھے پیش کر رہی ہو, تمہارا اصل وہ ہے جو تم گھر میں بول چال کے ذریعے بات کرتی ہو, میں نے سنا تھا شاعر وغیرہ اپنا لہجہ چھپائے رکھتے ہیں تاکہ کوئی انکے الفاظ چرا نہ لے.." شیر ان کی گہری مسکراہٹ پہ حیات تلملا کر رہ گئی..

"کیا تم عامل تنویم ہو جو میری باتوں کو پکڑے بیٹھو ہو, یہ آخر کیا بکواس ہے دیکھو مجھے گھر جانا ہے اور میں ہمیشہ سب سے ایسی ہی بات کرتی ہوں, تم سے تھوڑا بد تمیزی سے بات کر رہی ہوں باقی سب سے میں طریقے سے پیش آتی ہوں.. اور تم کیوں نہیں سمجھتے میں ایک لڑکی ہوں اور گھر سے لاپتہ ہوں میرے گھر والے بہت پریشان ہونگے اور ایک لڑکی کی عزت کی قیمت کا نعم البدل اس دنیا میں کچھ نہیں ہوتا ہے, ہم تم ایک ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جہاں لڑکی اگر ایک رات گھر نہ پہنچے تو اسکی عزت سماج میں کچھ نہیں رہتی ہے, اسکے گھر والے جیتے جی مر جاتے ہیں, بھائیوں کی عزت دفن ہو جایا کرتی ہیں, ہر جگہ طعنوں اور طنز کے نشتر چلائے جاتے ہیں, کل کو واپس میں نے جانا ہے تمہیں پتا بھی ہے مجھ سے کتنے سوال پوچھے جائیں گے اور مجھ پہ شک کیا جائے گا, لوگ کی نگاہوں میں میرے لئے حقارت اور تضحیک ہو گی, سب کو لگے گا کہ میں ایک بد کردار لڑکی ہوں.. تمہیں یہ سب سمجھ کیوں نہیں آتا کیا تم پاگل ہو.." حیات زمانے کی بات لے کر بیٹھ گئی تھی..

"ٹرسٹ می ایسا کچھ نہیں ہو گا.. تم مجھے تھوڑی سی مہلت دو میں سب ٹھیک کر دونگا, کوئی بھی تمہاری طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گا.. تم باعزت اپنے گھر پہ ہو گی لیکن مجھے تھوڑا وقت چاہیئے کچھ اہم فیصلے کرنے ہیں..." شیران نرم پڑ گیا تھا..

حیات کو اتنی شدّت سے شیران پہ غصّہ آیا کہ اسکا دل کیا وہ بھاری سوپیس اٹھا کر اسکے سر پر دے مارے.. حیات کو لگا اس نے طویل لیکچر دیا تھا وہ شیران نے کان دبا کر سنا ہو گا, وہ کب سے اسے سمجھا رہی تھی لیکن وہ تھا کہ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا بس اپنی راگ الاپ رہا تھا..

"کاہے کا ٹرسٹ تم میرے پھوپھو زاد بھائی ہو یا منگیتر...اور دیا تمہیں مہلت لیکن تم مجھے ہر حال میں گھر پہنچا کر آؤ گے سمجھے.." حیات شیران کا گریبان پکڑ کر اشتعال انگیز لہجے میں بولی..

شیران تو عش عش کر کے رہ گیا, یہ لڑکی اسکی قید میں رہ کر اتنی دیدہ دلیری سے اس پر دھونس جما رہی تھی جیسے شیران اسکا غلام ہو..

شیران تو اسکی شہد جیسی آنکھوں میں ڈوب کر رہ گیا اور وہ اس قدر قریب تھی کہ سرخ ہونٹوں کے اوپری گوشے میں نمایاں تل صاف دیکھ رہا تھا..

شیران نے ہولے سے اسکا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا..

حیات فاتح کن مسکان کے ساتھ سوچنے لگی کیا بیوقوف آدمی ہے اور اس پل اسکے چہرے کی معصومیت خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی, حیات نے اپنے کمرے کا رخ کیا اور آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لئے شیران کے کپ بورڈ سے ایک کھانہ کھولا جہاں طرح طرح کی چیزیں رکھی

ہوئی تھیں... حیات نے ایک بار تسّلی کے لئے دروازے کی طرف دیکھا جو لاک تھا اسکے بعد حیات نے ایک سگریٹ نکالا اور ہونٹوں میں دباتے ہوئے لائٹر سے سلگا لیا اور لمبے لمبے کش لینے لگی... پھر اس نے سگریٹ جیسے دیکھنے والے خالی ڈبے کو فولڈ کر اپنے سامنے ہتھیلی میں رکھا جو ہو بہو چھوٹے سے سیل فون جیسا تھا..

حیات نے وائس ریکارڈ کیا اور کہا..

"یہاں میں نے سب سنبھال رکھا ہے اور آپ بے فکر رہیں یہاں پر سارے لوگ عقل سے پیدل ہے"...

حیات نے واپس سے بٹن دبایا تو وہ فولڈ ہوتا ہے کھلا اور سگریٹ کے ڈبے میں تبدیل ہو گیا..

اور حیات بڑبڑانے لگی..

"کیا زندگی ہے میری... پاگلوں کی طرح رہنا پڑ رہا ہے.. نا اپنے پسند کے کپڑے پہن سکتی ہوں اور نا ہی کھل کر سگریٹ پی سکتی ہوں"...

حیات بولی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی..

وقت پل جھپکتے گزر رہا تھا اور شیر ان اور حیات کی تکرار میں دن بہ دن اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا..

شیر ان کو اسے چھیڑنے اور تپانے میں مزہ آنے لگا تھا.. وہ زبردستی ہر بات پہ حیات سے بحث کیا کرتا تھا..

حیات تو دنیا جہاں کی باتوں پہ بحث کر سکتی تھی, اس بیچ شیر ان نے حیات کو بڑی گہرائی سے جانا تھا, حیات کا علم کافی وسیع تھا, وہ بنا جھجھک ہر بات پہ ارگمنٹ اور ڈیبیٹ کر سکتی تھی..

سنڈے کا دن تھا اور حیات کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی اسلئے وہ صبح سے ناشتہ کر جو سوئی تھی تو اب تک سر منہ لپیٹے چادر میں گھسی ہوئی تھی..

دن کے وقت نواب صاحب شیر ان سے ملنے سیدھا اسکے بنگلے میں آدھمکے, شیر ان نواب صاحب کے آنے کی وجہ نہ جان پایا, آج تک تو کبھی بھی نواب دلاور خان اس سے ملنے نہیں آئے تھے تو پھر آج کوئی خاص بات تھی کیا...

شیر ان نے انھیں باہر لان میں بٹھایا اور خود الجھنوں میں مبتلا ہو گیا..

کچھ دیر بعد ملازم نے نواب صاحب کو چائے ناشتہ پیش کیا جو انہوں نے بڑی رغبت سے کھایا, جیسے صبح سے بھوکے ہوں..

شیر ان لمبے لمبے ڈگ بھرتا لان میں پہنچا, ٹھنڈی کی دوپہر بڑی خوشنما تھی اور شیر ان دھڑکتے دل کے ساتھ لان میں بچھی کرسیوں میں بیٹھا نواب صاحب سے بات کرنے میں مشغول ہو گیا جب حیات انگڑائی لیتی ہوئی بالکنی میں آئی تو نواب صاحب کو شیر ان کے ساتھ بیٹھا دیکھ جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور دوڑ کر واپس کمرے میں چلی گئی..

شیر ان ادھر نواب صاحب سے محو گفتگو تھا اور نواب صاحب زبردستی یہاں وہاں کی اونگی بونگی بک رہے تھے, کبھی سیاست پہ بھاشن دینے لگ جاتے کبھی مہنگائی اور کرپشن پہ لیکچر دینے لگتے..

"شیر میاں میں نے سن رکھا ہے تم لڑکیوں کا آج کل اغوا کروا رہے ہو, جب کہ تم پہ یہ محض بہتان ہے پھر بھی کیا یہ سچ ہے.." نواب صاحب باتوں کو گھوما پھرا کر اصل مدعے پہ آ گئے..

شیر ان سمجھ گیا کہ نواب صاحب کس لئے اور کیا مقصد لے کر آئے ہیں..

"یہ سب میرے دشمن میرے خلاف افواہیں پھیلا رہے ہیں, میں کیوں یہ سب بھلا کیوں کرنے لگا.." شیر ان نے مصنوئی خفگی کے ساتھ کہا..

نواب صاحب بڑے ہی دلآویز انداز سے مسکائے اور اپنی عینک ناک پہ ٹکاتے ہوئے کہا.. "کیوں کہ بلیک ہینڈ سے تمہاری پرسنلی دشمنی ہے اور تم اس کی بہن کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہو, وہ مانچسٹر میں پڑھتی تھی ہیں ناں, تم بس اسکی بہن کو کسی بھی حالت میں ڈھونڈ کر سچائی اگلوانا چاہتے ہو جو کہ ممکن نہیں ہے کیوں کہ ایک خطرناک ایکسیڈنٹ میں اسکی موت واقع ہو گئی ہے... تم نے غلطی سے الزماں ہاؤس سے ایک لڑکی کو اغوا کروا کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے..

شیر ان کا حلق تک کڑوا ہو گیا, شیر ان نے سامنے بیٹھی بوڑھے کی شخصیت کو غور سے دیکھا جو صرف دیکھنے سے بوڑھا تھا اندر سے وہ کوئی بہت ہی سیانا لگ رہا تھا..

"شیر بیٹا حیات کو سہی سلامت میرے حوالے کر دو.." نواب صاحب کے آواز میں ہلکی سی بھی نرمی نہیں تھی..

"کون حیات, شاید آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. میں کیوں کروانے لگا اغوا اور ہاں بلیک ہینڈ سے میری دشمنی ہے یہ بات سو فیصد سچ ہے میں اسکی بہن کو تلاش رہا تھا یہ بھی سچ ہے لیکن میں اتنا گھٹیا اور گرا ہوا کام نہیں کرتا نواب صاحب.." شیر ان صفائی پیش کرنے لگا..

"شکریہ بیٹا اور آئندہ میں تمہارے یہاں آنے کی زحمت گوارا نہیں کرونگا کیوں کہ اب سیدھا ہادی آئے گا, تم دونوں کی دوستی بہت گہری ہے لیکن افسوس تم اپنے جھوٹ کی وجہ سے سب ختم کر دو گے, ہادی منہ سے کم اور ہاتھ سے زیادہ بات کرتا ہے, تم تو دوست ہو اسکے اور رگ رگ سے واقف ہو گے کس قدر وہ اپنی بہن کو لے کر پوسیسیو ہے, اور اگر تمہیں یقین آجائے کہ تم نے حیات کا اغوا کیا ہے تو حیات کو میرے پاس لا پہچانا اور میں تمہارا پردہ رکھ لونگا.." نواب صاحب عصا کا سہارا لے کر اٹھیں اور پورچ میں کھڑی اپنی پرانے ماڈل کی گاڑی میں جا بیٹھے..

شیر ان نے سوچا یہ کیا اس نے کر دیا مطلب حیات ہادی کی بہن تھی, شیر ان چیں بچیں کھڑا کبھی لان کے گھاس کو دیکھتا تو کبھی اوپر آسمان کو, شیر ان کو لگ رہا تھا پیروں سے زمین کھسک گئی ہے اور آسمان سر پہ ٹوٹ پڑا ہے..

شیر ان کو یاد آیا ریسٹورانٹ میں ہادی نے اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کزن کی گمشدگی کا بتایا تھا..

کزن کوئی نہیں حیات تھی..

اور نواب صاحب کھلی دھمکی دیں گئے تھیں..

••••

ناراض تم, ناراض ہم کیسے میٹیں پھر یہ دوریاں..

ہم منتظر, تم بے خبر دونوں کی ہیں مجبوریاں...

شام ہوتے ہی کراچی کھل اٹھا تھا, لوگ اپنے اپنے کاموں مشغلوں میں الجھے ہوئے تھے..

وہی دوسری طرف ایک خوبصورت حویلی نما بنگلے میں ایک حسین سی روٹھی سی لڑکی اپنے کمرے میں تسبیح گن رہی تھی جب دروازہ کھلا تو وہ ڈر سے اچھل کر رہ گئی..

"شوہر ہوں میں تمہارا کتنی بار کہا ڈرنا چھوڑ دو.." نیم اندھیرے کمرے میں اس شخص کی سرمئی آنکھیں اور خطرناک دیکھ رہی تھی..

لڑکی خاموش رہی البتہ اسکے ناک میں پلاٹینم کی نوز پن چمک رہی تھی..

"تھک گیا ہوں اور تھوڑا آرام کروں گا, لگتا ہے تم ابھی نماز پڑھ کر اٹھی ہو جب دیکھو رب کے آگے گڑگڑاتی رہتی ہو, تمہیں میری قید سے کوئی رہا نہیں کروا سکتا.." بہت ہی زیادہ خطرناک ہنسی پورے کمرے کی فضا میں گونجی..

"آپ غلط ہیں میرا رب مجھے رسوا نہیں ہونے دیگا اور نہ ہی آپ کے آگے ٹوٹنے دیگا.." لڑکی کی مترنم سی آواز پہ وہ پھر سے ہنسا..

"میری زوجہ حیات, کتنی معصوم ہو تم, تمہیں تو پہلے ہی کئی بار توڑ چکا ہوں اب تو بس تمہاری معصومیت پر پیار آتا ہے, کیا کوئی اتنا بھی بھولا اور صاف دل ہو سکتا ہے.. تمہارا بھائی تو بڑا مکار ہے اور ایک تم ہو جو چینی کی گڑیا ہو.." پیار سے گال سہلاتے ہوئے وہ آنچ دیتا ہوا بولا...

"اور دیکھو نا کیسا بھائی ہے تمہارا, جوان بہن گھر سے غائب ہے لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں ہے اور مجھے تمہاری پرواہ ہے تو تم مجھے گھاس تک نہیں ڈالتی ہو.." وہ اسکے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں جھک کر بولا..

"آپ بچ نہیں پائے گا, آپ نہیں جانتے ہیں میرا بھائی کتنا خطرناک ہے جس دن وہ آئے گا اس دن آپ کا آخری دن ہو گا.." تنفر سے بولتی جیسے ہی مڑی اس نے بے دردی سے اسکا بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا..

"آہ چھوڑے مجھے.." وہ درد سے تڑپی تھی..

"بہت درد ہو رہا زوجہ حیات آپ کو, لیکن فکر مت کرے میں آپ کو کبھی تکلیف پہچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں پر آپ کی باتیں ہمیشہ مجھے طیش دلا دیتی ہے.. اور رہی بات آپ کے بھائی کی تو ہمارا وہ بردران لاء لگ گیا اور میں نے جو کچھ بھی کیا وہ سب مکافات عمل یعنی کرما ہے... آپ کے بھائی نے ہماری بہن کو ورغلایا تھا اور زبردستی اس سے نکاح کیا تھا.. اور میں نے تو پھر بھی آپ کے ساتھ رعایت بخشی ہے, ورنہ ابھی تک تو آپ قبر میں پرسکون نیند سو رہی ہوتیں.." ایک جھٹکے سے بال چھوڑا تو وہ فرش پہ گر گئی..

وہ بھی گھٹنے کے بل بیٹھے اسکی طرف متوجہ تھا لیکن وہ نفرت سے دوسری طرف منہ پھیرے سسک رہی تھی..

"زوجہ حیات, ادھر میری طرف دیکھئے میری جان کیوں میرے اندر کے وحشی کو جگاتی ہیں میں چاہتا ہوں جب میں تھکا ہوا گھر واپس آؤں تو آپ مجھ سے محبت سے ملیں, چند لمحے ہمارے درمیان محبت بھری باتیں ہوں, آپ سمجھتی ہیں ناں میاں بیوی کے رشتے کے تقاضے پھر بھی آپ ہمیں روز نئے طریقے سے اذیت دیتی ہیں...."اپنی زوجہ کا چہرہ اپنی طرف کیے وہ بشاشت سے بول رہا تھا..

وہ ہنوز چہرہ جھکائے بیٹھی تھی..

"تم میری ملکیت ہو اور تم پر میری حکمرانی چلی گی, اور زوجہ ہمیں آپ کو ساری باتیں سکھانی پڑیں گی کہ کیسے ایک دوسرے کی عزت اور محبت کی جاتی ہے, اپنے شوہر کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن آپ کو رونے سے فرصت ملے تب نا"..

"باسط آپ اچھا نہیں کر رہے ہیں.."صبر کا پیمانہ لبریز ہونے کو تھا..

"افف ان ہونٹوں نے آج پہلی دفع ہمارا نام لیا ہے.."باسط اب آرام سے فرش پہ بیٹھ گیا تھا..

.....زوجہ کا پورا وجود ہلکا ہلکا لرز رہا تھا..

"میں کوئی درندہ نہیں ہوں یا کوئی جانور نہیں ہوں جو تمہیں چیر پھاڑ کر کھا جاؤنگا, میں تو بس تم سے محبت کرتا ہوں اور بس اتنا چاہتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرو.."اپنے شوہر کی بات پہ وہ زور سے

آنکھیں میچ گئی اور سوچا صرف ان 3 مہینوں میں اس شخص نے اسکی زندگی کیسے برباد کی تھی, ان چند مہینوں میں وہ ہر درجے کے اذیت اور تکلیف سے گزر چکی تھی, تشدد, زور زبردستی, ڈر گزکا زبردستی عادی بنانا اور پھر بندوق کی نوک پہ نکاح... یہ اسکے نظر میں محبت تھی..

"مجھے آپ سے محبت نہیں ہے, جو آپ نے میرے ساتھ کیا اسکے بعد کیا آپ کو لگتا ہے میں آپ سے محبت کر لونگی.." آہستگی سے کہہ کر وہ خاموش ہو گئی..

"آخر کیا کر دیا میں نے ہاں آپ خود بتائے زوجہ صرف میں نے اپنی دلی خواہش ہی تو پوری کی ہے, اگر آپ کو لگتا ہے میں نے کچھ غلط کیا ہے تو اب غلط سہنے کی ہمّت بھی رکھئے کیوں کہ جس قدر میری بہن پہ ظلم ستم ڈھائے گئے ہیں اب آپ بھی اس ہی طرح ٹریٹ کی جائی گی.." تلخی سے کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا..

وہ ہولے سے طنزیہ مسکائی تھی...

"اچھا ہے کم سے کم ظلم سہتے سہتے سکون سے مر تو جاؤ نگی یہ روز روز آپ کی جھوٹی محبت کی دلیلیں تو نا سننی پڑی گیں"..

"بہت زیادہ مرنے کا شوق ہے نا آپکو تو بہت جلد ہم آپ کی یہ آرزو پوری کریں گے.." باسط کہہ کر چلا گیا اور وہ واپس سے بغیر آواز کے رونے لگی...

باسط باہر غصے میں نکلا اور ڈائننگ روم میں آکر بیٹھ گیا...

ملازم جلدی سے کھانا سرو کرنے لگے..

عمران کو سامنے سے آتے دیکھ باسط اٹھا اور گریبان جھاڑتا ہوا بولا..."شیر ان اور حیات کا کیا حال ہے اور ہادی کا کچھ پتا چلا میری بہن"....

"جی سر حیات نے سب سمبھال رکھا ہے, اپنی معصومیت کا جال شیر ان کے گلے میں پھندے کی طرح یوں ڈالا ہے کے وہ صرف اب حیات کی سنے گا اور ہادی اب بھی نظروں سے بچ کر ہے اور آپ کی بہن کی کوئی خبر نہیں ہے...مجھے تو لگتا ہے وہ ہادی کے ساتھ نہیں ہے.."عمران نے جیسے ہی کہا ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پہ پڑا..

"بیوقوف بنا رہا ہے وہ تم لوگوں کو, اس نے سب کے آنکھوں میں دھول جھونک رکھا ہے اور ہاں میری بہن کا کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا وہ سب ایک جھوٹ اور فریب تھا, میرے ناک کے نیچے سے میری بہن کو اڑا لے گیا اور میں ہاتھ ملتا رہ گیا لیکن اب اسے پتا چلے گا جب اسکی بہن پل پل تڑپے گی اور بے موت مرے گی.." باسط مشتعل ہو کر بولا..

عمران اپنا گال سہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا..

باسط واپس سے کرسی گھسیٹ کر ڈائننگ ٹیبل پہ جا بیٹھا, دو تین نوالے حلق سے بمشکل پار کیے تھے کہ اس نے ہاتھ روک لیا...

"میڈم نے کھانا کھایا تھا..."کچھ دیر بعد اس نے ملازموں سے اپنی زوجہ کے بارے میں دریافت کرنا چاہا..

"سر وہ تو صبح سے بھوکی ہیں, وہ اپنی ضد پہ اڑی ہیں کہ وہ ایک دانہ بھی حلق سے پار نہیں کریں گیں.."ایک ملازم نے ڈرتے ڈرتے کہا..

لیکن آج باسط نہ ہی غصّہ ہوا اور نہ ہی چیخا چلایا اور نہ ہی طیش میں آکر پلیٹس توڑے..

کھانے کے بعد باسط آرام کرنے کیلئے اپنے کمرے میں گیا جہاں ابھی تک وہ گلاس وال سے لگی بیٹھی تسبیح گن رہی تھی..

باسط بغیر کچھ بولے اور اسکی جانب متوجہ ہوئے بنا ہی بستر میں جا کر لیٹ گیا..

تھوڑے توقف کے بعد باسط نے کروٹ بدل کر اسکی جانب دیکھا جو اب صوفے پہ بیٹھی قرآن ہاتھوں میں لئے پڑھ رہی تھی..

باسط اٹھ بیٹھا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا موبائل چلانے لگا لیکن اسکا ذہن اب بھی پڑھتے پڑھتے آنسو صاف کرنے والی کی طرف تھا..

تھوڑی دیر بعد وہ قران شریف کو آنکھوں سے لگاتی اٹھی اور بک سیلف کے اوپر سمبھال کر رکھ دیا..

یہ روز کا معمول تھا دونوں ایک دوسرے کو نظر انداز کر رکھتے تھے..ایک ہی کمرے میں رہ کر دونوں ایک دوسرے سے نظر ملانے سے گریز کرتے تھے..

"آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا.."جو ابھی ابھی صوفے پہ آکر بیٹھی تھی وہ اس سوال پہ چونکی..

"آخر آپ چاہتی کیا ہیں, میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتی ہیں.." وہ زور سے دھاڑا تو وہ اپنا دوپٹہ مٹھیوں سے دبا گئی.

"یہ آپ کا گھر نہیں ہیں سمجھی اور نہ ہی کوئی آپ سے بار بار خوشامد کرے گا, نہیں کھانا ہے تو مت کھائے.." وہ اس پر برس رہا تھا لیکن وہ اطمینان سے بیٹھی تھی..

باسط غصے میں کروٹ بدل کر سو گیا..

"سہی کہا یہ میرا گھر نہیں ہے, جب میرا گھر ہو گا تب کھاؤ نگی.." اسکی پیاری سی آواز باسط کے کانوں سے ٹکرائی تھی لیکن باسط آنکھ بند کر لیٹا رہا اسے لگنے لگا تھا وہ جتنا نرم بن رہا تھا اتنا ہی وہ ضدّی ہوتی جا رہی تھی..

پورے کمرے میں رونے کی آوازیں اور گھٹی گھٹی سسکیاں اور ہچکیاں گونج رہی تھی..

باسط جانتا تھا اس کے پیٹ میں شدید درد ہے اور وہ نہ دوا کھا رہی تھی اور نہ کھانا, بس یوں صوفے پہ لیٹی ہوئی تھی..

باسط تھک ہار کر اٹھا اور سوچنے لگا وہ آج تک کسی کے آگے نہیں جھکا آج وہ اپنی بیوی کے آگے ہار گیا تھا..دل کے ہاتھوں مجبور تھا..

پوری دنیا کو اپنی انگلی پہ نچاتا تھا آج وہ زن مرید بن گیا, لیکن فضول خیالات کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے وہ اٹھا اور صوفے کے قریب آیا جہاں وہ پیٹ پکڑے لیٹی ہوئی تھی..

"زوجہ حیات ضد چھوڑو اور کچھ کھالو ورنہ طبیعت اور بگڑ سکتی ہے.." وہ خود اپنے اس قدر نرم پڑنے پر حیران تھا..

"میری طبیعت بگڑے یا سمبھلے آپ کو کیا مطلب.." وہ زور سے تکیے میں منہ دبائے درد سہنے کی کوشش کر رہی تھی..

"مجھے مطلب ہے, مجھے بہت فرق پڑتا ہے پلیز اٹھ جاؤ اور کھانا کھالو ورنہ...دیکھو میرا صبر مت آزماؤ.." باسط بالوں میں بے چینی سے ہاتھ پھیرنے لگا..

وہ ہر بار ضد اور معصومیت سے اسے بے بس کر دیتی تھی .

وہ اٹھی تھی اور ہونٹ دانتوں تلے دبائے رو رہی تھی..

باسط اسے سینے سے لگائے سوچ رہا تھا آخر محبت میں اتنی طاقت کیوں ہے..وہ کیا سے کیا بنتا جا رہا تھا,اس کے دل میں تو رحم نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں اور اب اسے خود اپنی حالت پر رحم آنے لگا تھا..

یہ لڑکی اسے پاگل کر رہی تھی..

بس ایک لڑکی, صرف ایک لڑکی..

باسط نے سوچا وہ کبھی کسی کو اپنی کمزوری نہیں بناتا تھا لیکن جب سے حیات اسے ملی تھی وہ دن بہ دن کمزور ہوتے جا رہا تھا..

آج تک تو وہ لڑکیوں سے دور بھاگتا رہتا تھا کبھی کسی لڑکی کو اپنے حواسوں میں سوار ہونے نہیں دیا تھا,اسے بچپن سے ہی عورتوں سے عجیب گھن اور نفرت محسوس ہوتی تھی لیکن جس دن اس لڑکی کو مال روڈ میں شاپنگ کرتے دیکھا تھا وہ دیوانہ ہو گیا تھا.. وہ بس ذرا سا ایک لمحہ اسکی پوری زندگی میں چھا گیا تھا..

"میرے بھائی آخر مجھے بچانے کیوں نہیں آتے ہیں..." وہ اس سے الگ ہوتی ہوئی استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگی...

باسط نے کوئی جواب نہیں دیا بس اسکے کٹاؤدار ہونٹوں پر بڑی گہری اور معنیٰ خیز مسکراہٹ رینگ رہی تھی...

"جب آنکھوں کے سامنے پہلے سے ہی حیات موجود ہو تو وہ لوگ آپ کو کیوں ڈھونڈیں گے..." اور حیات نے وحشت سے باسط کی طرف دیکھا جو اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو پیار سے دیکھ رہا تھا...

تو زوردار تالیوں سے ویلکم کریں باسط اقبال ہمارے مین لیڈ ہیرو بلیک ہینڈ کا.....تو کہانی اب شروع ہوئی 🔥🔥

اب دیکھئے سارے معاملے اور گرہ کیسے سلجھتے ہیں....

باقی وہی کہوں گی رٹو طوطے کی طرح ڈھیر سارا کمنٹس کریں اور باقی بہت بہت بہت شکریہ... میں نے آپ سب کے کمنٹس پڑھیں اور بہت اچھا لگا سب کے اندازے بہت حد تک سہی ہی تھے لیکن شیران سائیڈ ہیرو ہے کیونکہ ہیروئن تو ولن کی ہے 😎😁😲 آگے دیکھیں ہوتا ہے کیا....

باسط نے کوئی جواب نہیں دیا بس اسکے کٹاؤدار ہونٹوں پر بڑی گہری اور معنیٰ خیز مسکراہٹ رینگ رہی تھی...

"جب آنکھوں کے سامنے پہلے سے ہی حیات موجود ہو تو وہ لوگ آپ کو کیوں ڈھونڈیں گے..."اور حیات نے وحشت سے باسط کی طرف دیکھا جو اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو پیار سے دیکھ رہا تھا..

ہادی بیسمہیں ٹ میں بنے ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتا تھا..

وہ آرام سے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا تبھی اچانک اس نے عجیب سی ہنسی ہنس کر اپنے ہاتھ میں ایک فوٹو کو دیکھا جو ایک دلہن کی تھی..

"تمہیں میں بہت چاہتا ہوں حور لیکن میرے پیروں میں ذمّے داریوں کی بیڑیاں لگی ہوئی ہیں, میں تمہارا ہر حال میں خیال رکھونگا اور مرتے دم تک تمہاری حفاظت کرونگا, کبھی بھی تمہیں

واپس اس جہنم میں نہیں دھکیلوں گا جہاں سے تم بھاگ کر میرے پاس آئی تھی, تم جس مان سے میرے پاس آئی تھی آج میں اسی مان سے تمہارا ساتھ نبھا رہا ہوں اگر یقین نہ آئے تو خود سے پوچھ لو, ایک پل کیلئے بھی میں نے تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا ہر مشکل وقت میں تمہارے ساتھ رہا اور تو اور محبت کی انتہا پہ پہنچ کر میں نے تمہیں شدت سے چاہا ہے..." ہادی کہتے کہتے بے اختیار رونے لگا..

دروازے پہ دستک ہوئی تو ہادی نے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور نارمل ہوتا ہوا دروازے تک گیا.. دروازہ جیسے ہی کھولا سامنے کھڑی حرا کو دیکھ وہ گھبرا گیا..

"آپ یہاں کیوں آ گئیں, آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے مہربانی کر کے جائے اور آرام کریئے.." ہادی نے دیکھا وہ دوپٹہ سر پر رکھے سلوار قمیض میں ملبوس کمزور سی ہرنی لگ رہی ہے..

"نہیں ہادی عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی ہے تم پلیز جا کر ڈاکٹر کو بلا لاؤ, بھائی گھر پہ نہیں ہیں اور میری الٹیاں بند ہونے کا نام نہیں لے رہیں ہیں اور اوپر سے سر بھی چکرا رہا ہے.." حرا دو دن سے بیمار تھی.

گھر والوں کو لگا موسمی بخار ہے لیکن جب پورے دن رہنے کے بعد بھی بخار نہ اترا تو انہوں نے حرا کو بیڈ ریسٹ کرنے کو کہا جو وہ کل سے کر رہی تھی لیکن طبیعت میں سدھار نہیں آیا تھا..

"ٹھیک ہے میں ڈاکٹر کو گھر پہ بلا لیتا ہوں.. آپ کمرے سے اب خبردار باہر مت نکلیئے گا.." ہادی آخری لفظ میں سختی پیدا کر گیا تھا..

حرا مسکرا کر بوجھل قدموں سے واپس سے کمرے میں آئی تو یک بیک سر گھومنے سے سیدھا فرش پہ لڑھک گئی..

شاہ زیب اور اورنگزیب بھی آ گئے تھیں..

ڈاکٹر سے بات کرتے ہوئے ہادی حرا کے کمرے میں آیا تو حرا کو بیہوش پڑا دیکھ خوفزدہ ہو گیا..

حرا کو بیڈ میں لیٹا کر وہ باہر آ گیا جہاں اسکے بھائی بھی کھڑے تھیں..

ڈاکٹر نے سب کو باہر کھڑے رہنے کا کہا تھا, ہادی پاگلوں کی طرح یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا..

تھوڑے توقف کے بعد جب ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلیں تو انکے چہرے میں خوشی تھی اور ہادی بہت کچھ سمجھتے ہوئے اپنے ہوش کھو بیٹھا تھا..

ڈاکٹر کے چہرے پہ خوشی کی گھٹائیں چھائی تھیں تو ہادی کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا..

ڈاکٹر کے جانے کے بعد تینوں لاؤنج میں بیٹھے تھے..

ہادی سر جھکائے انگلیوں میں انگلیاں الجھائے بیٹھا تھا, شاہ زیب بی پی کی گولی کھا کر خود کو پر سکون کر رہا تھا اور اورنگزیب بیٹھا ہاتھ مل رہا تھا..

"اب یہی سننا باقی رہ گیا تھا, اب حرا سے کیا کہیں گیں, تم دونوں سے میں نے پہلے ہی کہا تھا اس سے سچائی مت چھپاؤ اب تم دونوں بھگتو.." اورنگزیب ہادی اور شاہ زیب پہ ملامتی نظر ڈال کر بولا..

"پتا نہیں ہمارے گھر کی لڑکیوں پہ ہی کیوں مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں.." اب بھی دونوں خاموش تھے..

"میں دیکھ لونگا اور آپ پریشان نہ ہوں.." ہادی زبردستی مسکرا کر بولا..

"تم تو رہنے ہی دو, جب حرا تم سے سوال کرے گی تب تم ہی جواب دینا..اور یہ بھی بتانا کہ سارا معاملہ کیا ہے..اتنی بڑی بات ہائے خدایا کیسے چھپے گی میرا تو بی پی ہائی اور لو ہو رہا ہے.." شاہ زیب تفکر سے بولا..

"افففف پریشان نہ ہوں آپ لوگ, پینک کیوں ہو رہے ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا میں سمبھال لونگا, فلحال تو میں خود الجھنوں میں گھرا ہوا ہوں.." ہادی نے دلاسہ دیا..

"کیا ہوا بھائی ڈاکٹر نے کیا کہا اور آپ لوگ اس قدر پریشان کیوں ہو رہے ہیں.." حرا صوفے کا سہارا لے کر کھڑی تھی..

"آپ پھر باہر نکل آئیں حرا, کمرے میں پیر ٹکتا نہیں ہے آپ کا..اور ڈاکٹر نے کہا ہے بس آپ کو کمزوری ہے اور کچھ نہیں, آپ کچھ مہینوں تک مکمل بیڈ ریسٹ کریئے گا تو جلد صحت یاب ہو جائے گا..." شاہ زیب نے سر پر ہاتھ رکھ پیار سے کہا..

"آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں کیوں کہ ڈاکٹر جب میرا چیک اپ کر رہے تھے تو انکے چہرے پہ تشویش تھی... کہیں مجھے کوئی خطرناک بیماری تو نہیں ہے نا.." حرا کو یاد آیا دو دن سے اسے صرف الٹیاں اور چکریں آ رہیں تھیں..کچھ کھانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا...

"خدانخواستہ حرا, کیسی باتیں کر رہی ہیں جائے آرام کیجیے..."اورنگزیب چڑھ کر بولا..

حرا کی بات پہ ان لوگوں کو ہمیشہ کی طرح ٹینشن ہی ہوا تھا..

"کیا چھپا رہے ہیں آپ لوگ مجھ سے اور آپ مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے ہیں."حرا کو انکی رو گردانی پہ صدمہ لگا تھا..

"بیٹا پلیز جائیں ورنہ میری طبعیت خراب ہو جائے گی..."شاہ زیب کے کہنے پہ حرا سکتے کے عالم میں اٹھی اور خاموش نگاہ سب پر ڈالتے ہوئے چلی گئی..

لاؤنج میں ایک بار پھر خاموشی کا بسیرا ہو گیا..

"حیات کے بارے میں کچھ معلوم چلا.."شاہ زیب کے استفسار پہ ہادی عجیب نظروں سے گھورنے لگا..

"اب کوئی فائدہ نہیں ویسے بھی وہ بلیک ہینڈ کے ہتھے چڑھ گئی ہے, اس بار اس نے بہت ذاتی چوٹ کی ہے, اس نے میری بہن کو اٹھوالیا ہے اور میں یہاں تین مہینوں سے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھا ہوں..

ہم لوگ اتنے دنوں سے غلط راستوں میں چل رہے تھے, مجھے غلط رستوں پہ بھٹکا کر وہ اپنے جیت کا جشن مناتا ہو گا..اگر میں زرین سے مل کر بات نہیں کرتا تو میں اب بھی فریب میں جیتا رہتا..حیات تو حیات ہے ہی نہیں, وہ تو کوئی اور ہے جو ہمارے گھر سے اغوا ہوئی وہ حیات نہیں

تھی ہم لوگوں کی حیات تو 2 مہینے پہلے سے ہی غائب ہے.."ہادی کے خلاصے پر دونوں شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگے..

‹›‹›‹›----------‹›‹›‹›

سلجھی ہوئی بساط پر الجھا پڑا ہوں میں..

بگڑا امیر امزاج, بکھرا پڑا ہوں میں..

ہادی سنجیدگی سے بیٹھا گہرائی سے سوچ وچار کر رہا تھا..

"ہم سمجھیں نہیں تم کہنا کیا چاہتے ہو.."شاہ زیب نے اسے ٹوکا..

"میں بھی نہیں سمجھا تھا پر وہ بلیک ہینڈ ایک شاطر کھلاڑی ہے, وہ ہم لوگوں کو ایک دوسرے میں الجھا کر حیات کو اپنے ساتھ لے گیا ہے..."ہادی کو لگا وہ یہ کہہ کر خود کے منہ پر ہی طمانچہ مار رہا ہے..

اور نگزب اور شاہ زیب اسکی بات سن ششدر رہ گئے تھے..

"میں جب زرین سے ملا, وہی زرین جس کی منگنی شیر ان سے ہوئی تھی..افف سمجھ نہیں آتا کہاں سے شروع کروں..

ایک بار میں نے شیر ان سے بات چیت کے دوران بلیک ہینڈ کے گروہ کی ایک لڑکی کے بارے میں اسے بتایا تھا جب میں مانچسٹر میں رہائش پذیر تھا.. شیر ان نے اس بات کو گرہ سے باندھ لیا اور اس دن سے وہ اس لڑکی کی کھوج میں سر گرداں رہنے لگا, اس بات کا فائدہ بلیک ہینڈ نے اٹھایا اور

ایسے حالت پیدا کر دیے کہ وہ حیات کی طرف سے شک وشبہہ میں مبتلا ہو گیا اور وہ حیات کو بلیک ہینڈ کی گروہ والی لڑکی سمجھنے لگا, حیات مانچسٹر کی یونیورسٹی میں کبھی پڑھی ہی نہیں ہے وہ تو اسلام آباد سے کبھی لاہور تک اکیلے نہیں گئی بیرون ممالک کا تو تذکرہ ہی فضول ہے.. تو ہوا یوں کہ حیات منگنی سے ایک ہفتے پہلے ہی گھر سے غائب ہو چکی تھی اور اسکی جگہ اسکی ہمشکل لڑکی ہمارے بیچ آکر رہنے لگی.. اور وہ لڑکی نقلی حیات منگنی والے دن اغوا ہوئی جو شیران نے کروایا تھا..."ہادی خاموش ہوا تو وہ دونوں شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہیں تھے..

"ہم سمجھیں نہیں مطلب کیا ہے..."دونوں یکلخت بول پڑے..

"مطلب یہ کہ وہ بیٹھا آرام سے شطرنج کی چال چل رہا ہے, وہ کوئی معمولی چور ڈاکو یا سمگلر نہیں ہے وہ انٹرنیشنل کریمنل ہے جو دس گھر کی آگے چال چلتا ہے.. اس نے شیران کو حیات کی طرف متوجہ کر ہم سب کو آپس میں لڑوانے کا سوچا تھا پر عین موقعے پر مجھ پر ساری حقیقت افشاں ہو گئیں.. ہماری حیات الزماں اس کے قبضے میں ہیں اور جو شیران کے پاس ہے وہ بھروپیہ لڑکی ہے جو بلیک ہینڈ کے کہنے پہ حیات کا کردار نبھا رہی ہے, اس نے یہ سوچا تھا ہم حیات کو جب تلاش کرنے نکلیں گے تو شیران تک پہنچے گیں اور ہمارا اعتاب شیران پر نازل ہو گا اور وہ حیات کو سائیڈ سے لے کر نکل جائے گا... واہ لیکن اسکے دماغ کی داد دینی پڑی گی کیا سوچا ہے..

بیچارہ شیران,, اچھا ہوا ہم اس نقلی حیات تک پہنچنے سے پہلے سے ہی سچائی سے واقف ہو گئے اور پتا چل گیا کہ یہ سب ایک ماسٹر مائنڈ کی پلاننگ تھی..

میری بہن پتا نہیں کس حال میں ہو گی.."ہادی اٹھ کھڑا ہوا اور پورے لاؤنج کا چکّر کاٹنے لگا..

"پھر وہ لڑکی کون تھی جو اتنے دن ہمارے ساتھ رہی تھی.."شاہ زیب کچھ سوچتا ہوا بولا..

"مجھے نہیں مطلب کوئی بھی ہو, میری بہن اس ظالم کے ہاتھ لگ گئی ہیں وہ اسے مارے گا نہیں لیکن تڑپا تڑپا کر رکھے گا..یہ سوچ سوچ کر میرا دماغ نہ پھٹ جائے..کہاں ہو گی کیسی ہو گی اور میرے دل میں اس قدر برے برے خیالات آرہے ہیں..."ہادی دو انگلیوں سے پیشانی ملتے ہوئے تفکر سے بول رہا تھا..

"مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے, حیات اگر سچ میں اسکے ہاتھ لگ گئی ہے تو سب کچھ ختم ہو چکا ہے, حرا کا اب کیا ہو گا.."اورنگزیب اوپری منزل کی طرف نگاہیں جما کر بولا..

"کچھ بھی ہو جائے اب حرا کو گھر سے ایک بھی قدم نکالنے مت دیجیئے گا..مجھے ڈر ہے حرا اپنی نا سمجھی کی وجہ سے کسی مصیبت میں نا پھنس جائے اور ایک بات اسکا گھر سے باہر جانا ممنوع کروا دیں کچھ بھی ہو وہ باہری دروازہ عبور نہ کرنے پائے..."ہادی حتمی انداز میں بولا..

"یہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے..میں نہیں چاہتا حرا بلیک ہینڈ کی نظروں میں آئے اور کوئی نئی مصیبت کو دعوت دے.."شاہ زیب سمجھتا ہوا بولا..

"لیکن ہادی تم نے کیسے پہچانا وہ لڑکی حیات نہیں ہے.."اورنگزب استفہامیہ لہجے میں بولا..

ہادی صوفے پہ پورے جاہ و جمال کے ساتھ بیٹھتا ہوا سگار جلا گیا..

"سب سے آسان بات, میں تو حیات کی منگنی والی رات کو آیا تھا جب وہ غائب ہو چکی تھی لیکن جب حرا نے مجھے زرین کے ساتھ حیات کی تصویر دکھائی تو میں سراسیمہ ہو گیا مطلب اندھا بھی اگر وہ پکچر دیکھ لیتا تو صاف بتا دیتا کہ وہ حیات نہیں ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ تو وہ پورے ایک ہفتے رہی لیکن آپ لوگ پہچان نہ پائے.. سب سے بڑی بات حیات کی آنکھیں شہد رنگ جیسی نہیں ہے اسکی آنکھیں بھوری اور سنہری کا امتزاج رنگ کی ہیں اور اسکے اوپری ہونٹ پہ تل نہیں ہے بلکہ ہونٹوں کے نیچے مطلب ٹھیک تھوڑی کے نیچے ایک چھوٹا سا تل ہے.. حیات کے بالوں کا رنگ بھورا ہے لیکن وہ جو لڑکی تھی اسکے بال بھورے تھے مگر ہائی لائٹ تھے اور ایک سب سے بڑی بات حیات کبھی ساڑی نہیں پہنتی کیوں کہ اسے یہ بیہودہ پن لگتا تھا.. چلو مان لیا وہ ریڈ ڈارک کلر کی ساڑی پہن بھی لیتی ہے مگر اسکا حجاب کہاں تھا, فوٹو میں اسکے بال پشت پر کھلے ہوئے تھے.. اور زرین نے یہ بھی کہا تھا کہ اسکا لب و لہجہ بڑا بد تمیز سا تھا جب کہ میری حیات کسی سے اونچے آواز میں بات کرنا خود کی توہین سمجھتی ہے..

مجھے حیرت ہے آپ لوگ اتنے قریب سے دیکھ کر نہیں پہچان پائے کہ وہ حیات نہیں ہے اور حرا... خیر حرا دماغ تو گھٹنے میں ہے..

اورنگزیب مبہم سا مسکایا اور بولا.. "میں نے پوچھا تھا کہ تمہارے ہونٹوں پہ تل راتوں رات کہاں سے چپک گیا تو اس نے بڑی لاپرواہی سے کہا تھا کہ وہ آرٹیفیشل ہے اور اس نے اپنی خوبصورتی پہ

مزید اضافے کیلئے لگایا ہے...مجھے تھوڑا سا چبھا تھا اسکا لہجہ لیکن میں نے یہ سوچ کر نظر انداز کر دیا کہ پھر کوئی نئی شرارت اس لڑکی کو سوجھی ہے"..

"بڑی کوئی حرافہ قسم کی لڑکی ہو گی ہم لوگ کتنی آسانی سے دھوکا کھا گئے.."شاہ زیب کو خود پر غصّہ آنے لگا..

"رہنے بھی دیں بھائی اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت.."ہادی برا سا منہ بنا کر بولا..

"کیا وہ گھر سے اغوا کی گئی تھی.."تھوڑے توقف کے بعد پھر سوال داغا گیا..

"نہیں مال روڈ سے اغوا کیا گیا تھا, وہ شاپنگ کرنے گئی تھی, اس دن وہاں مال میں آگ بھی ان لوگوں نے لگائی تھی تاکہ حیات گھبرا جائے اور وہ چھوٹے چھوٹے باتوں پہ گھبرا جانے والی لڑکی بھی ڈر گئی تھی.."ہادی اطمینان سے بتا رہا تھا..

"جب تم سب جانتے ہو تو کچھ کرتے کیوں نہیں..حیات کہاں ہیں اور کس حال میں ہے.."شاہ زیب تلملا کر بولا..

"اوّل تو یہ میں یہاں تھا نہیں اور جب تک یہاں پہنچا تو حیات غائب تھی یہ تو میرا شکر کریں آپ لوگ کہ اتنے کم وقت میں اتنی معلومات اکھٹا کر لیا اور معاملے کی سنگینی تک پہنچا ورنہ یہ احمد گلزار اور پولیس تو موٹی رقم کھا کر آرام سے بیٹھی ہوئی ہے اور آپ لوگوں پہ یہ انکشاف بھی کر دوں کہ

سارا پولیس عملہ اس کھیل میں شامل ہے..اور بہت جلد میں حیات کو ڈھونڈ نکالوں گا..فالتو کا مجھ پہ غصّہ نہ کرے.."ہادی کا موڈ آف ہو گیا تھا.

ہادی اٹھ کر نیچے بیسمہیں ٹ میں چلا گیا..

اورنگزیب نے شاہ زیب پر ملامتی نظر ڈالا اور کہا.."تم بہن کی محبت میں بھائی کو فراموش کر رہے ہو,وہ بیچارہ جب سے آیا سارے گتھیوں کو سلجھانے میں لگا ہے,وہ اکیلا جان کیا کچھ کرتا پھرے اور ہاں وہ حرا کی حفاظت ڈھال بن کر کرتا رہتا ہے اور حیات کی محبت میں کہاں کہاں کی خاک چھانتا پھر رہا ہے اور تم ہو کی اسے جھڑکیاں دے رہے ہو..حیات کو تو وہ موت کے منہ سے بھی کھینچ لائے گا کیوں کہ جب تک ہادی زندہ ہے تب تک وہ اپنی عورتوں کی حفاظت کرتا رہے گا"..

شاہ زیب خاموش رہا اور صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا..

•°•

یہ سطرنج کی بازی ہے,

یہاں ہار جیت نہیں,شئے مات دیے جائیں گے..

لاہور میں تیز بارش برس رہی تھی اور شیران اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا..

وہ کیا کر رہا تھا اور کیا کر گزرنے والا تھا..سامنے زرین کاؤچ پہ بیٹھی ناخنوں کو غور سے دیکھ رہی تھی..

"تمہیں صرف اب تک بیوقوف بنایا گیا ہے اور ہاں وہ بلیک ہینڈ کیا کمال کا انسان ہے... تمہارے کندھے پہ رکھ کر بندوق چھوڑی ہے اور تم بیچارے.." زرین کا انداز بلکل تمسخر اڑانے جیسا تھا..

"تم سچ کہہ رہی ہو.." شیران کو اب بھی یقین نہیں تھا..

"ہاں وہ سچ کہہ رہی ہے شیران..." حیات پیچھے سے آتی ہوئی بولی..

شیران پھیکا سا مسکایا..

"اگر میں ہادی سے نہیں ملتی تو ابھی تک میں بھی اس لڑکی کو حیات سمجھتی رہتی بٹ... کتنی اچھی ایکٹنگ کی تم نے لڑکی.." زرین شاباشی دے رہی تھی.

"شکریہ زرین بٹ یور کائنڈ انفارمیشن تم لوگ بہت بڑے احمق ہو, مجھے لگا تھا مجھے زبردست ایکٹنگ کرنی پڑی گی بٹ تم سب کافی ہلکے ہو... بڑی آسانی سے میں اتنے دن سے حیات کا پارٹ ادا کر رہی ہوں اور ایک پل کیلئے بھی تم لوگوں کو مجھ پہ شک نہیں ہوا... کچھ تو سمجھتے مطلب کوئی بھی لڑکی اتنی آسانی سے اغوا کیسے ہو سکتی ہے, ایک سیلفی لینے کے بہانے تم مجھے باہر لاؤ اور میں بھی خوشی خوشی باہر آجاؤں اور جب تم میرے منہ پہ رومال رکھو تب میں بچاؤ کیلئے ہاتھ پیر بھی نہ چلاؤں... عقل کے اندھوں کچھ تو سمجھتے کوئی تو اشارہ پاتے کہ میں اتنی آسانی سے تم لوگوں کے ساتھ آگئی اور تمہارے ظلم ستم بھی سہہ رہی ہوں.." حیات بال جھٹک کر ایک ادا سے بولی..

"مطلب تم پہلے سے جانتی تھی ہمارا پلان.." شیران خونخار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولا..

"بلکل اب ہر کوئی تمہاری طرح پوپٹ لال تھوڑی ہے..تم لوگوں کا پلان کافی پھسپھسا سا تھا بہت کمزور,وہ تو مجھے پہلے ہی پتا تھا زرین میرے پاس آئے گی سیلفی کیلئے اور بہانے سے مجھے باہر لے جائے گی اور ہو گئی میں کڈنیپ..واؤ سو تھرلنگ.."حیات کی ہنسی چھت سے جا لگی تھی..

شیران کا دل کر رہا تھا وہ خود کو شوٹ کر لے آخر اس نہج پر آ کر اس نے کیوں نہیں سوچا کہ حیات اس قدر بیوقوف تو نہیں ہو سکتی جو اتنی آسانی سے کڈنیپ ہو جائے..

"سجیسٹ کرو نگی کہ بادام کھایا کرو تا کہ تمہارے بنجر سے دماغ میں ہریالی اسکے"..وہ بدستور ہنسے جا رہی تھی..

زرین بھی سارے واقعات یاد کر مسکرا دی مطلب سچ میں وہ لوگ بیوقوف بنے تھے..

نہلے پہ دہلا تو کوئی اور ہی تھا...

"تم بنتے تو کول ہو لیکن ہو فول..."شیران اٹھا اور مکا تان کر اسکی طرف بڑھا لیکن حیات نیچے جھک گئی تھی اور اسکا ہاتھ دیوار سے جا لگا اور وہ درد سے بلبلا اٹھا..

اس بار دونوں زور سے ہنسنے لگیں تھی..

"بس کرو شیر..کاؤن ڈاون.."زرین اسکا کندھا تھپکتے ہوئے بولی..

"تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں لڑکی اتنے دن میرا خون جلاتی رہی.."شیران نے کہا..

"تم کچھ نہیں کر سکتے کیوں کہ تم پھٹو ہو.."شاید وہ شیران کو چڑھا رہی تھی..

"اسکی تو..."شیران اسکو دبوچنا چاہتا تھا لیکن بیچ میں زرین آ گئی تھی..

زرین شیران کو قابو کر کے دوسرے کمرے میں لے گئی..

جب زرین واپس آئی تو اسکے ہونٹوں میں شریر مسکراہٹ رینگ رہی تھی..

"تم اب جا سکتی ہو جب تم حیات ہو ہی نہیں تو آفرین ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے.." زرین نے کہا تو آفرین چہرے سے ماسک ہٹانے لگی..

"اتنے دن سے یہ ماسک منہ پہ لگائے پھر رہی تھی تاکہ حیات جیسی دیکھ سکوں..اپنا چہرہ ہی بھول گئی تھی.." پتلا سا جھلی نما پورے چہرے کا ماسک وہ اتار چکی تھی اب وہ حیات سے آفرین بن چکی تھی..

آفرین ایک بار میں گانا گاتی تھی اور اسی سے گزر بسر کرتی تھی..

آفرین معمولی شکل صورت کی لڑکی تھی لیکن سانولی رنگت میں بڑی تمکنت تھی یہی اسے کافی پر کشش بناتی تھی..

"ٹھیک ہے شکریہ خاص کر ہادی کو میرا پیار دینا جو اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی مجھے معاف کر گیا.." آفرین اپنا چھوٹا سا پرس کندھے میں لٹکاتی ہوئی بولی..

"ہادی نے محض اسلئے معاف کیا کہ تم مجبور تھی اور وہ تمہارے حالت سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے اور تم لڑکی ٹھہری ورنہ اتنے دن سے جو ہادی کا دماغ خراب ہوا ہے تو اگر تم لڑکا ہوتی تو وہ تمہیں کرارے تھپڑوں سے نوازتا..اور ہاں اب کوئی ڈھنگ کا پیشہ اپنانا سمجھی اب جاؤ.." زرین آخری لفظ کہتے ہوئے تھوڑی سخت ہوئی تھی..

آفرین بادل بے نیازی سے شانے اچکا کر باہر چلی گئی جہاں ناصر پہلے ہی گاڑی لئے کھڑا تھا..

آفرین آرام سے مرسیڈیس میں بیٹھ بنگلے سے چلی گئی تھی لیکن شیران کا دل جل کر خاک ہو گیا تھا..

شیران کو آفرین سے تھوڑی بہت انسیت سی ہو گئی تھی لیکن اب رہ رہ کر اسے اپنی عقل پر رونا آرہا تھا کہ کتنے سلیقے سے اسے اپنے اشاروں پہ نچایا گیا تھا, بلیک ہینڈ جانتا تھا وہ ہمیشہ سے ہر بات سے اگاہ رہتا رہتا تھا..

شیران نے سگریٹ جلایا اور دھواں کا مرغولہ ہوا میں چھوڑا اور ہادی کو کال کر دل کی بھڑاس نکالنے کا سوچا..

"ہیلو شیر, میرے ببر کیسے ہو.." ہادی کی آواز سن شیران کا خون کھول گیا..

"تمہارا شیر ببر نہیں گدھا کہو گدھا تمہیں تو بہت مزہ آرہا ہو گا نا, جب تم جانتے تھے کہ میں نے جس لڑکی کو اغوا کیا ہے وہ تمہاری بہن حیات نہیں ہے تو تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے, اب ایک لڑکی میرا تماشہ بنا گئی ہے...ایک لڑکی میرا مذاق بنا گئی ہے.." شیران فون پہ دھاڑنے لگا تھا..

"سوری شیر وبٹ مجھے لگا تھا تم اس لڑکی کو پسند کرنے لگے ہو اور مجھے بھی کافی بعد میں پتا چلا کہ جو لڑکی تمہارے پاس ہے وہ میری بہن نہیں ہے..اور جاؤ دماغ ٹھنڈا کرو صرف تم ہی نہیں میں بھی اچھا خاصہ الجھن چکا ہوں پر مجھے بھروسہ ہے میں سب سہی کر دونگا.." ہادی کی آواز کافی دھیمی آرہی تھی..

شیر ان خاموش ہو گیا اور سوچنے لگا ہادی سہی کہہ رہا ہے اسکی تو بہن ہی گھر سے غائب تھی..

"او کے یار مجھے سوری کہنا چاہیئے تھا میں نے سب گڑبڑ کر دیا پر مجھے سمجھنے میں دیر ہو گئی کہ بلیک ہینڈ ہمارا باپ ہے وہ سوچ سمجھ کر پاشہ پھینکتا ہے.. مجھے اور تجھے ایک دوسرے میں الجھا کر وہ کہیں بیٹھا ہماری عقلوں پہ ہنس رہا ہو گا پر کوئی بات نہیں اگر تجھے ذرا بھی میری مدد کی ضرورت ہو تو بے جھجھک بولنا.." شیر ان شرمندہ تھا..

شیر ان نے سوچا ہادی کس اذیت سے گزر رہا ہو گا کہ اسکی بہن بلیک ہینڈ کے ہتھے چڑھ گئی ہے..

اور شیر ان چلا تھا حیات کو اغوا کرنے جب کہ حیات تو پہلے ہی قید ہو چکی تھی..

"کوئی نہیں, ہاں ایک اچھی بات یہ ہے کہ وہ لڑکی آفرین جس نے حیات کا رول نبھایا وہ صاف ستھری لڑکی ہے اس غریب نے بوڑھے باپ کے علاج کیلئے یہ کام کیا تھا اور وہ کچھ نہیں جانتی ہے.. بلیک ہینڈ ہر کسی کے سامنے نہیں آتا ہے ایسا ہی آفرین کے ساتھ بھی ہوا تھا آفرین اپنے باپ کے برین ٹیومر کے آپریشن کیلئے پیسے اکھٹا کر رہی تھی جب بلیک ہینڈ کے آدمیوں نے آفرین کو پیسے دیے اور کام کرنے کو کہا, آفرین نے جان کی فکر کیے بغیر ہاں کر دیا اور حیات بننے کیلئے تیار ہو گئی تھی.. اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے سو تم اس سے نکاح کر سکتے ہو.. اچھی لڑکی ہے یار.." ہادی کی ہنسی آخری جملہ ادا کرتے ہوئے نکلی تو شیر ان ماتھے پہ بل ڈالتا ہوا بولا..

"اس لڑکی کی صفائیاں مت دو اور مجھے اس سے کوئی جذباتی لگاؤ نہیں ہے اور ویسے بھی بڑی بدزبان ہے.." شیر ان کی تو سر پہ لگی اور تلووں پہ بجھی تھی..

دوسری طرف ہادی شیران کی باتوں سے بڑا لطف اندوز ہو رہا تھا..

"تم فکر مت کرو شیر میں اپنی عورتوں کی حفاظت کرنا جانتا ہوں مجال ہے کہ بلیک ہینڈ کی گندی نظر تم پہ پڑنے دوں.." ہادی کی بات سن شیران چراغ پا ہو گیا..

اگر ہادی سامنے ہوتا تو شیران اسکا گلا دبوچ لیتا..

"تیرے کہنے کا مطلب ہے میں تیری عورت ہوں.." شیران کا دماغ تپ چکا تھا..

ہادی کی آواز نہیں آئی مگر دبی دبی ہنسی فون سے سنائی پڑ رہی تھی..

شیران فون پہ لمبی لمبی صلواتیں سنانے لگا اور ہادی زبان پہ لگام لگائے سنتا رہا..

شیران نے فون کٹ کر دیا اور ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی..

شیران کے ہاتھوں میں جلا ہوا سگریٹ کب کا بوجھ چکا تھا..

شیران پاگل ہونے کی حد تک زچ ہو گیا تھا..

شیران فون پہ لمبی لمبی صلواتیں سنانے لگا اور ہادی زبان پہ لگام لگائے سنتا رہا..

شیران نے فون کٹ کر دیا اور ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی..

شیران کے ہاتھوں میں جلا ہوا سگریٹ کب کا بوجھ چکا تھا..

شیران پاگل ہونے کی حد تک زچ ہو گیا تھا..

^ ^

ہادی گلیری سے کھڑا باہر لان میں دیکھ رہا تھا جب شاہ زیب اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے قریب آیا..

"ناراض ہو مجھ سے.." شاہ زیب پیار سے بولا..

"نہیں..اب میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہونے لگا اور ہاں آپ کا حق ہے مجھ پہ غصّہ کریئے..اب میں آپ سے بد تمیزی کرنے سے رہا کیوں کہ میں حرا نہیں ہوں..." ہادی ہنس کر بولا..

"اونہہ ہر وقت حرا کو طنز کا نشانہ بناتے رہتے ہو اگر خدانخواستہ اس نے سن لیا تو تمہیں بازو سے گھسیٹ کر گھر سے باہر کر دے گی.." شاہ زیب نے خبردار کیا..

"اسکی اتنی ہمّت ابھی نہیں ہوئی ہے بس آپ کے لاڈ پیار نے اسے بھیگی بلی سے شیرنی بنا دیا ہے..

"بچی تو ہر وقت تمہارے آنکھوں میں کھٹکتی رہتی ہے"..

"ہاں تو اور کیا ایسی پھوہڑ لڑکی میری نظروں سے آج تک نہیں گزری ہے وہ صرف چیختی چلاتی ہے پھر تھک ہار کر سو جاتی ہے, آج تک اس نے بھلا کوئی عقلمندی والی بات کی ہے, ہمیشہ چھوٹی دماغ والی حرکت.." ہادی اور بھی کچھ بولتا لیکن شاہ زیب نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا کیوں کہ وہ سامنے سے آرہی تھی..

"آپ نے ہادی کو یوں کیوں پکڑا ہوا ہے.." حرا نے دیکھا شاہ زیب کا اسکے منہ پہ رکھے ہوئے ہے..

"کچھ نہیں بس ایسے ہی تم پھر باہر کیوں آگئی.." شاہ زیب اور ہادی چوکنے ہو کر کھڑے تھے..

"بس بھوک لگی تھی اسلئے کچھ کھانے کے لئے آئی تھی اور کچھ خاص نہیں.." حرا بول کر بالوں پہ ہاتھ پھیر کر وہاں سے چلی گئی..

"یہ پورے گھر میں جلے پیر کی بلی بنی پھرتی ہے, ایک پیر اپنے کمرے میں تو ایک پیر کمرے سے باہر رہتا ہے.." ہادی اسکی پشت کو گھورتا ہوا بولا..

"افففف اسکا پیچھا چھوڑو بھی بس تم پیٹھ پیچھے ہی بولنے کی ہمّت رکھتے ہو, حرا کے سامنے آتے ہی تم گونگے بہرے بن جاتے ہو.." شاہ زیب ہادی کے پیٹھ پہ مکا مار کر بولا..

"میں مانچسٹر واپس جا رہا ہوں.." ہادی نے جیسے ہی کہا شاہ زیب اسکی طرف پلٹا اور حیرت اور شاک سے اسکی طرف دیکھنے لگا..

"جانتا ہوں ابھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں مجھے آئے ہوئے پر میں یہاں رک کر کیا کرونگا جب کہ حیات مانچسٹر میں ہو گی.. بلیک ہینڈ کئی دنوں سے پاکستان میں تھا اور ہماری ایک ایک جنبش پہ نظر رکھے ہوئے تھا اور اتنے دن سے ہم غلط راہ میں لگے ہوئے تھے اور حیات کو تلاش تو کر رہیں تھے لیکن غلط جگہوں اور جھوٹی ثبوتوں کے بنا پر اور وہ بیٹھا ہنستا ہو گا.. لیکن اب جب مجھے ساری باتیں پتا چل گئیں ہیں تو وہ حیات کو کیوں کر پاکستان میں رکھے گا وہ اپنے ساتھ اسے بھی ضرور مانچسٹر لے جائے گا کیوں کہ وہ اس بات سے بے خبر ہر گز نہیں ہو گا کہ مجھے ساری حقیقت کا علم ہو گیا ہے اور میں نے نقلی حیات کو بھی جانے دیا ہے..

بہر حال اب دو دو ہاتھ تو مانچسٹر میں ہی ہو گا, ہم لوگوں کا پرانا ٹھکانہ ہے وہی پر ساری کہانیاں شروع ہوئی تھیں اب ختم بھی وہی سے ہو گی.." ہادی کا لمبا چوڑا لیکچر ختم ہوا تو شاہ زیب سوچنے لگا پتا نہیں آگے کیا کیا دیکھنا باقی رہ گیا ہے..

"اتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں امید ہے حیات اب تک زندہ ہو گی اور وہ بھلا حیات کو زندہ کیوں چھوڑے گا وہ ایک دن میں ہزاروں جان لے لیتا ہے پھر ہماری حیات اب تک حیات سے ہو گی کیا.." شاہ زیب کو کوئی امید کی کرن نہیں دیکھ رہی تھی..

"وہ حیات کو نہیں مارے گا کیوں کہ وہ قاتل نہیں ہے, ہاں البتہ مشہور سمگلر ضرور ہیں, میں بلیک ہینڈ کو بہت قریب سے جانتا ہوں وہ قتل کبھی اپنے ہاتھوں سے نہیں کرتا ہے لیکن اپنے دشمنوں کو اتنی آسانی سے بخشتا بھی نہیں ہے, اسکی بہن اب بھی میرے پاس ہے, اسلئے اس نے حیات کو زندہ رکھا ہو گا پر شاید اسکی حالت موت سے بھی بدتر کر دی ہو گی.." ہادی کب تک خود کو جھوٹی امیدیں اور دلاسہ دیتا رہتا جب وہ بلیک ہینڈ کو قریب سے جانتا تھا جس کے دل میں رحم نام کا کوئی خانہ ہی نہیں تھا وہ صرف نت نئے طریقے ایجاد کر کے لوگوں کو اذیت دیتا تھا..

ہادی جانتا تھا حیات کوئی بہادر لڑکی نہیں ہے وہ تو چھوٹی سی بات پر بھی رو دیتی تھی اور تھوڑے سے سیریس میٹر پہ پریشان ہو جاتی تھی.. اگر کوئی یونیورسٹی میں کچھ کہہ دیتا تھا تو گھر سے بھائیوں کو لے کر جاتی تھی لڑنے کیلئے, حیات سیانی بہت تھی لیکن بہت زیادہ تحمل مزاج کی لڑکی تھی... اگر کوئی بات بری لگ جاتی تو کبھی غصّہ نہیں کرتی بس خاموش ہو جاتی تھی...

حیات مردوں سے بات کرتے وقت "آپ" کہتی تھی, وہ ایسی لڑکی تھی لڑکوں اور مردوں سے بات کرتے وقت بہت احتیاط برتی تھی, الفاظ بے لچک اور ملائم نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی بات کرتے وقت خوامخوا مسکراتی تھی بس اخلاق سے بات کیا.. وہ کوئی تاثیر نہیں دیتی تھی کیوں کہ جانتی تھی مرد بڑی جلدی خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں..

لیکن تھی بڑی نرم اور نازک مزاج اور خدا پرست...

ڈرتی تھی دنیا سے لیکن رب سے امیدیں لگائی بیٹھی رہتی تھی...

••••• •••••

مجھے خبر ہے یہاں پر میری نہیں چلنی,

عجیب ضد ہے تیرے آگے بولنے کی مجھے..

کراچی میں تیز دھواں دھار بارش ہو رہی تھی اور حیات کا دل بھی دھواں دھواں ہو رہا تھا..

"میں اپنا ملک چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی بس سن لیجیئے آپ.." حیات نے روتے ہوئے آنکھ مسل کر سامنے کھڑے نفوس کو دیکھا جو لگاتار اپنے موقوف پہ اڑا تھا..

"لڑکی مجھے زبردستی کرنے پہ مجبور مت کرو یہ تمہارے فالتو ڈراموں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور جلدی سے تیار ہو جاؤ اور صرف 5 منٹ کا وقت تمہارے پاس ہے جب میں کمرے میں واپس آؤں تو تم مجھے تیار دیکھو ورنہ اور بھی طریقے ہیں میرے پاس.." وہ کھلے لفظوں میں دھمکاتا ہوا کمرے سے نکل گیا..

حیات کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پہلے اس پہ کم ظلم ستم ڈھائے گئے تھیں جواب اسے مانچسٹر لے جایا جارہا تھا..

حیات کو کوئی اور راستہ نہیں سوجھ رہا تھا اگر وہ بات نہیں مانتی تو وہ اسکا برا حشر کرتا, وہ جانتی تھی پہلے بھی بے دردی سے مار کھا چکی تھی اب مزید کچھ سہنے کی ہمّت نہیں تھی..

حیات نے ایک نظر کپڑوں پہ ڈالی اور پل بھر میں فیصلہ لیا اور واشروم چینج کرنے چلی گئی, حیات کو اب بھی توکل یقین تھا اسکا رب اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا اور اسکا بھائی اسے بچانے ہر حال میں آئے گا..

حیات عبایا پہن کر تیار تھی بس حجاب پن آپ کر رہی تھی جب وہ پھر سے تن فن کرتا ہوا کمرے میں آیا لیکن حیات کو تیار دیکھ اسکے لبوں پہ فاتح کن مسکان آگئی..

"تم مجھے حیرت میں ڈال دیتی ہو زوجہ, اتنی فرمابردار ہو تم..." باسط اپنے پرانے لب و لہجے میں آگیا تھا..

حیات بہت زیادہ مضطرب تھی اور باسط کی آنکھیں اس بات سے انجان نہیں تھیں کہ حیات بہت زیادہ اضطراری کیفیت سے گزر رہی ہے..

"تم اتنا زیادہ تذبذب کا شکار کیوں ہو ویسے بھی پاکستان تمہارا مایکا ہے اور مانچسٹر تمہارا سسرال اور یو نو واٹ میں گھر جمائی ٹائپ بندہ نہیں ہوں تو مجھے گھر واپس جانا ہے لیکن اکیلے نہیں اپنی زوجہ کے

ساتھ,اب تو ہمیشہ ساتھ رہینگے مرتے دم تک..." بڑھ کر حیات کا نرم اور کومل سا ہاتھ اپنے کھدرے ہاتھوں میں تھام لیا لیکن حیات نے دوسرے ہی پل بے رخی سے ہاتھ جھٹک لیا..

باسط کی مسکان مزید گہری ہوئی اور اس نے زبردستی حیات کا ہاتھ اپنے سخت آہنی ہاتھوں میں جکڑ لیا..

"اب چھڑوا کر دکھاؤ.." باسط اسے گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا..

حیات کا ہاتھ اس نے اتنی سختی سی پکڑ رکھا تھا کہ حیات کے چہرے پہ تکلیف کے آثار صاف دیکھ رہے تھے..

حیات اس سے لڑ نہیں سکتی تھی وہ ماؤنٹ ایورسٹ جیسا بندہ تھا اور حیات چھوٹی سی چڑیا..

"چپ چاپ چلو ورنہ تھپڑ لگا دونگا.." باسط اکھڑے لہجے میں گویا ہوا..

"نہیں پلیز مجھے اسلام آباد چھوڑ دیں میرے بھائی پریشان ہوتے ہونگے دیکھیں خدارا رحم کریں.." حیات اب گڑگڑانے لگی تھی.

"کہاں تھا نا جہاں میں رہونگا وہی تم بھی رہو گی پھر یہ اموشنل بلیک میلنگ کس لئے اور ہاں پلیز مجھے خدا کا واسطہ مت دیا کرو میں ایک ناستک ہوں اور میں خدا کو نہیں مانتا ہوں.." باسط کی آواز پہ حیات دل میں اَسْتَغْفِار پڑھنے لگی..

"لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہوں آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں.." حیات بے بسی کی آخری انتہا پر تھی..

"میں تمہارا شوہر ہوں اور تمہیں ہر حال میں میرے ساتھ ہی رہنا ہے.." باسط اسکا چہرہ نوز پیس سے ڈھکتا ہوا بولا کیوں کہ دونوں اب چلتے ہوئے پورچ تک آ گئے تھے.." باسط نے حیات کیلئے مرسیڈیس کا دروازہ کھولا اور حیات خشمگیں نظر باسط پہ ڈالتے ہوئے اندر سیٹ میں جا بیٹھی..

باسط بھی حیات کے ساتھ بیک سیٹ پہ بیٹھ گیا اور اطمینان کا سانس لیا..

تھوڑی ہی دیر میں حیات نے محسوس کیا گاڑی چل نہیں دوڑ رہی ہے, فل سپیڈ کے ساتھ گاڑی سڑکوں سے گزر رہی تھی..

حیات نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی اور سوچنے لگی وہ کب جانتی تھی اسکی زندگی میں اتنی بڑی تبدیلی رونما ہونے والی ہے, اگر وہ یہ بات جانتی تو اس دن شاپنگ کیلئے کبھی گھر سے باہر نہیں جاتی اور نہ ہی وہ باسط کے ہاتھ لگتی..

اور نہ آج یہ دن اسے دیکھنا پڑتا..

حیات کھڑکیوں سے باہر بھاگتے ہوئے منظر کو دیکھ رہی تھی شاید یہ آخری بار تھا جو وہ اپنے ملک کی گلیوں, سڑکوں, چوراہوں اور ہر وہ چھوٹی چھوٹی چیز جسے وہ آنکھوں میں بسا کر یادوں میں سمیٹ لینا چاہتی تھی..

پتا نہیں آگے کیا ہو کیسے حالت ہو, وہ کہاں رہے اسلئے حیات کا دل ڈوب رہا تھا..

حیات اس وقت آنکھ موندیں ٹیک لگائے دو مہینے پہلے کی حسین زندگی یاد کر کے تڑپ رہی تھی..

2 مہینے پہلے...

مجھے اتنا پیار نہ دو بھائی,

کل جتنا مجھے نصیب نا ہو..

یہ جو ماتھا چوما کرتے ہو,

کل اس پر شکن عجیب نہ ہو..

میں جب روتی ہوں بھائی,

تم آنسو پونچھا کرتے ہو..

مجھے اتنا دور چھوڑ نہ آنا,

میں روؤں اور تم قریب نہ ہو..

میرے ناز اٹھاتے ہو بھائی..

میرے لاڈ اٹھاتے ہو بھائی..

میری چھوٹی چھوٹی خواہشوں پہ,

تم جان لوٹتے ہو بھائی..

کل ایسا نہ ہو ایک نگری میں,

میں تنہا تم کو یاد کروں..

اور رو رو کر فریاد کروں...

حیات ہاتھ میں قلم لئے بیٹھی سفید صفحوں پہ روشنائی سے شعر لکھ رہی تھی اور کبھی کبھار چھت پہ جھولے میں بیٹھی منڈیر پر رکھے پھولوں کے گملوں کو غور سے دیکھ لیتی تھی..

شاہ زیب اسے اکثر کڑی ہدایت دیتا تھا کہ وہ پھولوں اور پودوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے ورنہ اکثر بیشتر حیات پھولوں کو توڑ دیتی تھی اور بھائی کا غصّہ اسے سہن کرنا پڑتا تھا..

"حیات یہ لو بے بی آپ کی کافی.."اورنگزیب اسے کافی کا مگ تھماتے ہوئے جھک کر اسکے بھورے بالوں میں لب رکھ کر چوم گیا..

"اونہہ کتنی بار کہا ہم بڑے ہو گئے ہیں اور برائے مہربانی یہ بے بی وے بی نہ بولا کریں, ہر جگہ سب لوگ میرا مذاق بناتے ہیں.."حیات ناک چڑھا کر بولی..

"کوئی نہیں چلتا ہے آپ گھر میں چھوٹی ہیں.."اورنگزیب اسکا سرخ ہوتا گال پیار سے تھپتھپا کر بولا..

"آپ کو منع کیا تھا نہ ڈاکٹر نے دھوپ میں آنے کیلئے آپ کے گال سرخ تمتما سے گئے ہیں.."اورنگزیب اسکے سیب جیسے گال کو دیکھتا ہوا بولا جو لال پڑ گئے تھیں..

"آئندہ خیال رکھوں گی لیکن میں تھک گئی ہوں اب, ہر چیز میں روک ٹوک یہاں مت جاؤ, وہاں مت جاؤ, یہ مت کرو وہ مت کرو, ڈھنگ سے بیٹھو, سلیقہ سیکھو, باہر کا فاسٹ فوڈ مت کھاؤ..اتنے ساری باتیں اس پورے گھر میں صرف میں سنتی ہوں.. کبھی کوئی کچھ حرا آپی کو کیوں نہیں کہتا, ہاں ہر وقت شاہ زیب بھائی مجھے سناتے رہتے ہیں..."حیات غصّے سے بولی..

"ارے ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے اور تم تو جانتی ہو حرا کو وہ بیمار ہے اور ڈاکٹرز نے اسے خوش رکھنے کو کہا ہے اسلئے ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ وہ خوش رہے.. ہم لوگ جانتے ہیں وہ کتنی تیز اور گرم مزاج لڑکی ہے لیکن اپنی حواسوں سے بیگانی لڑکی ہے...اسلئے ہم چپ کر سہہ جاتے ہیں تاکہ حرا کو کچھ بھی برا نہ لگے اور نہ اسکا دل دکھے..." اورنگزیب سمجھانے والے انداز میں بولا..

حیات خاموش رہی کیوں کہ بڑے بھائی کی بات بلکل سہی تھی...

حیات خاموشی سے کافی پیتی رہی..

"حیات بیٹا تمہاری ایک ہفتے بعد منگنی ہے تم خوش تو ہو نا.." آخر کار اورنگزیب نے پوچھ ہی لیا جس کیلئے وہ بات کرنے آیا تھا..

"ہاں خوش ہوں اب میری بہتری آپ لوگ زیادہ جانتے ہیں, آپ جہاں بھی میرا رشتہ کریں گے وہ میرے لئے بہترین ثابت ہو گا.." حیات خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی تھی اسے احمد گلزار ہر گز پسند نہیں تھا, اسکی باتیں اسکا لہجہ صاف ظاہر کر رہا تھا وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے یہی نہیں حیات کو بھی اسکی عامیانہ باتیں ہر گز پسند نا تھیں..

حیات خاموشی سے ناخن دانتوں تلے چبا رہی تھی..

کتنی بار کہا ناخن دانت سے نہیں کاٹتے.." پیچھے سے شاہ زیب آتا ہوا اسے جھٹک گیا...

حیات برا سا منہ بنا کر اٹھی اور چھت سے چلی گئی..

"پھر جھٹک دیا بچی کو, صرف تمہیں اس گھر میں حراد یکھتی ہے, کبھی کبھار حیات کو بھی پیار سے پچکار لیا کرو, دس سال مجھ سے اور بارہ سال تم سے چھوٹی ہے.."اور نگزیب انگلیوں میں عمروں کا حساب کرنے لگا تھا..

"اتنی محبت تو کرتا ہوں پر تمہاری طرح نہیں ہوں جو اسے غلطی میں بھی سپورٹ کروں, جہاں وہ غلطی پہ ہوتی ہے اسے ڈانٹ پھٹکار اور سمجھانا ضروری ہے ورنہ تم اور ہادی تو اسے پلکوں پہ بیٹھا کر رکھتے ہو, ساری غلطیوں اور کوتاہیوں پہ پردہ ڈالتے رہتے ہو..."شاہ زیب گفت کرنے لگا..

"ہمم اچھی بات ہے...اور ہاں ہادی کب آرہا ہے"..

"بس حیات کی منگنی والی رات کو آرہا ہے.."شاہ زیب جواب دے کر بیٹھ گیا اور اپنے پودوں کو غور سے دیکھنے لگا..

کہیں پھر کسی نے پودوں کے ساتھ چھیڑ خانی تو نہیں کی ہے..

حیات جائے نماز سمیٹ کر اٹھی اور عبایا پہنے لگی.. حجاب کو چہرے کے گرد لپیٹتے ہوئے وہ خود کو بغور آئینے میں دیکھ رہی تھی جیسے آخری بار وہ خود سے مل رہی ہو..

حیات نوز پیس سے چہرہ ڈھکتے ہوئے باہر نکلی اور لاؤنج میں بیٹھے بھائیوں کو بتا گئی کے ضروری کچھ سامان لینے کیلئے وہ مال روڈ تک جارہی ہے, ایک گھنٹے کے اندر وہ آجائے گی.. شاہ زیب اور اور نگزیب نے اجازت دے دیا کیوں کے گھر سے مال روڈ زیادہ دور نہیں تھا اور وہ ڈرائیور انکل کے ساتھ جارہی تھی.. حیات لاؤنج میں بیٹھے نفوس کو محبت سے دیکھتے ہوئے سلام کر کے باہر آئی

اور پورچ میں کھڑی مرسیڈیس بینز میں بیٹھ گئی, آخری بار اپنے پیارے سے الزماں ہاؤس پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور پر سکون ہوئی اور سوچنے لگی وہ آج اس قدر جذباتی کیوں ہو رہی ہے, واپس تو گھر لوٹ کر آنا ہی ہے پھر بھی دل انجان خدشات سے گھرا تھا اور آنکھوں میں نمی در آئی تھی..

جیسے تیسے کر کے وہ دل کو بہلا پھسلا لیا..

ٹھیک مال روڈ پر اتر کر حیات اتری اور ڈرائیور کو انتظار کا کہہ کر خود شاپنگ کرنے مال کے اندر چلی گئی..

حیات اس بات سے انجان تھی کہ قسمت کیسے پلٹنے والی ہے..وقت اور حالت اس سے بے وفائی کرنے پہ تلے تھے..

حیات وومن آٹفٹ میں کچھ کپڑے دیکھ رہی تھی تبھی مال کا ایمرجنسی فائر الارم بزر پورے مال میں گونجنے لگا اسکا مطلب تھا آگ لگ گئی ہے..

حیات کی سانسیں اٹک گئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا, اچانک یہ سب ہوا کیسے لیکن حیات نہیں جانتی تھی حادثے اچانک ہی ہوتے ہیں..

حیات لوگوں کو بھاگتے اور حواسوں سے بیگانہ دیکھ سہم کر یہاں وہاں دیکھنے لگی.

حیات جیسے ہی نچلے زینوں پہ گئی وہاں کافی رش تھا لوگ اپنی جان بچانے کی خاطر اگزٹ گیٹ پر ٹوٹ پڑے تھے..

چاروں طرف سے اٹھتے دھویں کے بادلوں کو حیات دیکھ رہی تھی اور کسی کو مدد کرنے کیلئے فون ملانے لگی لیکن اسے یاد آیا تھا حرا اس وقت ایگزام ہال میں ہو گی کیوں کہ اسکی وہاں ڈیوٹی تھی اور بھائی سب آفس میں ہونگے اور موبائل سائیلنٹ ہو گا...

حیات نے دیکھا دھیرے دھیرے لوگ کم ہو رہے ہیں لیکن حیات سب سے بہت دور کھڑی تھی, وہ آگے گیٹ تک جانا چاہتی تھی لیکن درمیان میں بھڑکتی ہوئی آگ میں کودنا پڑتا..

حیات دوسرا راستہ ڈھونڈنے لگی لیکن اس سے پہلے ہی اسے شدید کھانسی ہونے لگی, دھواں بڑھتا جا رہا تھا اور اب کچھ صاف نہیں دیکھ رہا تھا, مناظر دھندلاتے جا رہیں تھے.. حیات نے ہر براہٹ میں اپنا نوز پیس اوپر اٹھایا اور گہری سانسیں لینے لگی لیکن کہیں بھی خالص ہوا نہیں تھی..

حیات بنا کچھ سوچے سمجھے بھاگنے لگی اور وہ جلتے ہوئے پیروں سے دوڑ رہی تھی اسکا ایک ہاتھ بری طرح جل گیا تھا لیکن اب پورا وجود عجیب سی جلن محسوس کر رہا تھا, حیات خود سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ کس سمت دوڑ رہی ہے بس اسے اپنے جلتے ہوئے وجود پہ پھپھے رکھنا والا ڈھونڈنا تھا.. حیات ایسے کسی شخص کو تلاش رہی تھی جو اسکی مدد کر سکتا..

اچانک وہ دوڑتی ہوئی کسی آدمی سے دھکّا کھا کر زمین بوس ہونے والی تھی لیکن اس سے پہلے ہی کسی مضبوط ہاتھوں میں وہ جھول کر رہ گئی تھی..

حیات کا ذہن غنودگی کے عالم میں بیہوش ہو رہا تھا لیکن اسے گرے آنکھیں دیکھی جو اسے خطرناک طریقے سے گھور رہی تھی.

چہرے پہ بلیک ماسک اور ہاتھوں میں بلیک گلووس پہنے وہ حیات کو بھیڑ سے چیرتے ہوئے پارکنگ لوٹ میں لے آیا تھا جہاں اسے بیک سیٹ پہ لیٹا کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا...ایک بار بھی اس نے حیات کے بیہوش وجود کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا..

یہ تھا بلیک ہینڈ جس کے خاص آدمیوں نے شارٹ شرکٹ سے مال میں آگ لگائی تھی..وجہ صرف حیات تھی, حیات کا اغوا اصل مقصد تھا..

حیات اپنی قسمت سے انجان تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ جن اذیتوں کے بارے میں سنتی یا پڑھتی آئی ہیں اس سے بھی کئی گناہ زیادہ اس کے ساتھ زیادتی ہونے والی ہے..

حیات کب تک اپنے حواسوں سے بے خبر رہی وہ خود نہیں جانتی تھی لیکن جب اسے ہوش آیا تو خود کو اندھیرے کمرے میں پا کر وہ چونک گئی تھی..

ذہن سے غنودگی چھٹنے لگی تھی, وہ اپنے بدن کو جنبش تک نہیں دے پا رہی تھی..

حیات کو شدید درد کا احساس ہوا, وہ سینے کے بل اٹھ تو بیٹھی تھی لیکن اپنے ہاتھ کو آزاد نہیں کروا پا رہی تھی, پتلے سے باریک تار سے اسکا ہاتھ پشت پر بندھا تھا..

حیات نے ہلکے سے جھٹکے بھی دیے لیکن نتیجہ بہت زیادہ خطرناک نکلا, ہر جھٹکے کے ساتھ حیات کو ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ باریک تار خال چیر کر کلائی کے گوشت میں پیوست ہوتی جا رہی ہے..

حیات نے ذہن پہ زور ڈالا آخر وہ یہاں آئی کیسے, تو یاد آیا کوئی اسے بانہوں میں اٹھا کر لے جا رہا تھا اور اسکا ذہن تاریکی میں ڈوب رہا تھا..

حیات نہیں جانتی تھی وہ آدم خوروں کے ہاتھ لگ گئی ہے جو رحم کا مطلب تک نہیں جانتے ہیں..

اچانک کمرے میں تیز روشنی ہوئی تو حیات نے آنکھیں میچ لیں, اچانک اتنی تیز روشنی اسکے ذہن میں چبھنے لگیں تھی..

"میں باسط اقبال حیات الزماں کا دل سے استقبال کرتا ہوں.." کرخت مردانہ آواز پہ حیات کو لگا وہ تو گئی..

حیات نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں لیکن سامنے بیٹھے نفوس کو دیکھ کر دنگ رہ گئی جو شاہانہ انداز میں ایک بڑی سی کرسی پہ بیٹھا تھا اور حیات کے وجود کو دلچسپی سے نہار رہا تھا..

حیات نے ایک بار مکمل جائزہ لیا کمرے کا, وہ کوئی زمین دوز کمرہ تھا, پرانے بیکار سامان پڑے تھے اور ان سب کے بیچ حیات بیٹھی تھی..

"ہادی کی بہن بھی اسکی طرح خوبصورت ہے, مطلب خوبصورتی میں اس سے بھی زیادہ دوگنی ہے.." سامنے بیٹھے شخص کے منہ سے اپنے بھائی کا نام سن وہ سنسنا اٹھی..

سامنے بیٹھا شخص کوئی پتھر تھا جس پہ خوبصورتی اثر نہیں کرتی تھی تو حیات بھی مردوں کے معاملے میں اس قدر کڑا دل رکھتی تھی کہ لوگ اسے سخت چٹان سمجھتے تھے..

باسط کی خوبصورتی ساری اسکی سرمئی آنکھوں میں سمٹی ہوئی تھی باقی وہ آئیڈیل ہائٹ اور اپنی مردانہ وجاہت کی وجہ سے جانا جاتا تھا..

سرخ اور دودھیا رنگ, چہرے کے تیکھے نقوس, ستواں ناک, صبیح پیشانی, کسرتی بدن اور چہرے سے ٹپکتی مغروریت...وہ ہر زاویے سے دیکھنے سے ظالم لگتا تھا..

میں باسط اقبال حیات الزماں کا دل سے استقبال کرتا ہوں.."کرخت مردانہ آواز پہ حیات کو لگا وہ تو گئی..

حیات نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں لیکن سامنے بیٹھے نفوس کو دیکھ کر دنگ رہ گئی جو شاہانہ انداز میں ایک بڑی سی کرسی پہ بیٹھا تھا اور حیات کے وجود کو دلچسپی سے نہار رہا تھا..

حیات نے ایک بار مکمل جائزہ لیا کمرے کا, وہ کوئی زمین دوز کمرہ تھا, پرانے بیکار سامان پڑے تھے اور ان سب کے بیچ حیات بیٹھی تھی..

"ہادی کی بہن بھی اسکی طرح خوبصورت ہے, مطلب خوبصورتی میں اس سے بھی زیادہ دوگنی ہے.."سامنے بیٹھے شخص کے منہ سے اپنے بھائی کا نام سن وہ سنسنا اٹھی.

سامنے بیٹھا شخص کوئی پتھر تھا جس پہ خوبصورتی اثر نہیں کرتی تھی تو حیات بھی مردوں کے معاملے میں اس

قدر کڑا اول رکھتی تھی کہ لوگ اسے سخت چٹان سمجھتے تھے..

باسط کی خوبصورتی ساری اسکی سرمئی آنکھوں میں سمٹی ہوئی تھی باقی وہ آئیڈ میں ہائٹ اور اپنی مردانہ

وجاہت کی وجہ سے جانا جاتا تھا..

سرخ اور دودھیا رنگ، چہرے کے تیکھے نقوس ستواں ناک صبیح پیشانی کسرتی بدن اور چہرے سے ٹپکتی

مغروریت وہ ہر زاویے سے دیکھنے سے ظالم لگتا تھا۔۔

حیات نہیں جانتی تھی وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہے..

"نام حیات الزماں..اچھا حیات تم تخلص رکھتی ہو.." باسط آرام سے بیٹھا اسکا بائیو ڈاٹا ایک چھوٹے سے کاغذ کو ہاتھ میں لئے پڑھ رہا تھا..

"عمر 23 سال لگتی نہیں ہو..مجھے تو تم 19 سال کی لگتی ہو"...

"دو بھائی ایک بہن شاہ زیب اور اورنگزیب اور تم ہوئی نا ایک لوتی بہن اوہ اچھا ایک اور بھی ہے

حرا

الزماں..

"تم پیشے سے ایک شاعرہ ہو..اور تعلیمی لیاقت صرف گریجوشن..

بس ہو گیا۔"

حیات کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کیا بولے جا رہا تھا...

"مجھے پہچانتی ہو.." سینے میں انگلی رکھ کر وہ بہت ہی دھیمے لہجے میں مسکرا کر بولا تھا۔۔

حیات نے اب جا کر اسے بغور دیکھا تھا، حیات کو یاد نہیں آیا وہ کون ہے شاید کسی مشاعرہ میں ملی ہو .... لیکن میں

چہرہ اسکے لئے نیا تھا..

حیات پڑھ کہنے کے لئے لب کھولتی اس سے پہلے ہی اسکی زبان پہ لگام لگ گیا کیوں کہ اسکی نظر اسکے دایاں

ہاتھ میں پڑ گئی تھی جس میں وہ بلیک رنگ کا گلوس پہنے ہوئے تھا...

ذہن میں تیز جھماکا ہوا..

"ہادی بھائی اگر کبھی وہ بلیک ہینڈ میرے سامنے آ گیا تو میں اسے کیسے پہچانوں گی"..

"اسکے رائٹ ہینڈ میں بلیک کلر کا داستانہ چڑھا ہو گا وہ ہمیشہ اپنے ہاتھوں میں داستانہ چڑھائے رکھتا ہے"...

حیات کو کچھ دکھائی سنائی دے رہا تھا اسکا ذہن اسکے داستانے میں الجھ کر رہ گیا تھا...

"لڑکی کہاں کھو گئی ہو میں کچھ پوچھ رہا ہوں.." وہ زمین پر اسکے قریب بیٹھتا ہوا اسکے گال کو سہلا کر بولا تو وہ

تھوڑا پیچھے کھسک گئی..

"تم حور کو جانتی ہو ویسے وہ تو تمہارے گھر میں ہو گی یا پھر بادی نے اسے کہیں اور شفٹ کر رکھا ہے"...

"کون حور... آپ کیا بول رہے ہیں میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں... میں آپکو نہیں جانتی... حیات مشکل گھڑی میں اپنے اوسان بحال رکھنے کی کوشش کر رہی تھی..

"بہت خوب... مطلب بھائی نے تمہیں پٹی پڑھا رکھی ہے۔ خیر مجھے کیا دیکھتی جاؤ آگے کیا ہوتا ہے. وہ اٹھا اور سگریٹ جلا کر واپس سے پورے کمرے میں گھومنے لگا. .

"میں پھر ایک بار پوچھتا ہوں حور کے بارے میں مجھے صاف صاف بتا دو میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، اگر تم بتا دو گی تو تمہیں عزت کے ساتھ تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا"..

حیات خاموش رہی وہ خاموش رہنے میں ہی بہتری سمجھ رہی تھی لیکن سامنے کھڑے انسان کو اسکی خاموشی

مزید طیش دلا گئی اور وہ حیات کو کندھے سے پکڑ کر اٹھا کر اپنے مقابل کھڑا کیا اور حیات کچھ سمجھتی اس سے

پہلے ہی اسکا نجاب نوچ کر نیچے زمین پر پھینک دیا.. حیات پہلے تو ششدر رہ گئی لیکن خود کو بے حجاب دیکھ اسکا

چہرہ فق پڑ گیا۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی ہاتھ اسکے بندھے ہوئے تھے..

"اب اگر تم نے جواب نہیں دیا تو انجام بہت برا ہو گا.." چبا چبا کر بولتا ہوا وہ سگریٹ کو انگلیوں کے درمیان

گھمانے لگا..

"میں سچ کہہ رہی ہوں میں نہیں جانتی، شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.."حیات کی آواز حلق میں بیٹھے جا رہی تھی..

"غلط فہمی اچھا وہ بھی مجھے...ہاہاہا تم صرف اتنا بتا دو کیا تم بادی کی بہن نہیں ہو..تب میں سمجھ جاؤں گا مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور میں غلط لڑکی سے سوال جواب کر رہا ہوں۔"سرمئی آنکھیں ڈارک ہیزل آنکھوں میں گڑی ہوئیں تھیں..

حیات نے نظر میں نیچی کر لیں وہ کسی بھی مرد سے نظر ملا کر بات نہیں کرتی تھی...

"ہاں میں ہدایت علی کی چھوٹی بہن ہوں.."حیات نے کہا..

"گڈ اور تب تم جانتی ہی ہو گی تمہارے بھائی نے میری بہن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔بس اسی وار کا جواب اب تمہیں سہنا پڑے گا۔"جلتی سگریٹ کو وہ اسکی صراحی دار گردن پر مسل گیا..

حیات درد سے اچھل پڑی لیکن باسط اسے کندھوں سے پکڑے کھڑا تھا..

درد و جلن پر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگیں تھے..

"ابھی سے نہیں یہ آنسو پی جاؤ کیوں کے آگے آنے والے کل میں تمہیں اس سے بھی زیادہ اچھی وجوہات دو نگارونے کیلئے سو بے بی ڈونٹ کرائی..وہ اسکا چہرہ بے دردی سے صاف کرتا ہوا سے واپس سے زمین پر دھکیل گیا..

حیات اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور زمین پہ دھب سے جا گری, کہنی اور گھٹنے مچل گئے تھے لیکن پرواہ کس کو تھی..

حیات کے ہاتھ سے خون رس رہا تھا کیوں کے نوکیلا تارا اسکی کلائی کے گوشت میں پیوست ہو کر درد کی شدت میں اضافہ کر رہا تھا..

حیات کے بالوں کا جوڑا کھل کر چہرے پہ آگیا تھا..

حیات کو لگا تھا کچھ پل کی تکلیف ہے پھر ختم ہو جائے گی لیکن وہ نہیں جانتی تھی اب جو اسے درد ملنے والا ہے وہ اسکی جان پر بن آئے گا..

اور حیات کی زندگی کے یہ بدترین سالوں کے دن تھے..

حیات کو ہوش نہیں تھا وہ کب تک اور کتنے دن تک زمین پہ پڑی ہوئی تھی بس ہوش تھا تو اس بات کا کہ اسے کوئی خطرناک نشہ آور دوائی کے ڈوز دیئے جا رہے ہیں، حیات ذرا بھی ہوش میں آتی تو اسے واپس سے بیہوش کر دیا جاتا تھا. .

حیات کو جب ایک دن ہوش آیا تو تیز روشنی پا کر بوکھلا سی گئی اور سہم کر آنکھیں بند کر لیں جب تیز روشنی میں آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے دیکھا وہ لاؤنج میں بیٹھی ہے اور کچھ لوگ اسکے قریب کھڑے ہیں..

حیات کا حجاب اب کھل کر شانوں میں جھول رہا تھا اور کے سارے بکھرے ہوئیں تھیں۔

باسط کے ایک گارڈز نے حیات کے لمبے بالوں کو گھور کر دیکھا اور کہا..

"اسکے بال بہت خوبصورت ہیں.. کسی ایک کی زبان سے بے اختیار نکلا تھا...

"ہیں تو خوبصورت لیکن تمہیں کیا سروکار" باسط کی خطرناک آواز پہ سبھوں کا خون خشک ہوا تھا...

حیات تو دکھتے سر اور بدن کے زخموں کو سینے کی کوشش کر رہی تھی..

حیات کئی دن سے بری طرح زدوکوب ہو رہی تھی.. باسط نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے پیٹا تھا اور اپنی ساری مردانگی دیکھا کر اسے تڑپنے کیلئے چھوڑ جاتا تھا...

"رضوان اسے میرے کمرے میں چھوڑ آؤ.." باسط کے کہنے پر ایک کمسن لڑکا سامنے آیا اور حیات کو کراہت سے دیکھنے لگا کیوں کہ حیات ابھی تک وہی عبایا اور سکارف پہنے ہوئے تھی... چہرے کا حلیہ بہت زیادہ بگڑ گیا تھا اور کوئی بھی اسے دیکھتا تو اس سے گھن کرتا کیوں کہ اسکے کپڑے خون گرد و غبار اور پسینے سے بدبو کر رہیں تھے..

حیات بمشکل کھڑی ہوئی لیکن دوسرے ہی پل وہ زمین پہ گری گئی... باسط جھٹ سے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھا کر سخت چہرہ بنائے اسے اپنے کمرے میں لے آیا..

حیات کو تو کچھ ہوش نہ تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی نصیب اسکے خلاف کتنی بڑی سازش رچا رہی ہے..

حیات کو جب ہوش آیا تو درد اور تکلیف کم تھی اور سر بھی ہلکا تھا..

حیات کے ہوش فاختہ ہو گئے کیوں کہ اسکے کپڑے تبدیل تھے اور بال بھی گیلے تھے..

دوپٹہ سرہانے تلے رکھا ہوا تھا۔۔

حیات شرم سے کٹ کر رہ گئی تھی..دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے وہ سسکنے لگی آخر یہ سب اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا اور کیوں ہو رہا تھا وہ تو کوئی بد کردار لڑکی نہیں تھی کوئی غلط کام نہیں کرتی تھی پھر آج یہ سب اسکے ساتھ کیا اور کیوں ہو رہا تھا..

حیات نے سوچا وہ مردوں کی جنگ میں الجھ کر رہ گئی ہے..

دونوں بھائی اپنی اپنی بہنوں کے لئے سر پھڑول کر رہے تھے..

جیسے تیسے حیات نے اپنا دایاں ہاتھ دیکھا جو بری طرح جلا ہوا تھا اور اب ہتھیلی کی پشت پر پھولے اور چھالے پڑ گئے تھے۔

حیات نے بے اختیار گلے کو انگلیوں چھوا جہاں جلے ہوئے سگریٹ مس کئے گئے تھے۔

باسط اپنا پورا دن بھر کا فرسٹیشن اور جھنجھلاہٹ آکر حیات پر نکالتا تھا۔وہ حیات کو پنچنگ بیگ سمجھتا تھا مگا اور

تھپڑ اور جوتے کی ٹھوکر سے وہ بری طرح مار کھاتی تھی..

حیات کچھ نہیں کر سکتی تھی عورت جو ٹھہری اور باسط مرد ہو کر سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا وہ طاقتور تھا,زور رکھتا تھا۔اسے کسی بات کا ڈر نہیں تھا وہ مضبوط مرد تھا اور ہر چیز کا حق رکھتا تھا.. لیکن حیات ایسے مردانگی پر تھوکتی تھی..

حیات خود کو بزدل سمجھتی تھی کیوں کہ وہ بہت مجبور تھی اور کچھ نہیں کر سکتی تھی سب سے بڑی بات اسے اپنے وجود کا ہوش نہیں تھا وہ اندازہ تک نہیں کر سکتی تھی کہ وہ کتنے دنوں سے قید میں ہے اور اسکی کیا حالت ہے.. دن رات بے ہوشی میں گزرتے تھے اور وہ اپنی حالت سے انجان تھی...

اچانک زور کا دھماکے کے ساتھ دروازہ کھلا تو حیات ڈر سے اچھل کر رہ گئی..

"رو رہی ہو.." کمرہ میں آج بھی صرف نائٹ بلب جلا ہوا تھا جسکی وجہ سے باسط کا چہرہ صاف نہیں دیکھ رہا

حیات نے تو چپ کا روزہ ہی رکھ لیا تھا۔۔

یو نو واٹ تم روتی سسکتی ہو نا تو اس دل کو بڑا قرار آتا ہے کہ ہادی کی بہن بھی ویسے ہی تڑپ رہی ہے جیسے میری بہن تڑپتی ہو گی..

روتی رہو جتنا دل کرے آنسو بہاؤ تا کہ تمہارا دل ہلکا ہو جائے اور تم پھر ایک درد برداشت کرنے کے قابل ہو جاؤ... اب ویسے بھی تمہیں بے ہوش نہیں رکھ سکتا ڈاکٹرز نے کہا ہے کہ ایسے میں تمہاری موت بھی واقع ہو سکتی ہے یا کوما میں جا سکتی ہو یا پھر نروس بریک ڈاون بھی ہو سکتا ہے، اور اتنی آسان موت تمہیں میں ہر گز نہیں دینے والا..

باسط کی آواز حد درجہ بھیانک تھی..

باسط نے دیکھا وہ آنسو دوپٹے سے صاف کرتی خاموش ہو گئی ہے..

باسط اسکے جواب کے انتظار میں کھڑا رہا پر حیات چہرہ جھکائے بیٹھی رہی. .

بس اسی بات پر باسط اشتعال چڑھ جاتا تھا وہ چپ رہتی تھی کچھ نہیں بولتی تھی جیسے اسکے ہر باتوں کو نظر انداز

کر رہی ہو۔۔

باسط چیخ کر بولا.. "آخر کس مٹی کی بنی ہو ہاں اتنا تمہیں روز میں ذلیل وخوار کرتا ہوں مار دھاڑ کر تا ہوں, غلط الفاظ بولتا ہوں، بے عزت کرتا ہوں پھر بھی خاموش رہتی ہو تمہارے اندر کوئی حساس نہیں ہے تمہیں کوئی تکلیف ذلالت وخواری نہیں محسوس ہوتی ہے..

مانتا ہوں دو منٹ کیلئے تم میں صبر آ بھی جائے تو اتنی دکھ تکلیف درد برداشت کرتے کرتے صبر رخصت ہو جاتا ہے، کوئی بہت ہی ڈھیٹ لڑکی ہو نہیں ڈھیٹ نہیں بے حس ہو یا تو بزدل ہو یا ڈر پوک, کم سے کم مجھے ایک جواب تو دے سکتی ہو..اگر تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی نا تو کب کا مر چکی ہوتی..اور ہاں کرارے جواب بھی دیتی کم سے کم کچھ تو بولتی, ایک نہ ایک دن اسکا صبر پھٹ جاتا اور وہ چیخنے چلانے لگتی. .

لیکن ایک تم ہو جو صبر نہیں خود پر جبر کئے بیٹھی ہے، جو بے آواز روتی ہے اور خود کو بہت بڑی پارسا سمجھتی ہے... ہونہہ میں بھی دیکھتا ہوں اور کتنے دن تک تم خود کو بچائے رکھتی ہو..." باسط شعلہ باز نظروں سے حیات کو گھور تا رہ گیا..

حیات تو بس دل ہی دل کانپ رہی تھی لیکن ہمت مجتمع کر کے کہا.. "میں ڈرتی نہیں ہوں بس میرا یقین میرے اللہ پر ہے جو مجھے اپنے حفظ وامان میں رکھے ہوئے ہیں۔اور میں بہت حساس ہوں اسلئے خاموش ہوں.. کیا فائدہ آپ جیسے بننے کا غصّہ کرنے کا, آپ جس طرح چیختے ہیں..اور آپ چاہتے ہیں میں بھی ویسی بن جاؤں لیکن پتا ہے کیا ہو گا جب دو شخص ایک جیسے ہوں تو زبردست ٹکراؤ ہوتا ہے, ٹکراؤ سمجھتے ہیں نا تصادم...(clash) آپ چیخیں گے چلائیں گے اگر میں بھی بدزبانی پر اتر آؤں تو پتا ہے کیا ہو گا آپ فضہ سے پھٹ پڑیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ میں بری طرح مار کھا جاؤں گی، آپ کا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ نقصان صرف میری ذات کا ہو گا.. آپ تو ہر روز ویسے بھی آتش مشعل بنے رہتے ہیں اور اوپر سے میں بھی بھڑکتی آگ بن جاؤں تو زبردست آگ لگ جائے گی .. اسلئے بہتر ہے میرا خاموش رہنا ویسے بھی ہر حال میں میری ہی ذات کچلی جائے گی تو میرا بول کر یا خاموش رہنا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے..

میرے اندر میرے رب نے صبر کرنے کی بڑی قوت برداشت دی ہے اور میں جو ہوں جیسی ہوں اس سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے.. میری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی مر جاتی میں بھی مر گئی ہوں میری روح بری طرح زخمی ہے روز درد سے چھٹپٹاتی ہے، تڑپتی ہے بلکتی ہے، بس سانسیں چل رہیں ہیں، پتا نہیں کب ملک الموت آئے اور روح قبض کر کے ساتھ لے جائے..اور ویسے بھی مجھے فضول بولنا پسند نہیں..

اور مجھے تو انتظار ہے بس اپنے بھائی کا!!..

حیات خاموش ہوئی تو باسط جو اسے گھور کر دیکھ رہا رہا تھا واپس سے کمرے سے نکل گیا. .

وقت ہاتھ سے ریت کی مانند پھسلتا جا رہا تھا۔اب بھی حیات کی زندگی میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا..

باسط تھک چکا تھا اسے لگنے لگا تھا یہ کوئی معمولی لڑکی نہیں ہے جو آرام سے ٹوٹ بکھر جائے گی یا اپنا صبر تحمل

کھو دے گی..

باسط اگر اسے تھپڑ بھی مارتا تو وہ مار کھا لیتی غصہ کرتا تو سہہ جاتی. .

حیات نے اس دوران اپنے اللہ کے بیچ رشتہ مضبوط کر لیا تھا اور اسے امید تھی کہ وہ خوار نہیں ہو گی..

حیات روز صبح نئی امید کے ساتھ اٹھتی کہ اسکا بھائی آئے گا لیکن پورا دن گزر جاتا اور پھر رات ہو جاتی لیکن کوئی نہیں آتا تھا کب تک وہ انتظار کرتی .. دیکھتے دیکھتے مہینہ گزر گیا تھا,اب دل میں وسوسے اور وہم پیدا ہونے لگیں تھے اور دل پہ بدگمانی چھانے لگیں تھیں..

اب تک وہ صرف خود کو جھوٹے دلاسے اور جھوٹی تسلیاں ہی دیتی آ رہی تھیں لیکن اب سب ختم ہوتے جا رہا تھا.. بادی,اور نگزب یا شاہ زیب کوئی ابھی تک کیوں نہیں آیا؟؟

حیات روز یہی سب سوچ کر اندر ہی اندر کڑھتی تھی۔لیکن کوئی نہیں آتا تھا۔۔

دوسری طرف باسط اسکا سودا جلیل فاروقی سے کر چکا تھا جو لڑکیوں کو زیادہ سے زیادہ دام میں خرید کر جبراً لڑکیوں سے جسم فروشی کرواتا تھا۔۔

باسط کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا بس اسے پیسوں سے مطلب تھا جو اسے کافی زیادہ رقم حیات کے متبادل مل رہیں تھی.. باسط کے پاس پیسے کی کمی نہیں تھی بس وہ نفرت میں اندھا ہو گیا تھا..

ویسے بھی اسے حیات کی خاموشی اور پارسائی کا ڈھونگ بری طرح نظروں میں کھٹکتا تھا..

حیات بھی اس بات سے باخبر تھی کہ اب وہ اس گھر میں چند دن کی مہمان ہے اور حیات کو کوئی بھی دوسرا راستہ نہیں دیکھ رہا تھا سوائے ایک راستے کے وہ بھی راستہ حرام کی طرف جاتا تھا لیکن ہر روز حرام کا گھونٹ پینے سے اچھا وہ حرام کی موت خودکشی کو گلے لگا لے تاکہ حرام کی زندگی جینے سے وہ بچ جائے گی...

حیات زندگی بھر حق ناحق اور حلال حرام پر لمبے لمبے لیکچر دیتی تھی, جائز ناجائز میں فرق کرتے کرتے تھک گئی تھی لیکن کبھی حرام کام نہیں کئے تھے تو پھر آج کیسے حیات حرام کا نوالہ کھا کر صبر کا گھونٹ پی لیتی!!..

نصیبوں کو سب کیا دھرا تھا..

حیات تو رات دن بس وضو بنا کر سجدہ ریز رہتی تھی یا انگلیوں میں تسبیح گنتی رہتی تھی زیادہ سے زیادہ دل بھر آتا تو قرآنی آیات جو اسے ازبر تھے وہ پڑھتی رہتی تھی, اور ایسے میں باسط اسکا خوب مذاق بنایا کرتا تھا اور کہتا تھا..

"یہ سب کر کہ کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تم دوزانو ہو کر روتی ہو گر گڑاتی ہو لیکن تمہارا رب تمہاری نہیں سنتا ہے دیکھو میں تمہارا سودا کر بیٹھا ہوں لیکن تم کچھ نہیں کر سکتی ہو، زیادہ سے زیادہ دو آنسو بہا کر رہ جاؤ گ..اب یہ تمہاری چار گز کی چادر تمہارے سر سے چھن جائے گی اور جو تم پارسائی اور پاکیزگی کا ڈھونگ رچا رکھا ہے نا وہ بہت جلد ختم ہو جائے گا سوچو تم ہر رات کسی کی داشتہ بننے والی ہو اور پھر تمہاری فریاد اور دہائی کون سے گا.. "استہزا انگیز جملے پر حیات کو لگا وہ باسط کے منہ پر دو تھپڑ جما کر مارے لیکن وہ خاموشی سے دیوار پر لگی تصویر کو دیکھتی رہی اور انگلیوں میں تسبیح گنتی

رہی..

"کوئی بات نہیں, انشااللہ میرا رب مجھے رسوا نہیں ہونے دیگا.."حیات فصاحت سے بولی..

ہاہاہا.." باسط تالی بجا کر زور زور سے ٹھٹھا مار کر قہقہہ لگانے لگا۔۔

"اپنے دماغ سے خناس نکال دو کے وہاں جا کر تمہیں وہ لوگ تبلیغ کی دعوت دیں گے یا نماز پڑھنے کی تلقین کریں گے"..

"جو بھی ہو آپ کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئیے" ..

"ارے واہ تمہارے حلق سے آواز میں آج نکل رہیں ہیں.." باسط اپنی خباثت دکھانے لگا تھا...

"آپ کو اپنی بہن کا بہت خیال ہے نا بہت محبت کرتے ہیں ناں.." عجیب غیر متوقع سوال پر باسط یک بیک ہنسی کنٹرول کر سنجیدہ ہو گیا اور خالی نظروں سے دیکھنے لگا..

"فضول سوال مت کرو کونسا بھائی اپنی بہن سے محبت نہیں کرتا ہے، یہ سب میں محض اسلئے کر رہا ہوں تاکہ میری بہن واپس لوٹ آئے.." سپاٹ اور سرد لہجے میں جواب آیا...

"آپ اپنی بہن سے ملنے یا اسکے واپس لوٹنے کی امید چھوڑ دیں کیوں کہ اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گی..

غور فرمائے گا۔ یہ آپ کے ہی الفاظ تھے کہ یہ دنیا مکافات عمل ہے تو پھر آج جو بھی آپ میرے ساتھ کر رہیں ہیں کل وہی گھوم پھر کر آپ کی بہن کے پاس لوٹے گا.. بقول آپ کے کونسا بھائی اپنی بہن سے محبت

نہیں کرتا سو میرا بھائی بھی مجھ پر جان لٹاتا ہے اور آج جو بھی مجھ پر گزر رہی ہے اور جیسا آپ میرے ساتھ سلوک کر رہیں ہیں کل وہی سلوک میرا بھائی بھی آپ کی بہن کے ساتھ کرے گا...

خدا سب بہنوں کو ظلم سہنے کی طاقت دے۔

میں تو سب کڑوا ہٹ پی گئی ہوں لیکن آپکی بہن شاید برداشت نہ کر پائے حیات کافی گہرے لہجے میں بول کر باسط کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی..

"ایسا کچھ نہیں ہو گا, میری بہن کے ساتھ مجھے یقین ہے، تمہارا بھائی ایسا کچھ نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ حور

کو... باسط کہتے کہتے رک گیا..

"بہت بھروسہ ہے میرے بھائی پر.... حیات کا لہجہ سرسری تھا۔..

"ہاں یہ بات بھی صحیح ہے میرا بھائی کچھ نہیں کرے گا کیوں کہ وہ اصل مرد ہے اور جانتا ہے مردوں کی غلطی کی سزا عورتوں کو نہیں دیتے مردوں کی جنگوں میں عورت کو نہیں گھسیٹتے ورنہ نسلیں اجڑ جاتیں ہیں، عورت تو بے قصور ہوتی ہے.. لیکن کچھ بہنیں مجھ جیسی بدنصیب ہوتیں ہیں جو بڑوں کی کئے کی سزا کاٹ رہی ہوتی ہے.." حیات کی آنکھیں ڈبڈبا سی گئیں تھیں..

"میں نے ایک بار کہیں پڑھا تھا اللہ نے مردوں کا درجہ اونچا رکھا ہے کیوں کہ وہ عورتوں کی عزت کے محافظ ہوتے ہیں اور محافظ کبھی بھی عزت کا سودا نہیں کرتے, اپنی مردانگی کمزور عورت پر جو دکھانے والا اصل میں نامرد ہوتا ہے۔" طنز میں بھیگو بھیگو کر نشتر آج حیات چلا رہی تھی جو سیدھا باسط کے دل پر آ لگا تھا...

باسط کا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور حیات کے گال میں چھاپ چھوڑ گیا..

باسط کی آنکھیں خطرناک حد تک لال تھیں، باسط رکا نہیں اور کمرے سے چلا گیا..

حیات دھب سے بیڈ پر گری اور ہونٹ کو دانتوں تلے دبائے وہ آنسوؤں کے ریلے کو آنکھوں سے بہنے سے نہیں روک سکی..

^

وہ تیری اذیت سہہ کر بھی زندہ ہے..

تو اسے گلے لگا کر دیکھ شاید مر جائے

2 دن بعد...

حیات نے سوچا وہ کچھ نہیں کر سکتی ہے وہ بہت بڑی پاگل تھی جو اس دن گھر سے شاپنگ پر نکلی تھی اور باسط کے ہاتھ لگی تھی..

حیات کو لگا تھا بس اور اب نہیں، زندگی نہ جینے دے رہی تھی اور نہ موت مہربان ہو رہی تھی...

باسط پاگلوں کی طرح لان میں ٹہل رہا تھا جب سامنے سے عمران آتا دیکھا اور ساتھ میں جلیل فاروقی بھی تھا۔۔

"حیات کہاں ہیں...

"باسط نے چھوٹتے ہی سوال کیا"..

"آپ اب اس سے نہیں مل سکتے ہیں...." جلیل نے بادل نخواستہ کہا اور شانے اچکا دیئے..

بس باسط کا دماغ گھوم گیا اور وہ جلیل کو گریبان سے پکڑے زور سے چیخا..

"کل شام تک حیات میرے پاس نہیں پہنچی تو دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرونگا اور تمہارے جتنے بھی ناجائز کاروبار ہیں مجھے سب کی خبر ہے اور وہ سونیا تمہاری دوسری بیوی جسے تم نے چھپا کر رکھا ہے وہ بھی کل سب کے سامنے آجائے گی اسلئے جو پوچھ رہا ہوں اسکا سہی سہی جواب دو.." باسط کی آنکھیں سرخ پڑ گئیں تھیں..

"کل جب تم لوگوں نے اسے میرے حوالے کر دیا تھا تو وہ بہت زیادہ آنکھیں مل مل کر رو رہی تھی, مجھے لگا سب ہی لڑکیاں تھوڑا بہت روتی ہیں دھندے پر جانے کے بعد خود ہی سیدھی ہو جائے گی میں اسے لے کر ریڈ لائٹ ایریا پہنچا اور اسے ایک کمرے میں بند کر دیا, سہی سے 5 منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا, پہلے تو میں کچھ نہیں سمجھا لیکن جیسے ہی میں سیڑھیوں سے بھاگتا ہوا نیچے گیا تو دیکھا وہ لڑکی خون سے لت پت زمین پر گری ہاتھ پیر پھینک رہی ہے, وہ دراصل بالکنی سے نیچے سڑک پر کود گئی تھی.. میری لڑکیوں نے جلدی سے اسکے سر پر کپڑا باندھا لیکن خون نہیں رک رہا تھا تو جلدی سے میں اسے ہسپتال لے گیا, وہ پرائیویٹ وارڈ میں ایڈمٹ ہے اسکی حالت بہت زیادہ نازک ہے"...

باسط نے اسکا گریبان جھٹک کر چھوڑ دیا..

"اگر اسے کچھ ہوا تو میں تیری جان لے لونگا..." باسط دھمکانے لگا..

"اگر اتنی ہی جان سے پیاری اور عزیز تھی تو میرے حوالے کیوں کیا تھا, اس لڑکی کے دام جو میں نے دیئے تھے مجھے اب پیسے واپس چاہیئے.." جلیل کھری بات کہتا ہوا جانے لگا..

"عمران اسکے پیسے اسکے منہ پہ مار...اچھا ہے یہ نہیں جانتا ہے میں کون ہوں, اگر جان گیا تو جان سے جائے گا.." باسط کا لہجہ ڈارک تھا..

باسط اندر آیا اور ہر براہٹ میں جلدی سے سینٹرل ہسپتال میں فون کیا اور حیات کو وی-آئی-پی وارڈ میں ٹرانسفر کرنے کا کہہ کر کچن گیا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر کچھ حلق کے نیچے اتارا اور کچھ سر پر ڈالا..

غصّے اور طیش میں آکر حیات کو جلیل کے ساتھ زبردستی رخصت تو کر دیا تھا لیکن دل بری طرح ہول رہا تھا, بہت زیادہ ہی ہولنا کی سی محسوس ہو رہی تھی, اسے دن میں کئی بار حیات کے کمرے میں جانے کی عادت تھی لیکن اب کمرہ خالی تھا.. باسط نے دل کو تھپک تھپک کر سلا دیا تھا..

باسط نے موبائل میں دل بہلایا اور یہاں وہاں دھیان بھی بھٹکانے کی کوشش کی لیکن بار بار حیات ذہن میں آکر چھا جاتی تھی, بالآخر اس نے جلیل کو فون لگایا اور سوچا کہیں حیات نے کوئی مصیبت تو کھڑی نہیں کر دی ہے لیکن اصل میں اسے جاننا تھا حیات ٹھیک تو ہے, لیکن جلیل کا فون لگاتار بزی اور پھر سوئچ آف جانے لگا..

پورا ایک دن گزر گیا تب جا کر باسط کو احساس ہوا اس سے کتنی بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے, وہ ایک معصوم کو بدکاری کے دلدل میں پھینک آیا تھا, وہ جانتا تھا وہاں عورتوں کے ساتھ بہت گھٹیا سلوک کیا جاتا تھا..

وہ خود کو بھی کوئی نیک بندہ نہیں کہہ رہا تھا لیکن حیات اسکی دسترس میں رہ کر محفوظ تھی کیوں کہ وہ حوس پرست نہیں تھا.. وہ مانتا تھا وہ غصّے میں حیات کو مارتا پیٹتا تھا لیکن آج تک اسکی طرف غلط نگاہوں سے نہیں دیکھا تھا..

باسط کو حیرانی ہوئی کہ اچانک وہ یہ سب کیوں سوچنے لگا تو دل سے آواز آئی کہ ایک زمانے میں وہ شریف سرشت کا مالک تھا اور اپنی دو بہنوں کے ساتھ آرام کی زندگی بسر کر رہا تھا, وہ کبھی بھی درندہ نہیں تھا بس حالت کچھ ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ غلط فہمیاں اور بدگمانیاں رشتوں کی مٹھاس کو چوس گئیں تھی..

اور بہن سے جدا ہو کر اسکا دل پتھر ہو گیا تھا لیکن آج اسے احساس ہوا تھا دل میں اسکے بھی جذبات تھے, کتنے سالوں بعد دل کی دھڑکن سنائی دی تھی..

حیات کے لئے اسپیشلسٹ ڈاکٹرز کا انتظام کر وہ گھر میں بیٹھا رہتا تھا, حیات سے نہیں ملنا چاہتا تھا کیوں کہ جانتا تھا اگر وہ اس سے ملنے جاتا تو حیات اسے دیکھ اور زیادہ ڈپریسڈ ہو جاتی...

پورے 15 دن بعد وہ واپس گھر لوٹی تو سوچا بس نرک سے نکل کر جہنم میں پھر داخل ہو گئی..

لیکن حیات کو شدید زور کا جھٹکا ضرور لگا تھا کیوں کہ گھر کا ماحول کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا, گھر کے ملازم اسکا بہت خیال رکھنے لگیں تھے اور کھانا پینا دوائی وغیرہ سب وقت پر دیا جا رہا تھا..

گھر کی فضا میں بدلاؤ صرف باسط کی وجہ سے ہوا تھا..

باسط آج پہلی بار حیات کے کمرے میں جانے میں جھجھک رہا تھا لیکن پھر سے دل کڑا کر وہ حیات سے ملنے اسکے کمرے میں گیا جہاں وہ بڑے سے گلاس وال سے سر ٹکائے زمین پہ بیٹھی تھی..

باسط کو دیکھ کر وہ ویسی ہی بیٹھے رہی..

"کیسی ہو تم حیات.." پہلی بار اس نے لڑکی کی جگہ حیات کہا تھا..

"زندہ ہوں.." حیات کے لہجے میں یاسیت چھپی تھی..

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی"..

باسط اسکے قریب گھٹنے کے بل بیٹھا تو حیات سنبھل کر سیدھی ہو گئی..

کچھ عجیب تھا باسط کے لہجے میں جو حیات بھانپ گئی تھی, آج اسکی نظریں نفرت نہیں اگل رہی تھی, آنکھوں میں ٹھنڈے اور نرم تاثر پڑھ وہ بھونچکا رہ گئی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ حیرت سے اچھل گئی....

ماضی.....

مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی"..

باسط اسکے قریب گھٹنے کے بل بیٹھا تو حیات سنبھل کر سیدھی ہو گئی..

کچھ عجیب تھا باسط کے لہجے میں جو حیات بھانپ گئی تھی, آج اسکی نظریں نفرت نہیں اگل رہی تھی, آنکھوں میں ٹھنڈے اور نرم تاثر پڑھ وہ بھونچکا رہ گئی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ حیرت سے اچھل گئی..

"ہمارا نکاح آج شام 5 بجے ہے, کپڑے وغیرہ میں بھجوا دونگا, بس تم تیار رہنا"...

حیات کے لئے پوری دنیا ایک پل کیلئے جیسے رک سی گئی ہو.. حیات نے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو اسکا مذاق میں کچھ نہیں لگتا تھا..

"کیا بکواس ہے, میں اور آپ سے نکاح... لعنت ہے آپ پر اور آپ کی سوچ پر... پہلے لڑکی کو اغوا کروایا, پھر تشدد اور مار پیٹ اور اس سے بھی جی نا بھرا تو مجھے ایک دلال کے ہاتھوں بدنام زمانہ کی گلیوں میں چھوڑ آئے اور اب ایک نیا شوشہ اور ذلیل کرنے کے لئے کیا ہے, میں آپ سے ہر گز شادی نہیں کروں گی, یہ میری زندگی ہے اور اس پر میرا حق ہے, میں آپ جیسے انسان سے شادی ہر گز نہیں کروں گی, آپ ہنس کیوں رہیں ہیں, آپ مجھے مجبور نہیں کر سکتے سمجھے آپ..." حیات کا صبر چھلک پڑا تھا..

وہ سب چیزیں برداشت کرتی آئی تھی لیکن نکاح وہ باسط جیسے انسان سے کبھی نہیں!!!.....

"سوچ لو...

"سوچ لیا... حیات ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہوئی بولی..

"فائن کوئی بات نہیں...

I agree that I have hurt you a lot,I have made you physically and mentally ill,but now is the time to fill you with my love

)میں مانتا ہوں میں نے تمہیں کافی ہرٹ کیا ہے اور میں نے تمہیں جسمانی اور ذہنی مریض بنایا ہے.. لیکن اب وقت ہے تمہیں محبت سے بھرنے کا(

حیات بس دم بخود ہوئی اس ظالم شخص کو دیکھ رہی تھی جو اب سیدھا اظہار محبت پر آ گیا تھا..

"نہیں, نہیں...چاہے جو بھی ہو جائے میں آپ کے دسترس میں کبھی نہیں آؤں گی اور آپ سے شادی ہر گز نہیں.... کبھی نہیں ہر گز نہیں, نو نو نیور ایور..." حیات ہذاتی انداز میں چیخی..

Think about it, if you bothered me a bit in marriage, then I will come on forcefully...You will not be able to bear it then whatever I will do..

)سوچ لو, اگر تم نے شادی میں مجھے ذرا سا بھی پریشانی پیدا کی تو میں زبردستی پر آجاؤں گا.. تم سہہ نہیں پاؤ گی پھر میں جو کرونگا(

باسط سگریٹ سلگا کر بولا تو حیات کو لگا کہیں وہ پھر اسکا دوپٹہ کھینچ کر اسکے گلے میں جلتی ہوئی سگریٹ نہ مسل دے..

"دور رہیں..." حیات اٹھ کھڑی ہوئی اور باسط کو وارننگ دے گئی..

"تمہیں معلوم ہے تم کتنی لکی ہو, مجھ جیسا لڑکا تمہیں مل رہا ہے, میں ایک اچھا آرٹسٹ ہوں اور ساتھ میں بزنس مین بھی اور دنیا کی 8 زبانیں بغیر لڑکھڑائے بول سکتا ہوں... تم یہی دیکھ لو میں رہتا مانچسٹر میں رہ کر اردو کیسے فر فر بول رہا ہوں.." باسط منہ سے دھواں کا مرغولا نکالتا ہوا بولا..

حیات ناک کو دو انگلیوں سے پکڑ کر کھڑی تھی اسے سگریٹ کی بدبو سے چکّر آتے تھے..

"جو بھی ہے مجھے کوئی سروکار نہیں اور راتوں رات آپ کا دل کیسے بدل گیا, آپ کو تو میرے یوں اچانک خودکشی پر غصہ یا مارنا پیٹنا چاہیئے اور آپ یوں فضول باتیں لیں کر بیٹھ گئیں.." حیات اسکا دھیان دوسری طرف مبذول کروانا چاہتی تھی..

"نہیں حیات تم ٹوپک چینج نہیں کر سکتی ہو.. مجھے میرے سوالوں کا جواب چاہیئے...ہاں میں یا ناں میں.." باسط کے کہنے پہ حیات ہتھے سے اکھڑ گئی..

"ناں نہیں, کبھی نہیں... سمجھے آپ..

میرا بھائی آئے گا اور وہ آپ کو اچھا سبق سکھائے گا, جتنے آپ نے مجھ پہ ظلم کے پہاڑ ڈھائے ہیں میرا بھائی آپ سے گن گن کر بدلے لے گا.." حیات تو غصے میں کانپ رہی تھی اگر مقابل اس سے زیادہ طاقتور یا جسمانی طور پر مضبوط نہ ہوتا تو وہ اسکا گلا مروڑ دیتی..

"حیات اتنی بے غیرت نہیں ہے یا کوئی بدکردار لڑکی نہیں ہے جو اپنے بھائی کے دشمن سے نکاح کر لے اور صبر کر بیٹھ جائے.." بولتے بولتے حیات پیٹ پکڑ کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی..

حیات کے آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے وہ سمجھ گئی تھی اسکے اپینڈکس کا درد پھر شروع ہو گیا ہے..

"تم ٹھیک ہو.." وہ اسکی حالت بہت دیر سے ملاحظہ کر رہا تھا..

"دور..دور ہٹ جاؤ, آہہ.." حیات برستی آنکھوں کو صاف کرتی رونے لگی تھی..جتنے آنسو انگلیوں سے صاف کرتی اتنا ہی آنسو پھر سے آنکھوں سے ٹپکنے لگتیں تھیں..

اور پھر اس دن باسط کو پتا چلا کہ اسے اپینڈکس کی پرابلم ہے جو وہ درد ہونے پہ کچھ ٹیبلیٹس کھاتی ہے, ابھی اپینڈکس اتنا زیادہ نہیں بڑھا تھا اسلئے دوائی پہ گزرا ہو رہا تھا.. ورنہ اپینڈکس کے مریض کو تو سیدھا ڈاکٹر آپریشن کرنے کی تجویز دیتے ہیں..

باسط نے حیات کیلئے ایک خاص ڈاکٹر رکھ لیا تھا جسے رات کو بھی بلایا جائے تو وہ ہر حال میں آئے گا..

باسط نے حیات پہ قبضہ جمانے کا سوچ ہی لیا تھا اور حیات جو ایک خودکشی کر چکی تھی وہ اب دوسری بار کوشش کرنے کا سوچ رہی تھی...

حیات دوسری لڑکیوں کی طرح پھٹ پھٹ نہیں بولتی تھی, ڈرتی تھی لیکن اب مجبوری تھی باسط کے آگے زبان نہ کھولتی تو وہ اسے کمزور سمجھنے لگتا اور من مانیاں کرنے لگتا..

حیات کے بال جو کمر سے بھی نیچے آتے تھے باسط نے کٹوا کر کندھوں تک کر دیئے تھے کیوں کہ کسی نے اسکے بالوں کو خوبصورت کہہ دیا تھا, بڑی بات تو یہ حیات سر سے دوپٹہ ہٹاتی ہی نہیں تھی اور جب وہ بے ہوش تھی تبھی شاید کسی نے اسکے بال دیکھ لئے تھے, باسط نے سوتی ہوئی حیات کے بال کاٹ دیئے تھے..

حیات کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی تھی لیکن مرتا تو کیا نہیں کرتا والی بات تھی..

حیات بال سیدھے اور ڈارک چاکلیٹ براؤن رنگ کے تھیں..

حیات تھی بہت خوبصورت لیکن وقت اور حالت نے منہ کے بل زمین پر گرا دیا تھا..

حیات کے سر پر پٹی چڑھی تھی اور ہاتھ میں پلاسٹر کیا ہوا تھا..2 فلور سے چھلانگ لگایا تھا اسلئے نصیبوں نے تھوڑا رحم کر لیا اور بچ گئی..

حیات نے بیڈ پر دیکھا جہاں جائے نماز اور قرآن پاک رکھا ہوا تھا.. یہ بھی باسط نے منگوایا تھا کیوں کہ حیات بغیر جائے نماز کے نماز پڑھتی تھی اور روز گھنٹوں قرانی آیتوں کا ورد کرتی تھی..

حیات سمجھنے سے قاصر تھی کہ اچانک باسط کے دل و دماغ میں اتنی بڑی تبدیلی کیسے رونما ہو گئی کہ وہ موم بن گیا یا پھر یہ ایک نئی سازش تھی...

دروازہ پھر کھلا تھا ایک کم عمر لڑکی جسکا نام فضا تھا وہ اسکے لئے کپڑے لائی تھی..

"صاحب جی نے بھیجا ہے.." وہ بول کر کھڑی ہوئی.

"آپ کو میری مدد چاہیئے, اگر آپ کی طبعیت سہی نہ ہو تو مجھے کہیئے گا میں نے ہی اس دن آپ کے کپڑے بدلے اور بال دھوئے تھے, بڑے صاحب نے کہا تھا آپ بیمار تھیں نا..." وہ بہت جلدی جلدی بولتی تھی..

"اچھا...وہ تم تھی, تمہارا شکریہ تم جاؤ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے جب ہو گی تو بلا لوں گی.." حیات نرمی سے کہتی کپڑے کو دیکھنے لگی..

کپڑوں میں گرے گھٹنوں تک آتا گاؤن فراک جس پر ہاتھ ورک کیا گیا تھا جڑی کا خوبصورت بھاری کامدانی لمبا سا دوپٹہ جیسا حیات اوڑھتی تھی, حیات نے دیکھا کپڑے کافی مہنگے اور اچھی کوالٹی کے ہیں, لیکن حیات کو ذرہ برابر بھی پسند نہ آئیں..

کپڑے کے نیچے ایک چھوٹی سی چٹ بھی تھی, حیات نے نکالی تو لکھا تھا..

"چپ چاپ تیار ہو جانا ورنہ میرا تیار کروانا تمہیں برا لگے گا اور ہاں زیادہ ہوشیاری نہیں, اگر تم جائز ناجائز سمجھتی ہو تو میری حکم کی خاموشی سے تعمیل کرو, اور وائز یو نو ویری ویل..

یور ڈینسٹی..

حیات نے کاغذ کو مٹھی میں بھینچ لیا اور ٹھنڈے دماغ سے سوچنے لگی کہ باسط آخر کہنا کیا چاہتا ہے..

"جائز ناجائز... مطلب میرے خدایا, یہ کتنی بڑی بات کہہ گیا ہے...

یہ مجھ پر زبردستی چلا رہا ہے لیکن کیوں آخر میں نے اسکا کیا بگاڑا ہے..

یہ کھلی ہوئی دھمکی ہے..

حیات نے اذیت سے آنکھیں موند لیں اور سوچا...

کاش وہ کوئی جاہل لڑکی ہوتی,

یا معصوم لڑکی جو صرف سرخی پاؤڈر لگانا جانتی ہو..

کاش میں اچھے برے کی تمیز نہ کر پاتی..

کاش میں سر جھکا "جی حضور" کہنے والی عورت ہوتی..

یہ سب ممکن ہوتا تو زندگی بہت آسان ہوتی..

شعور انسان کو کھا جاتا ہے..اور میں ایک باشعور اور سمجھدار لڑکی ہوں اور اذیت جھیل رہی ہوں....

4 بج چکے تھے اور جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا حیات کی بے چینی فرسٹیشن میں بدلتی جا رہی تھی..

وہ خود میں جز بز, تذبذب اور شاک کی کیفیت محسوس کر رہی تھی, سارے اموشن امڑ امڑ کر آنکھوں سے بہہ رہے تھے..

وہ باہر تک نہیں جا سکتی تھی, پتا نہیں کون سا لاک سسٹم تھا جو ڈور نوب گھمانے سے بھی دروازہ نہیں کھلتا تھا..

بھائیوں نے مان توڑ دیا تھا, ایک بار نکاح ہو جاتا تو وہ خود اپنے ہاتھوں سے سب کچھ گنوا بیٹھتی, دور کہیں خوابوں کا آشیانہ جل رہا تھا اور دھواں دل سے اٹھ رہا تھا..

عزت کا تقاضہ کہہ رہا تھا کہ نکاح کر لیا جائے اگر ایک بار نکاح ہو جاتا تو وہ پاکیزہ اور شرعی رشتے میں بندھ جاتی..

لیکن اتنا کچھ جانتے بوجھتے وہ زہر کا پیالہ اٹھا کر لبوں سے نہیں لگا سکتی تھی وہ ایک مافیا ڈان تھا اور مشہور سمگلر بلیک ہینڈ...

اگر نکاح نہیں کرتی تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا, کچھ بھی.. اور نہ پہلے وہ اسے روک پائی تھی اور نہ آئندہ آنے والے کل میں روک پاتی.. گناہوں سے بچنے کیلئے نکاح کر لینا بہتر چوائس تھا..

.....ٹھیک 4:59 میں باسط کمرے میں داخل ہوا, وہ براؤن کلر کے تھری پیس سوٹ میں بہت ہی زبردست لگ رہا تھا, سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ حیات آج پھر دل جان سے کانپ اٹھی تھی..

"میری زندگی میں تم مجھے برباد کرنے hآئی ہو,حیات تم نے مجھے محبت کا زہر دے کر برباد کر دیا ہے,تمہاری تمنّااور تمہاری چاہت مجھے پاگل کر رہے ہیں حیات..خود کو اور مجھ کو سمنبھالو ورنہ آج بہکنا تو طے ہے.."وہی خطرناک سی مبہم سی مسکان لئے وہ بہکتے اور ڈگمگاتے قدموں سے حیات کی طرف بڑھا جو پورے جاہ و جمال کے ساتھ دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی..

حیات گھیر دار گاؤن فراک پہ لیگنس پہنے ہوئے دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی..

باسط کے الفاظ اور اسکی گہری مسکان دیکھ وہ دہل اٹھی تھی..

حیات گھبرا کر جلدی جلدی دوپٹہ سمیٹنے لگی جو آج اس سے سنبھلے نہیں سنمبھل رہا تھا..

"میں مدد کر دوں"..

"میں خود کر لوں گی"..

"ویسے آپ سے ایک دوپٹہ نہیں سمبھل رہا ہے تو کیا آپ سے میں سمبھل پاؤں گا.."آج باسط نرم اوس کی طرح حیات کے وجود پر پڑ رہا تھا..

"میں یہ نکاح ضرور کر رہی ہوں پر مجھ سے کوئی امیدیں وابستہ نہیں کیجیئے گا کہ میں آپ کی خدمت کروں گی یا بیوی والے کام انجام دونگی,یہ بس مجبوری ہے اور جس دن میرا بھائی آیا اس دن آپ کو ایک ایک بات کا جواب دونگی.."حیات نے زچ ہو کر کہا..

"اوہ آج ہمارا دن ہے تو سالے صاحب کو بیچ میں کیوں لانا..انجوائی بے بی.." باسط شوخی سے بولا اور حیات کا دل کیا کے وہ سر پٹک لے..

حیات کمرے میں ہی رہی تھی بس اسکی منظوری لینے کیلئے قاضی صاحب کمرے میں آئے تھے اور حیات سے سائن کروا کر اور نئی زندگی کی کامیابی کی دعا دے کر چلیں گئیں..

حیات سر پکڑ کر بیٹھ گئی, وہی ہمسفر چنا گیا تھا جو رات دن اسے ذلیل کرتا تھا, اسکے ساتھ مار دھاڑ کرتا تھا..

وہ اللہ کی مصلحت سے انجان تھی, خدا نے اسے وہی دیا جو اسکا نصیب تھا..

حیات باسط کی بہتری کا ذریعہ بننے والی تھی..

خدا نے ایسا معجزہ کیا کہ جو کل تک اسے ذلیل بے عزت کرتا تھا وہی آج اسکی محبت میں داخل ہو کر اسے پاک نظروں سے دیکھنے لگا تھا, عزت کا سودا گر محافظ بن گیا تھا..,ذہنی فتور چھٹ گئی تھی اور مزاج میں بشاشت گھل گئیں تھیں..

صرف دو ہی دن میں باسط نے اس بات کا خود سے اقرار کر لیا تھا کہ حیات کی ایک کی بھی دوری جان لیوا ہے..خدا نے دل میں محبت ڈال کر اسے آزمائش میں لا کھڑا کیا تھا..اگر حیات ہاتھ سے جاتی تو جان بھی چلی جاتی..

کسی کسی کو محبت محسوس کرنے میں یا دلی کیفیت سمجھنے میں برسوں لگتے ہیں اور کوئی شخص چند لمحوں میں گرویدہ ہو جاتا ہے, دیوانہ ہو جاتا ہے, ہوش کھو بیٹھتا ہے, محبت کا دم بھرنے لگتا ہے, محبت کو دل کا سکون مان لیتا ہے اور محبوب کو وقت رہتے پہچان کر اقرار بھی کر لیتا ہے..

بس پھر شروع ہو گئی تھی باسط اور حیات کی محبت کی کہانی..

نکاح کے دو گھنٹے بعد جب باسط کمرے میں آیا تو دیکھا حیات صوفے پہ اوندھے منہ ہو کر سو رہی ہے, بال بکھرے پڑے ہیں اور ویسے بھی حیات کی نیند گھوڑے بیچ کر سونے والی مبالغے جیسے محاورے کی طرح تھی.. وہ جب سوتی تو دن دنیا سے بے خبر ہو کر سوتی تھی..

"ارے یہ تو سو گئی.. مجھے لگا تھا دوپٹہ کو گھونگھٹ بنا کر سمٹی سمٹائی بیڈ پر بیٹھی ہو گی لیکن اسے تو کوئی فکر ہی نہیں ہے.." باسط خود میں ہی بڑبڑانے لگا..

باسط اسکے قریب چل کر آیا اور حیات کا چہرہ بغور دیکھا, پورے اڑھائی مہینے بعد وہ اس ماہ کامل کو غور سے دیکھ رہا تھا ورنہ کبھی وہ غصّے میں ہوتا تھا یا کبھی وہ منہ پر ہاتھ رکھے سسک سسک کر روتی رہتی تھی..

"زوجہ حیات"...

بہت مبارک ہو تم کو, تم میری زندگی میں شامل ہو چکی ہو.. اب کر کہ دکھاؤ یہ ناز نخرہ.. سب برداشت کر لے گا یہ باسط اقبال..." جھک کر اسکے کومل ہاتھوں کو چوم گیا تھا..

باسط نے غور کیا تو دیکھا یہ وہی ہاتھ تھا جس پر اس نے گرم گرم کافی گرائی تھی اور وہ درد سے تڑپ تڑپ کر ہچکیاں لگا لگا کر روئی تھی...

پھر اسکے چہرے کو دیکھا جو بہت زیادہ معصوم تھا.. خم دار پلکیں اور اناری گال, کٹاؤ دار پتلے سے گلابی ہونٹ جو سفید پڑ گئے تھے, ٹھیک ہونٹ کے نیچے ایک چھوٹا سا تل جو تھوڑی کی خوبصورتی کو مزید نکھارتا تھا.. چھوٹا سا ناک جس میں پلاٹینم کا نوز پن جسکے بیچ چھوٹا سا ہیرا کا نگ جڑا ہوا تھا وہ ثبت تھا..

"تم سچ میں کوئی افلاک سے اتری پری ہو جو دنیا جہاں سے یکسر بیگانہ کر رہی ہو مجھے, اور اوپر سے کہتی ہو تم پر کوئی حق نہ جماؤں, تم پر میرا استحقاق ہے شرعی بھی قانونی بھی, ویسے بھی تمہارا شوہر ہوں جیسے چاہوں اور جہاں چاہوں رکھوں سمجھی, میرے ساتھ تمہیں ہر حال اور حالت میں رہنا پڑے گا.." باسط اسکے چہرے سے بال کو ہٹاتا ہوا کانوں کے پیچھے کر گیا..

"سمجھ نہیں آتا اچانک یوں تم سے محبت کیوں اور کیسے ہو گئی, میرا ارادہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا پر جب تم دو دن کیلئے مجھ سے دور ہوئی تو میں ماہی بے آب سا تڑپنے لگا اور ایسی تڑپ کہ دل جھنجھوڑ کر رکھ دیا میرا... بس تم قریب تھی تو سکون تھا لیکن اب تمہیں کبھی نہیں ہرٹ کروں گا میں نے پہلے ہی بہت گناہ کئے ہیں..

مجھے سکون چاہیئے مطلب تم..

تم اب میری ہو اور دل پر چھایا سرور ہے.." باسط وہی رات بھر صوفے کے نیچے بیٹھا رہا..

حیات جب اٹھی تو خود کو بیڈ پہ سوتا ہوا پایا, حیات چونکی اور جلدی سے اپنا دوپٹہ سہی کرنے لگی جو پہلے ہی ترتیب سے کندھوں پہ پھیلا ہوا تھا..

حیات کو دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ رات کو تو صوفے پہ سوئی تھی پھر بیڈ پہ کیسے آگئی..

اور حیات نے ہاتھوں پہ غور کیا جہاں زخم پر مرہم لگے ہوئیں تھیں اور بھر کلائی لال چوڑیاں سے ہاتھ مزید خوبصورت دیکھنے لگیں تھیں..

ضرور یہ باسط کا کام ہو گا..

ٹھیک اسی وقت باسط واشروم سے نکلا اور حیات کو جاگا ہوا دیکھ پر سرار سا مسکرا دیا..

"یہ آپ نے مجھے چوڑیاں کیوں پہنائی.." حیات باز پرس کرنے بیٹھ گئی..

"میری چیز تھی سو میں نے پہنادی, تم بھی میری اور کھنکتی چوڑیاں بھی میری.." وہ محبت بھرے لہجے میں کہتا ہوا حیات کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا..

حیات کی آنکھیں رونے اور زیادہ سونے کی وجہ سے سرخ اور متورم ہو گئیں تھیں اوپر سے آنکھوں میں پڑے لال ڈورے اور کملایا ہوا چہرہ..

"تم بہت پیاری ہو حیات...آئی لو یو.." باسط اسکی آنکھوں میں پیار سے دیکھتا ہوا بولا..

حیات گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور باسط اسکے یوں شرمانے اور گھبرانے پر دل کھول کر ہنسا تھا..

اب روز حیات کو باسط کا اقرار محبت کان دبا کر سننا پڑتا تھا, اس نے خود کو گونگا بہرا کر لیا تھا, نہ باسط کو کچھ جواب دیتی تھی..

باسط اندر ہی اندر کلستا تھا لیکن کچھ کر نہیں سکتا تھا, وہ بڑی حساس ہو گئی تھی.. بات بات پر رونے لگتی تھی..

پھر اچانک یوں ہوا کہ باسط کو معلوم چل گیا کہ آفرین جو حیات کا پارٹ نبھا رہی تھی وہ سامنے آ گئی ہے تو باسط حیات کو ساتھ مانچسٹر لے جانے لگا کیوں کہ وہ اب حیات کے ساتھ رہنا چاہتا تھا..

اور حیات کیا چاہتی تھی وہ جانتا تھا لیکن وہ اسکے چاہنے پر نہیں جا رہا تھا...وہ جو بھی چاہتی تھی سب باسط کے خلاف اور تردد بھی چاہتی تھی اسلئے باسط کو کوئی جاننے کا شوق نہیں تھا کہ حیات کیا چاہتی ہے....

^ ^

حال....

حیات پرانے زمانے کو یاد کر رہی تھی, وہ سیٹ سے ٹیک لگائے کب کا سو گئی یہ بات وہ خود نہیں جانتی تھی, باسط جو اسے یوں سوتا دیکھ اپنا بازو بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچ کر سینے سے لگا گیا تھا..

"اچھا ہے کچھ پل کیلئے آرام سے سو جاؤ, ورنہ جب سے مانچسٹر کا نام سنی تھی روتے ہی رہی تھی...پاگل لڑکی..

اگر تم میری زندگی میں نہ آتی تو میں خود سے نہیں مل پاتا, اتنا پیار اتنی ناز سے تمہیں رکھوں گا کہ تم ساری تلخیاں بھول جاؤ گی.. تمہیں صرف میری بن کر رہنا ہے..مانا میں نے تمہارے ساتھ بہت

برا سلوک کیا تھا لیکن اب دل سے چاہتا بھی تو ہوں..اتنی چاہت ہے کہ تمہاری نفرت بھی میری محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دیگی زوجہ.." باسط مسکرا کر اسکی پیشانی چوم گیا..

حیات ہر چیز سے بے خبر باسط کے سینے سے لگی سو رہی تھی...

الزماں ہاؤس...

نظروں سے دور سہی دل سے کہاں جاؤ گے..

اے جانے والے تم ہمیں بہت یاد آؤ گے..

حرا سر پکڑے بیٹھی تھی اور بے حد اداس تھی کیوں کہ ہادی اسکی نوکری چھوڑ کر جا رہا تھا..

جب سے اسکے بھائیوں نے اسے اطلاع کیا تھا وہ صرف یہاں وہاں پھر رہی تھی اور سوچ رہی تھی

اچانک ہادی کو مانچسٹر جانے کی کیا ضرورت پڑ گئی, اسکا تیز دماغ اور بھی زیادہ تیز ترین ہو گیا

تھا..دماغ کے گھوڑے ہر سمت دوڑائے اور ہر آرام سے سوچتے ہوئے وہ بیسمیں ٹ کی سیڑھیاں

چڑھنے لگی تب ہی ٹھٹھک کر رکی اور ہادی کی آواز سننے لگی..

"میں مانچسٹر جا رہا ہوں اور ڈارلنگ تمہیں میں بھولوں گا نہیں, تمہیں روز میسج اور کال کرتا رہوں

گا.." حرا کو لگا اسکا دل خالی ہو گیا ہے اور آس پاس کی ہر شئے گھومتی ہوئی محسوس ہوئی... حرا نے

سیڑھیوں میں ہی بیٹھنے میں عافیت جانی ورنہ وہ گر جاتی...

"شیرین میری شیر...آئی لو یو..." حرا کو بس اتنا ہی سننا تھا کہ اسکا صبر بول پڑا..

حرا زور سے چیخی اور ہادی جو شیران سے فون پہ بات کر رہا تھا اور اسے ٹیز کر رہا تھا اچانک حواس باختہ ہو گیا..

ہادی سیدھا دوڑتے ہوئے سڑھیوں تک پہنچا اور حرا کو بے حال دیکھ ڈر گیا..

"آپ ٹھیک ہیں.." حرا نے غصیلی نظروں سے ہادی کو دیکھا اور آنکھوں کی نمی چھپانے کیلئے آنکھ کور گڑنے لگی..

"یہ شیرین کون ہے... تمہارے کتنے افیئرز ہیں.. تم نے تو کہا تھا تمہاری بیوی کا نام حور ہے پھر یہ کون ٹپک پڑی..." حرا جھنجھلا گئی تھی..

ہادی دم بخود رہ گیا..

"آپ نے بس اتنی سی بات پہ اپنی یہ حالت بنا رکھی ہے.. اٹھئے اور میرے ساتھ چلیئے.. آپ کا بچپنا پتا نہیں کب ختم ہو گا.." ہادی اسے سہارا دے کر اٹھانے لگا..

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے.. تم کیا کرتے پھرتے ہو.. تمہیں شرم نہیں آتی.." حرا اب بھی جذبات میں بہہ کر بولی جا رہی تھی..

"اہمم.. یہ بیہودہ سوال ہے, اور ہاں میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے.. میں اپنے دوست سے بات کر رہا تھا اور اسے غصّہ دلانے کیلئے اسکا مذاق بنا رہا تھا.. اور آپ توبہ چھی اَسْتَغْفِرُاللّٰہ.... خوامخواہ مجھ پہ شک کرتی ہیں, اور رہا میری بیوی کا سوال وہ مجھے پوجتی ہے اور آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتی ہے..." ہادی تپانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے ہوئے بولا..

"فالتو بکواس نا کیا کرو مجھ سے سمجھے, تم اور تمہاری بیوی دونوں ہی دقیانوسی ہو.." حرا تاؤ میں آگئی تھی..

حرا کو کوئی شوق نہیں تھا ہادی کی بیوی کی تعریف سننے کا...

ہادی اسے اپنے کمرے میں لے آیا..

حرا ایک چھوٹے سے گول میز پہ بیٹھ گئی..

"اب بتائے کیا کام تھا"..

"کوئی کام نہیں تھا بس یہ پوچھنا تھا اچانک تم پہ کیا جنوں سوار ہو گیا کہ تم پاکستان چھوڑ کر جا رہے ہو.." حرا سوال داغنے لگی..

"میری مرضی..." ہادی نے شان بے نیازی سے شانے اچکائے..

"تمہاری مرضی, مائی فٹ.. تم اچانک میری نوکری چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو...اور اگر تم چلے گئے تو میری حفاظت کون کرے گا"..

"اوّل تو اب آپ کو گھر سے ایک قدم بھی باہر جانے کو نہیں ملے گا, اسلئے حفاظت کا تذکرہ نا چھیڑیئے...اور ہاں مجھے کچھ ضروری کام کے سلسلے میں جانا پڑ رہا ہے اور ویسے بھی آپ ٹینشن مت لیں بے فکر رہیں.." ہادی ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا..

"لیکن ہادی تم کیوں جا رہے ہو مت جاؤ, عجیب سی وحشت ہو رہی ہے مجھے اور ایسا لگتا ہے تم گئے تو کبھی نہیں واپس آؤ گے اور میرا دل بہت اندیشوں اور وہموں میں گھرا ہے تم پلیز مت جاؤ.." حرا التجا کرنے لگی..

"کیسی وہمی ہو گئیں ہیں آپ, ڈونٹ وری ایسا کچھ نہیں ہو گا اور آپ پازیٹو سوچے, اچھا سوچے تو اچھا ہو گا اور بس میرے لئے دعا کرتے رہیئے گا.." ہادی کا اطمینان حرا کو کھل رہا تھا..

حرا کو لگ رہا تھا وہ جو ظاہر کر رہا ہے ایسا ہر گز نہیں ہے, وہ خود کو سمیٹے اور اندر زبردست طوفان چھپائے ہے..

"آپ صرف بیڈ ریسٹ کریئے"..

"جاؤ بھی,,, جب تب ریسٹ کرو, پتا نہیں کیوں مجھے اس گھر میں ہر کوئی ریسٹ کرنے کا کہتا رہتا ہے.. کیا میں بیمار ہوں یا پاگل.." حرا بھنّا کر بولی..

"پہلے بات سے مجھے اعتراض ہے لیکن دوسری بات ایک حد تک صحیح ہے.." ہادی شرارت سے پلکیں جھپکا کر بولا..

"بکواس نہیں اور اگر کسی بھی چیز میں ہیلپ چاہیئے ہو تو بول سکتے ہو"..

"ہاں ذرا میری پیکنگ میں مدد کر دیجئے.." ہادی نے کہا تو حرا نے سوچا وہ بری پھنسی..

حرا نے تو محض رسمی انداز میں کہا تھا لیکن ہادی سنجیدہ ہو گیا تھا..

"ٹھیک ہے کر دیتی ہوں.." حرا نے ہاں تو کہہ دیا لیکن اصل میں اسے کام کرنے میں موت آتی تھی..

حرا بڑی مستعدی سے ہادی کے کپڑے سمیٹنے لگی, ہادی آرام سے صوفے پہ بیٹھا موبائل چلا رہا تھا..

"ہادی مائنڈ مت کرنا لیکن کیا تم اپنی بیوی کے ساتھ مانچسٹر جا رہے ہو.." حرا بڑے سے سوٹ کیس سے کپڑے رکھ رہی تھی..

"نہیں اس کم دماغ کو نہیں لے جا رہا ہوں, مجھے وہاں ضروری کام ہے اور کچھ دن سکون سے رہنا ہے اگر اسے لے کر گیا تو میرا سکون غارت ہو جائے گا.." ہادی جمائی لیتا ہوا بولا..

حرا کو بہت غصّہ آیا..

"تمہاری بہت ہی گھٹیا سوچ ہے, بیوی کے بارے میں کون شوہر ایسا کہتا ہے.. بے چاری مجھے تمہاری بیوی سے ہمدردی ہے پتا نہیں تمہارے ساتھ کیسے گزر بسر کرتی ہو گی"..

"آپ اسکی فکر چھوڑے اور ہاتھ جلدی چلائیں, آپ سے ایک کام نہیں ہو رہا ہے..

آپکی ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ آپ بھی اس ہی کیٹگری میں آتی ہیں.." ہادی نے کہا اور حرا بڑبڑا کر رہ گئی..

"ساری عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں, ذرا سی تعریف پہ خوش اور ذرا سا کام کہہ دو پھر تیوری چڑھ جائے گی"..

حرا نے کان دبا لیا اور کام کرتی رہی..

اچانک حرا کو ایک کتاب دیکھی جو اصل میں ڈائری تھی.. حرا نے ایک نظر ہادی کو دیکھا جو موبائل چلانے میں مشغول تھا حرا نے ڈائری کو کو دیکھا جو بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا..

حرا کے خورافتی دماغ میں آئیڈیا آیا اور اس نے ہادی کی نظر بچا کر ڈائری رکھ لی..

حرا ہادی کی پیکنگ کر کے واپس اپنے کمرے میں آئی اور ڈائری کو شال کے نیچے سے نکال کر دیکھنے لگی..

طبعیت بوجھل تھی اور مزاج میں چڑچڑاپن آ گیا تھا..

حرا آرام سے بیڈ پہ بیٹھ کر ڈائری کو کھولا اور پہلے ہی صفحے کو دیکھ کر جھکی..

"روح من"...

حرا نے پڑھا اور لکھے ہوئے الفاظ پر آنکھیں موندیں اس پر ہاتھ پھیر کر کچھ محسوس کرنے لگی..

حرا کو بہت ہی عجیب سا لگ رہا تھا وہ غیر محسوس طریقے سے کہیں اور پہنچ گئی تھی..

حرا کے دماغ میں دھندلے سائے رونما ہونے لگے..

"روح رو کو, آہستہ چلو میری جان..

روح کہاں ہو...

روح میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں..

تم دنیا کی سب سے پیاری بہن ہو..

"روح میں مر جاؤں گی..رحم کرو,اس قدر ظالم اتنی پتھر مت بنو..

اچانک حرا نے آنکھیں کھول لیں اور ڈائری کو بند کر کے بستر پر ایک سائیڈ پھینک دیا..

حرا پسینہ سے شرابور ہو رہی تھی,دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا..چاروں طرف سائے لہراتے ہوئے دیکھ رہے تھے,کانوں کی سماعت میں عجیب آوازیں گونج رہیں تھیں.

حرا خوف سے اٹھی اور کمرے سے بھاگ نکلی اور سیدھا بھائی کے کمرے میں چلی گئی جہاں شاہ زیب مغرب کی نماز پڑھ کر اٹھ رہا تھا,حرا کی چڑھتی سانسیں اور گھبراہٹ دیکھ پریشان ہوا..

شاہ زیب اسکی خیریت دریافت کرتا اس سے پہلے ہی حرا دوڑ کر اسکے سینے سے لگ گئی اور سسکنے لگی..

"بیٹا کیا ہوا..کچھ تو بولیں...آپ مجھے ڈرا رہیں ہیں.."شاہ زیب اسکے بالوں کو سہلاتا ہوا بولا..

حرا کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے روتی رہی..

حرا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا بس وہ رو کر خود کو مطمئن کرنا چاہتی تھی..

دل میں عجیب سی چبھن ہو رہی تھی..بہت زیادہ گھبراہٹ ہو رہی تھی,انگلیاں کپکپا رہیں تھی..

شاہ زیب بس خاموشی سے اسکی پشت تھپتھپاتا رہا..

کبھی کبھی لفظوں سے بہتر خاموشی ہوتی ہے..

"بھائی...کیا میں پاگل ہوں..."حرا آنسو صاف کرتی ہوئی چہرہ اٹھا کر بھائی کو دیکھتی ہوئی رندھی ہوئی آواز میں بولی..

"کیا فضول بول رہی ہو, ہوش کے ناخن لو..." شاہ زیب ہمیشہ سے اسکے فضول بک بک سے پریشان رہتا تھا..

"نہیں بھائی سچ بولیں, میرے ساتھ بہت عجیب عجیب چیزیں آج کل رونما ہو رہی ہیں, کبھی کچھ یاد آتا ہے, کبھی جانی پہچانی آوازیں آتی ہیں اور کبھی تو ایسا لگتا ہے کوئی مجھے پکار رہا ہو, کسی کو میرا شدّت سے انتظار ہو...ذہن میں دھندلے مناظر اور شکلیں دکھائی پڑتیں ہیں لیکن میں یاد نہیں کر پاتی اور کچھ بھی صاف صاف نہیں سمجھ آتا ہے..." حرا بھائی کے سینے سے لگی سسکنے لگی تھی..

"ایسا کچھ نہیں ہے, بس تم ناولس اور دیر رات تک ٹی-وی وغیرہ مت دیکھا کرو.. تم خود پہ بوجھ مت ڈالو اور زیادہ سوچو مت بس آرام کرو اور اچھی اچھی باتیں سوچو.." شاہ زیب اسے بیڈ پہ بیٹھا کر پانی کا گلاس پکڑ کر اسے پلانے لگا..

"میں مر تو نہیں جاؤں گی نا.." حرا نے کہا تو شاہ زیب نے اسکی طرف کڑی نگاہوں سے گھورا اور اسکی پیشانی چوم کر اسے بہلانے لگا..

اورنگزیب دوسری طرف ہادی کو سفر کے متعلق ضروری ہدایت دے رہا تھا..

عشاء کے وقت ہادی سب سے گلے مل کر الوداع ہو رہا تھا.. حرا بھی کوپوز کئے خود کو وہاں کھڑی کر رکھی ہوئی تھی..

جب ہادی سب سے مل کر باہر کی طرف جانے لگا تو حرا بھی اسے پورچ تک چھوڑنے چلی آئی..

"ہادی اپنا خیال رکھنا اور ہاں ٹائم سے کھانا پینا اور اپنے سونے کا خیال رکھنا ورنہ اکثر تم راتوں کو جاگ کر رہتے ہو اور نیند نہ آئے تو اللہ پاک کی عبادت کر لینا.. سلیپنگ پیلس کا استعمال کم کرو اور ہاں سگار بھی کم پیا کرو, یہ صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے.. اور ہاں تمہاری ضرورت کی چیزیں سب پہلے تھاک میں رکھی ہیں"...

"سب کے لئے شکریہ.." ہادی تشکر سے بولا..

"فی امان اللہ.." حرا بول کر پلٹی لیکن دوسرے ہی لمحے لڑکھڑا کر گرنے والی تھی کہ ہادی نے بروقت سمبھال لیا..

"سمنبھالو بانو.." ہادی اسے سمبھال گیا تھا..

"ارے کچھ نہیں بس کمزوری ہے...." حرا ہادی کے ہاتھ اپنے کمر سے ہٹاتی ہوئی بولی جو ہادی نے غیر محسوس طریقے سے اسکے کمر پر رکھی ہوئی تھی تاکہ وہ پیر جما کر کھڑی رہے..

"اپنا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیئے اور ہاں گھر سے مت نکلیئے گا.. اور سہج سہج کر قدم جما کر رکھیئے اور ہاں کود پھاند مت کریئے گا اور ہاں آرام سے... کیا کہا ہے میں نے آرام سے"...

"او کے آرام سے.." حرا آہستگی سے چل کر واپس برآمدے کی جانب جانے لگی..

ہادی اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور زیر لب مسکرا کر گاڑی میں بیٹھ گیا....

ہادی ائیر پورٹ کے لئے نکل گیا تھا..

اس بات سے انجان کہ پیچھے میں حرا ذہنی اذیت میں مبتلا ہونے والی ہے..

•°•°

ناز و انداز سے کہتے ہیں جینا ہو گا,
زہر دیتے ہیں تو کہتے ہیں پینا ہو گا..

جب میں پیتی ہوں تو کہتے ہیں مرتی نہیں,
اور جب مرتی ہوں تو کہتے ہیں جینا ہو گا..

مانچسٹر.....

باسط حیات کو لے کر برٹش کالونی پہنچ گیا تھا.. یہ تھا بلیک ہینڈ کا محل نما بنگلہ جسے کسی زمانے میں حور نے اپنے ہاتھوں سے ایٹرئر ڈیزائن کروایا تھا, ہر چیز حور کی پسند کا ہوتا تھا اگر کچھ اسکے مزاج کے خلاف ہوتا تو وہ گھر میں آفت کر دیتی تھی..

حور نے شو پیس سے لے کر پینٹنگ تک سٹینڈرڈ چوائس کے لگائے تھیں..

برٹش کالونی کسی البرٹ برٹش نامی شخص نے خاص اپنی بیوی کی دلجوئی کے لئے بنایا تھا, لیکن کہا جاتا تھا یہ اتنے بڑے اور خوبصورت گھر کو دیکھ کر بھی انکی بیوی آنینا خوش نہیں ہوئیں تھیں..

بعد ازاں یہ گھر باسط کے مرحوم ابّا اقبال صاحب نے کم داموں میں خریدا تھا کیوں کہ اس گھر کی بارے میں افواہیں اڑی ہوئیں تھی.. سٹینڈرڈ ایریا کے درمیان برٹش کالونی بنا تھا جو آسیب زدہ کہلاتا تھا لیکن اقبال صاحب کے رہنے سہنے کے بعد لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہوئیں..

باسط نے ہوش سمبھالتے ہی گھر کو ری آرگنائز کروایا اور ہر پرانی چیزیں نکال کر ٹرینڈ نگ چیزیں گھر میں لگائیں اس میں حور کا بھی ہاتھ تھا.. حور کو گھر سجانا بہت پسند تھا..

پورے مانچسٹر میں باسط ایک مشہور بزنس مین کے روپ میں سبھوں کے ذہنوں پہ چھایا تھا, حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا کہ باسط ہی وہ خطرناک اور انٹر نیشنل بندہ ہے جو ایک کالے زمانے کا سمگلر ہے اور مشہور مافیہ میں اسے بلیک ہینڈ کہتے ہیں.. لوگ اسکا نام سن کر ہی تھرا اٹھتے ہیں..

لوگ اسکی بہت عزت کرتے تھے, سوسائٹی میں بہت نام تھا, لوگ اسے نور اقبال کی سلجھی اور سمجھدار اولاد باسط اقبال کے روپ میں جانتے تھے..

باسط بھی اپنے گھر میں اپنی بہن حورین کے ساتھ خوشی و خرّم کی زندگی بسر کر رہا تھا, لیکن یہ سب کچھ سال پہلے ہی باتیں تھیں...

فلحال تو باسط اکیلا تھا اور بہن کی تلاش میں سر گرداں تھا..

باسط اتنے دن بعد اپنے ملک اور اپنے گھر آکر سکون اور چین کی سانس لیتا گہری سوچ میں ڈوبا تھا.. سامنے ہی صوفے پہ حیات بیہوش اوندھے منہ ہو کر لیٹی تھی..

حیات کو لمبے وقفے کیلئے بیہوش کر کے رکھا گیا تھا تاکہ وہ کوئی رونا دھونا یا بدمزگی پیدا نہ کرے..

حیات نے پٹپٹا کر آنکھیں کھولیں لیکن سامنے باسط کو بیٹھا دیکھ واپس سے بند کر لیں..

وہ ویسے بھی نیا گھر اور سامنے بیٹھے ظالم شخص کو دیکھ ہمیشہ ڈر جاتی تھی اسلئے حیات نے سوچا اسے بیہوش ہی رہنے کی ایکٹنگ کرنی چاہئیے..

"تم جاگتی سوتی رہتی ہو"..

حیات نے سوچا اسے کیسے پتا چل گیا کہ مجھے ہوش آیا ہے..

"مجھے سب پتا چل جاتا ہے.." باسط اپنا گال کھجا کر بول رہا تھا..

حیات خجل سی ہو کر اٹھی اور اپنا سکارف کھول کر دوپٹے کی طرح سر اور گلے کو ڈھک لیا..

"کچھ نہیں بولو گی جان حیات.." باسط نے دیکھا وہ خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھی ہے..

"تمہیں میرا گھر پسند نہیں آیا کیا, دیکھو تو سہی یہ تمہاری نند اور بھابھی مطلب حور نے ڈیکوریٹ کیا تھا.." باسط چاہتا تھا کم سے کم وہ کچھ تو بولے ورنہ وہ اب خاموشیوں کی زبان سمجھتے سمجھتے تھک گیا تھا..

"اچھا ہے.." حیات نے مختصر سا جواب دیا تو باسط اٹھ کر اسکے قریب آ گیا..

"آؤ تم لمبے سفر سے تھک گئی ہو گی, تمہیں تمہارا کمرہ سوری مطلب ہمارا کمرہ دیکھا دیتا ہوں تاکہ تم تھوڑا فریش ہو کر آرام کر لو پھر میں تم سے فرصت سے بات کرونگا اور ہاں اپنی زوجہ حیات کو مانچسٹر بھی تو گھومانا ہے.." باسط جانتا تھا وہ تو خیر گونگی ہی بن کر رہنے والی ہے..

حیات کیلئے اپنا بازو پیش کیا لیکن حیات نظر انداز کر کے خود ہی اپنے سہارے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی..

باسط نے لاپرواہی سے شانے اچکائے اور آگے بڑھ گیا..

باسط آگے آگے چل رہا تھا اور حیات چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اسکی تقلید کر رہی تھی..

تھوڑی دیر بعد وہ آرام سے زینوں کو طے کر ایک طویل راہداری سے گزر کر ایک بڑے سے دروازے کے پاس آ کر رکے اور باسط نے دروازے سے منسلک ایک چھوٹی سی کیپیڈ پہ انگلیاں رکھی تو فنگر ٹچ اپر وو ہو کر پاس ورڈ مانگنے لگا, باسط نے ترچھی نظروں سے حیات کو دیکھا جو اپنی انگلیوں کو دوپٹے سے الجھائے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی..

باسط نے جھٹ سے نمبر ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور باسط اسے کندھے سے تھامے اندر لے آیا..

حیات کو لگا شاید خواب ہے مگر اس قدر بڑا اور زبردست بیڈ روم اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا, وہاں پہ رکھی ہر ایک چیز سے نفاست بیان کر رہی تھی, بیڈ کے اوپر لٹکتے فانوس کو دیکھ حیات کی آنکھیں چندھیا سی گئیں..

لیکن دوسرے ہی پل ساری چیزیں مانند پڑ گئیں کیوں کہ اسے اپنا چھوٹا سا کمرہ یاد آ گیا جو تھا تو چھوٹا لیکن تھا بہت پیارا سا, بہت ہی جذباتی وابستگی تھی اسے اپنے کمرے اور گھر سے..

چھوٹا ہو یا بڑا, اپنا گھر اپنا ہی ہوتا ہے..

حیات نے دیکھا ڈبل بیڈ آمنے سامنے رکھے ہوئے ہیں بیڈ گول سا بیضاوی شکل کا تھا اور زمین پہ عمدہ قسم کے مخملی میٹریس بچھی ہوئیں تھیں..

حیات کا دل تو اپنے گھر کے موٹے سے دری قالین پہ اٹکا ہوا تھا.. ہر اس چیز پر جو اسکے گھر میں میسّر اور دستیاب تھیں..

"تمہارے کپڑے نکال دیتا ہوں جاؤ تم شاور لے لو اور چینج کر لو پھر میں کمرے میں کھانا بھجواتا ہوں"..

باسط اسکے کپڑے سفری بیگ سے نکال کر بیڈ پر رکھنے لگا..

حیات نے کچھ نہیں کہا بس اسکا منہ پھولا ہوا تھا کیوں کہ اب روز اسے باسط کی کتھا سننی پڑے گی, باسط زبردستی اسے روز کوئی نہ کوئی بات پہ محبت کا اظہار کر بیٹھتا تھا..

"کیا ہو گیا تمہاری طبعیت تو سہی ہے نا.." باسط اسکی پیشانی چھوتا ہوا بولا..

"ہمم.." حیات اٹھی اور باسط کو دیکھنے لگی..

"اچھا واشروم اس طرف ہے, یار سامنے تمہیں اتنا بڑا دروازہ نہیں دیکھ رہا ہے"..

حیات کے کان دو بار ہلے اور باسط یہ دیکھ ہنس گیا.. حیات جب بھی کوئی بے تکی بات سنتی تھی تو اسکے کان کی لوئیں اور کان کا اوپری حصّہ دو بار پھڑ پھڑا جاتے تھے..

"یہ تمہارے سرخ خرگوش جیسے کان ہلتے ہیں ناں تو مجھے تم پہ بہت پیار آتا ہے.." باسط اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنے قریب کھینچتا اس سے پہلے ہی حیات لچکیلی ڈال کی طرح وہاں سے نکل گئی

جب حیات نہا کر باہر نکلی تو باسط بیٹھا ای میلس پڑھ رہا تھا..

حیات نے سکائی بلیو اور وائٹ کلر کا لانگ کرتا اور پلازو پہن رکھا تھا, سارے کپڑے باسط نے اپنے پسند اور رنگ کے خریدے تھے جو حیات پر جچے...

حیات آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کو تولیے سے خشک کر رہی تھی تبھی باسط اسکے قریب آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر کھینچ کر بیٹھا گیا..

"یہ کیا حرکت ہے.. میں کوئی ربر یا چوئینگم نہیں ہوں جو ہر وقت مجھے کھینچتے رہتے ہیں.." حیات اب باسط کا نرم گوشہ دیکھ دلیر ہو گئی تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل میں باسط کا ڈر رچا بسا تھا..

"نہیں کھینچتا چلو.." باسط ڈرائر آن کر اسکے بالوں کو سوکھانے لگا..

"اسکی کیا ضرورت تھی بال تو ایسے بھی سوکھ جاتے.." حیات کو باسط کا یوں خیال رکھنا پسند نہیں تھا..

وہ ہر کام چھوڑ چھاڑ کر صرف حیات کو اہمیت دیتا تھا..

"ضرورت تھی زوجہ حیات کیوں کہ اکثر تمہارے بالوں سے پانی ٹپ ٹپ گرتا ہے اور تم بالوں کو لاپرواہی سے چھوڑ دیتی ہو, اس سے تم بیمار پڑ سکتی ہو"..

"اس قدر خیال مت رکھئیے میرا..." حیات اٹھنے لگی تو باسط نے اس بار سختی سے حیات کو شانوں سے پکڑ کر واپس صوفے پہ بٹھایا تھا..

"تم شاید زیادہ ہی اوور ریکٹ کر رہی ہو, قصہ پارینہ کو بھول جاؤ اور موجودہ وقت میں لوٹ آؤ جہاں باسط تم میں جذب ہے.." الفاظ حیات کے کانوں میں پڑے تو وہ ڈر گئی..

"مجھ سے بے رخی یا رخ پھیرنے کا سوچنا بھی مت ورنہ تمہارا یہ دیوانہ کچھ کر بیٹھے گا جسکی ذمہ داری سراسر تم پر عائد ہو گی.. کچھ ہی لمحوں کے لئے سہی کیا تم ہمارے درمیان ہونے والی تلخیاں نہیں بھول سکتی.." حیات باسط کے بے باک انداز دیکھ عش عش کر رہی تھی..

"کچھ بولو بھی سہی, تم مجھے ظالم سمجھتی ہو پر تم سے بڑا ظلم نہیں کیا میں نے, میرے دل کے چور دروازے سے تم پہلے پہل داخل ہوئی اور دھیرے دھیرے محبت کا زہر دے کر مجھے مار دیا.. اور جب مجھے احساس ہوا تو تم پتھر کی بت بن گئی.. اور اوپر سے تمہاری یہ خاموشی ہائے مجھے کسی دن بے موت مارے گی.." حیات کی پشت باسط کے سینے سے لگی تھی..

وہ اسکے سرد سانسوں کو گردن میں محسوس کر رہی تھی..

"میرا ہاتھ چھوڑ دیں,, پلیز..." حیات کے دونوں ہاتھ باسط نے پیچھے پشت پر باندھ رکھے تھے, وہ ایک ہی ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے قید میں جکڑ رکھا تھا..

"چال میں نے چلی تھی اور مات بھی میں ہی کھا گیا.. بری طرح لوٹ لیا تم نے حیات.." باسط کی گستاخیاں بڑھتی ہی جا رہیں تھی..

باسط جھٹکے سے اسکا رخ سامنے کرتا ہوا بولا اور حیات کی پلکیں اور لب خوف سے لرزاں ترساں تھیں..

باسط اسکے اتنا قریب تھا کہ دونوں ایک دوسرے کے دل کی دھڑکن بآسانی سن سکتے تھے, حیات پر تو کپکپی سی طاری تھی جب کہ روم ٹمپریچر نارمل تھا...

باسط نے جھک کر باری باری دونوں ہتھیلی کی پشت کو چوما اور اسے پیار سے دیکھنے لگا..

"چھوڑیں میرا ہاتھ.. آپ برے انسان ہے اور مجھے آپ سے محبت نہیں ہے.." حیات نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا..

"کیا کہا ایک بار پھر سے کہنا ذرا.." باسط یکایک خطرناک مسکراہٹ لبوں پہ سجائے اطمینان سے بولا لیکن حیات روپڑی..

"میرا ہاتھ, یا اللہ بہت درد کر رہا ہے باسط پلیز چھوڑ دیں..." باسط نے اسکا دایاں ہاتھ پشت پہ زور سے مروڑ کر رکھ دیا تھا..

"لیو مائی ہینڈ... آہ آہ..." حیات درد سے مچلی لیکن باسط دوسرے ہاتھ سے اسکے گلے میں بازو حمائل کرتا ہوا سرد لہجے میں بولا.. "اب میں تمہارا ہاتھ تبھی چھوڑونگا جب تمہارے منہ سے محبت کا اقرار سنوں گا"..

حیات کچھ نہ بولی لیکن باسط نے اسکے ہاتھوں پہ سختی بڑھائی تو وہ چھٹپٹائی لیکن خاموش رہی..

"میرا ہاتھ توڑ بھی دیں گے تب بھی میں آپ سے جھوٹی محبت کا دم نہیں بھرنے والی.." حیات کی نفرت عروج پر تھی اور لہجہ برف جیسا سرد..

باسط کے چہرے پر کالے سائے لہرائے اور وہ خود ہی بے رخی سے ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا..

"تمہاری اوقات تو یہ ہے کہ تم زمین پر سوؤ لیکن پھر بھی تمہیں صوفے پر سونے دے رہا ہوں.. تمہارا نصیب اتنا اعلیٰ نہیں کہ تم باسط کے دل پر راج کرو.." باسط تکیہ اسکی طرف اچھال گیا..

حیات کچھ نہیں بولی اور تکیے جو اصل میں دو چھوٹے چھوٹے کشن کی شکل میں تھیں وہ سرہانے تلے لے کر سو گئی..

وہ خود ہی باسط سے دور رہنا چاہتی تھی, اسے باسط زہر سے بھی بدتر لگتا تھا اور دماغ میں ہر وقت اسکے خلاف مہم چلتی رہتی تھی, بس کسی بھی طرح اسکا بھائی آجائے اور پھر اسکی جان باسط سے چھوٹ جائے گی..

حیات پشت باسط کی طرف کئے سو گئی تھی, باسط سوچنے لگا شاید اس نے غلط لڑکی سے شادی کر لی ہے جو اس سے نفرت کرتی ہے اور کچھ سمجھتی ہی نہیں ہے..

بار بار اسکی محبت کی توہین کرتی ہے اور اسے ٹھکرا کر احساس دلاتی ہے کہ اسکے نزدیک وہ بے وقعت ہے..

باسط کو لگا تھا وہ شاید اٹھ کر اسکے قریب آئے گی اور معافی مانگے گی لیکن اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ تو مزے میں سو رہی تھی..

باسط کا دل کیا وہ پہلے والا کٹھور باسط بن جائے جس سے حیات ڈر کر سر جھکا لیتی تھی کیوں کہ ویسے بھی وہ اسکی محبت اور نرمی کو نظر انداز اور بے معنیٰ کر رہی تھی...

باسط رات بھر کروٹے بدلتا رہا اور سوتی ہوئی حیات کو دیکھ غصّہ ہوتا رہا جسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی حیات صبح اٹھی تو کمرے کو خالی دیکھ سکون کا سانس لینے لگی, باسط کو کمرے میں نہ پا کر دل میں خوشی ہوئی..

باسط اچانک واشروم سے نکلا تو حیات کے چہرے پہ پژمردگی چھا گئی..

"یہ لو اسے پڑھ لو, آج سے میرے سب کام تم کرو گی, میں کیا کھاتا ہوں کیا پہنتا ہوں, مجھے کب کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اس میں ہر بات لکھی ہے, مجھے ٹائم ٹیبل کا پابند ہوں, مجھے ہر چیز وقت پر ملنی چاہیئے ورنہ تم اپنی خیریت منانا.." ایک سفید چارٹ حیات کے ہاتھوں میں تھماتا ہوا وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گیا..

"حیات نے غور سے سب چیزوں کو پڑھا اور ناگواری سے کہا.." لیکن یہ ساری چیزیں تو ملازمین کرتے ہیں..

"تم بھی میرے لئے ایک ملازمہ ہو اور ہاں مجھے زیادہ سوال جواب پسند نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے الفاظ دوبارہ دوہرانا پسند کرتا ہوں.. نکاح کیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں تم سر پر چڑھ بیٹھو, اپنی حیثیت مت بھولو..." باسط کے کہنے پہ حیات نے چارٹ کو آنکھوں میں چھاپ لیا اور آرام سے اٹھی اور اسکے ہاتھوں سے کپڑے لے کر آئرن اسٹینڈ تک لے آئی..

حیات کو ویسے بھی کام کرنا پسند تھا اور وہ کام چور نہیں تھی, اپنے گھر پر بھی وہ ہی کام کرتی تھی کیوں کہ حرا کچھ کرتی ورتی نہیں تھی...

حیات نے شرٹ اور کوٹ آئرن کر اسے ہینگر میں ٹانگ دیا پھر اس نے وقت دیکھا تو 7 بج رہے تھے وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور کچن جا کر پہلا کام اس نے یہ کیا کہ سارے کیبنٹ کھول کر سارے مسالے اور ضروری چیزیں دیکھ لیں.

حیات نے ناشتہ تیار کیا اور ساتھ میں باسط کی گرین ٹی... حیات نے جھٹ جھٹ سنک میں پڑے سارے برتن دھو کر ریک پہ سجا دیئے اور ناشتہ ڈائننگ ٹیبل پر لگا کر وہ پر سکون ہوئی..

باسط جب نہا دھو کر باہر آیا تو دیکھتا ہے سارے کام مکمل ہو گئے ہیں اور ناشتہ بھی تیار ہے..

باسط نے سوچا ایک یہ لڑکی ہے, ایک اسکی بہن تھی جو کوئی کام وغیرہ نہیں کرنے مانگتی تھی, الٹا باسط کو صبح صبح اٹھ کر اسکے لئے ناشتہ بنانا پڑتا تھا..

حیات سائیڈ میں کھڑی وال کلاک دیکھ رہی تھی..

"یہ تم نے بنائے ہیں.." پلیٹ پہ آملیٹ فرائی کیا ہوا دیکھ وہ حیرت میں پڑ گیا تھا..

"ہاں زیادہ آئلی نہیں ہے.." حیات کو یاد آیا وہ باسط ہے کہیں کھانے میں کوئی گڑبڑی نہ بتا دے..

لیکن باسط خاموشی سے ناشتہ کرتا رہا..

ناشتے کے بعد حیات سارے برتن سمیٹ کچن گئی اور آپرن باندھ کر برتن دھونے لگی..

باسط کچن آیا تو یوں اسے کام کرتا دیکھ مغروریت سے کہنے لگا.. "آہا بے چاری حیات کام کرتے ہوئے کتنی اچھی لگ رہی ہے, ابھی ٹھیک سے شادی کو ایک مہینہ نہیں ہوا اور تمہارا شوہر تم سے سارے گھر کے کام کروا رہا ہے"...

"ہاں تو کیا ہو گیا کام ہی تو ہے, کام کرنے میں کیسی شرم اور جھجک, کام کرنا تو اچھا ہے جسمانی ورزش بھی ہوتی رہتی ہے اور مجھے کوئی افسوس نہیں ہے کہ نئی نویلی دلہن ہو کر سارا گھر سنبھال رہی ہوں, مجھے پہلے بھی اپنے شوہر سے کوئی امید نہیں تھی اور نہ اب ہے, شادی میرے مرضی کے خلاف ہوئی ہے اور ویسے بھی بہت جلد میں اس رشتے سے آزاد ہو جاؤں گی اسلئے مجھے اس گھر سے اور نہ ہی شوہر سے کوئی جذباتی وابستگی رکھنی ہے.." حیات کی بات سن باسط کو تپ چڑھ گیا اور وہ وہاں سے چلا گیا..

باسط لاؤنج میں آکر بیٹھا ہوا تھا اور حیات کی باتوں پر غور کر رہا تھا..

"تمہیں مجھ سے کوئی امید یا جذباتی لگاؤ نہیں ہے, یہ تو وقت ہی بتائے گا... تم جس خیال و گمان میں ہو کہ میں تمہیں رشتے سے آزاد کر دونگا تو یہ تمہاری بھول ہے, میں تمہیں خود سے دور جانے ہی نہیں دونگا, دیکھتا کون مجھے تم سے الگ کرتا ہے.. وہ دن زیادہ دور نہیں جب تمہیں میری محبت کا یقین ہو گا اور تم بھی مجھے ٹوٹ کر چاہو گی..." باسط نے دل میں سوچا لیکن حیات کے تاثیرات دیکھ اسکا دل اجڑ گیا تھا.. حیات اور اس سے محبت کبھی نہیں, شاید جیتے جی وہ کبھی نہ دیکھ پائے..

باسط لاؤنج میں آکر بیٹھا ہوا تھا اور حیات کی باتوں پر غور کر رہا تھا..

"تمہیں مجھ سے کوئی امید یا جذباتی لگاؤ نہیں ہے, یہ تو وقت ہی بتائے گا... تم جس خیال و گمان میں ہو کہ میں تمہیں رشتے سے آزاد کر دونگا تو یہ تمہاری بھول ہے, میں تمہیں خود سے دور جانے ہی

نہیں دونگا, دیکھتا کون مجھے تم سے الگ کرتا ہے.. وہ دن زیادہ دور نہیں جب تمہیں میری محبت کا یقین ہو گا اور تم بھی مجھے ٹوٹ کر چاہو گی..." باسط نے دل میں سوچا لیکن حیات کے تاثیرات دیکھ اسکا دل اجڑ گیا تھا.. حیات اور اس سے محبت کبھی نہیں, شاید جیتے جی وہ کبھی نہ دیکھ پائے..

دن بھر وہ دونوں ایک دوسرے کو یوں ہی ٹیز کرتے رہے, یا تو رخ پھیر لیتے یا کوئی طنز کرنے لگتے..

رات ہوئی تو حیات پہلے ہی اپنے صوفے پہ جا کر سو گئی تھی..

باسط نے دیکھا وہ روز گہری نیند میں سو جاتی تھی جیسے وہ اس کمرے میں اکیلی ہو یا اسے کوئی اور دیکھتا ہی نہ ہو..

باسط نے سوچ لیا تھا اسے کیا کرنا ہے..

باسط جتنا بھی سختی کر لیتا یا طنز کر لیتا لیکن بعد میں اسکا دل موم ہو جاتا تھا..

باسط کو یوں حیات کی اجنبیت بری طرح کھٹکتی تھی لیکن وہ بھی انّا میں آ کر اکڑا اور مغرور بنا رہتا تھا, جب کہ اسکا دل تڑپتا تھا اور روح حیات سے ملنے کی بھیک مانگتی تھی..

باسط کمرے میں آیا اور حیات کو شانوں سے جھنجھوڑ کر اٹھایا تو حیات بوکھلا کر اٹھ بیٹھی..

"تمہارے بھائی نے کچھ تمیز نہیں سکھائی کیا, اپنے شوہر کی خدمت کیا کرو... میرے پیر میں درد ہے آ کر میرا پیر دباؤ.." باسط نے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے بستر پہ پھینک دیا اور خود ہی اسکے سامنے جا بیٹھا..

حیات نے سوچا اس نے آج تک اپنے بھائی کا پیر نہیں دبایا تھا اور آج اسے اپنے شوہر کی خدمت کرنی ہو گی.. وہ ایسے شخص کی خدمت جو اسکے منہ پہ تھپڑ جڑتا تھا..

حیات کچھ نہ بولی اور اپنے کم مائیگی کا احساس ہوتے ہی دل میں نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی..

پھر حیات نے اَسْتَغْفِرُاللہ پڑھ لیا اور سوچا کوئی بات یہ شخص جیسا بھی اسکا شوہر ہے اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے میں ہی بھلائی ہے, وہ خود کو دوسری باتوں میں الجھائے رکھنا چاہتی تھی تاکہ وہ رونہ پڑے..

حیات کافی آرام سے اسکے پیر دبا رہی تھی اور وہ لاڈ گورنر کی طرح پیر پسارے لیٹ کر تھا..

حیات نے دیکھا وہ سو گیا ہے اور اسکا موبائل فون اسکے قریب ہی آن پڑا ہے..

ڈر بھی تھا جوش بھی تھا, اسے لگا وہ باسط کے فون سے کیوں نہ بھائی کو کال کرے لیکن اگر خدا نخواستہ باسط اٹھ گیا تو مار مار اسکا بھرتا بنا دیتا..

لیکن موقع کو ہاتھ سے گوانا نہیں چاہیئے یہی سوچ بلی کی طرح اٹھی اور اسکے بازو کے بغل میں دبا ہوا فون کو جھٹ سے اٹھا لیا, یہ بھی نہیں سوچا باسط کس قدر شاطر ہے اور فون بغیر لاک کے ہی نہیں رکھ چھوڑتا ہو گا..

حیات نے فون آن کیا تو اسکا حلق کانٹوں سے بھر گیا, یہ تو اسکا ہی فون تھا, وال پیپر میں اللہ اکبر لکھا ہوا تھا.. حیات کو یاد آیا یہ تو اس نے ہی بہت پہلے لگایا تھا.. لیکن باسط کے پاس اسکا فون کہاں سے آ گیا..

حیات نے لاک کھولنے کے لئے پاس ورڈ ڈالے تو پاس ورڈ کی جگہ فنگر پرنٹ شو کر رہا تھا..

حیات نے اپنا فنگر پرنٹ دیا جو کہ سیٹ نہیں ہوا.. حیات نے سوتے ہوئے باسط کو کنکھیوں سے دیکھا اور سمجھ گئی یہ فنگر پرنٹ باسط کے ہاتھ سے ضرور میچ ہو گا لیکن سوتے شیر کو کون چھیڑے اگر اٹھ جاتا تو چیر پھاڑ ڈالتا..

حیات نے سوچا کوئی فائدہ نہیں ہے, موبائل واپس سے سائیڈ پہ رکھ دیا اور وہاں سے اٹھنے لگی تبھی باسط نے اسکا ہاتھ پکڑا اسے دوبارہ اپنے قریب کھینچ لیا, حیات یوں اچانک ہونے والے افتاد کیلئے تیار نہیں تھا اسلئے اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اسکے سینے سے جا لگی..

"تم نے کس کی اجازت سے فون کو ہاتھ لگایا.." باسط غرایا..

"یہ تو میرا فون ہے.." حیات اسکے سینے پہ ہتھیلی جما کر اٹھ بیٹھی..

"تمہارا فون ہو یا میرا مطلب نہیں, میرے بغیر اجازت کے تم اس کمرے کے کوئی بھی چیز کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی.. اب شکل گم کرو اپنی.." باسط نے اسے غصّے میں بیڈ سے نیچے دھکّا دے دیا تھا..

"ہاں ٹھیک ہے نہیں چھوتی.. مجھے بھی کوئی مطلب نہیں ہے.. اور نہ ہی آپ کے کمرے کی کوئی چیز کو بلاوجہ ہاتھ لگاؤں گی, شکل بھی نا دکھاتی آپکو پر کیا کروں مجبوری ہے, ایک کمرے میں ہوں اسلئے نا.." حیات کی آواز رندھ گئی تھی..

حیات جلدی سے اٹھی اور صوفے پہ جا کر بیٹھ گئی لیکن اب جو بھی ہوا تھا حیات کو نفرت شدّت سے ہوئی تھی..

حیات آنسو صاف کرتے ہوئے صوفے پر لیٹ گئی..

باسط کو اپنے کئے پر شرمندگی ہوئی تھی, اسے یوں داٹنا نہیں چاہیئے اور نہ ہی بیڈ سے نیچے دھکّا دینے چاہیئے تھا, ایک تو پہلے سے ہی وہ اس سے ڈرتی تھی اور اب نفرت بھی کرنے لگتی جو باسط کو برداشت نہیں تھا..

دوسری صبح حیات اٹھی لیکن اسکا موڈ آف تھا, کل رات کے حادثے کے بعد حیات نے سوچ لیا تھا وہ ہی گری پڑی ہے جو بار بار ایسی حرکتیں کر بیٹھتی ہے جس پر باسط کو موقع مل جاتا ہے بے عزت کرنے کا, وہ اب اسے موقع ہی نہیں دے گی اور زیادہ ہو گا تو کان دبا کر جھڑکیاں سن لے گی وہ کر ہی کیا سکتا ہے مردانگی کے زور پر اس نے پہلے ہی اسے کافی تکلیف پہنچائی تھی اور اب نہیں....!! وہ خود ہی پرہیز کرے گی..

دونوں اپنی اپنی الجھنوں میں الجھے ہوئے تھے اور وقت گزر رہا تھا..

حیات نے اپنے چہرے کو سپاٹ بنا لیا تھا, نہ ہنستی تھی اور نہ اب روتی تھی.. بس چپ چاپ سارا گھر کا کام کرتی تھی..

زیادہ ضروری ہوا تو "ہاں" "یا" "ہوں" میں جواب دیتی تھی..

باسط نے یہ سب نوٹس کیا تھا پر وہ بھی خاموش رہتا تھا.. دونوں اپنے ضد پہ اڑے ہوئے تھے..

مگر کہتے ہیں ناناراضگی یا انّا میں ہمیشہ بات کی پہل وہی کرتا ہو جو سب سے زیادہ محبت کرتا ہو..

باسط کو حیات سے دوری کیا ناراضگی تک برداشت نہیں تھی لیکن کبھی کبھی وہ سخت ہو جاتا تھا کیوں کہ حیات ہر وقت بھائی کی دھن میں رہتی تھی..

آخر کار باسط سے ضبط نہیں ہوا اور وہ آتش فشاں کی طرح حیات کے وجود کو جھلسا گیا..

حیات عشاء کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر ہی بیٹھی دعا مانگ رہی تھی, دعا مانگ کر اٹھی تو باسط کو کمرے میں پایا جو اسکے نماز پڑھ کر اٹھنے کا منتظر تھا..

"میری بات غور سے سنو"..

حیات جائے نماز لئے ہاتھوں میں لیے کھڑی رہی..

تمہیں پوری دنیاداری پتا ہے ماشاءاللہ سے پانچ وقت کی نمازی ہو اور روز فجر کے وقت قرآن کی تلاوت بھی کرتی ہوں, کئی باتوں کا علم ہے تو یہ بھی جانتی ہو گی شوہر کی عزت اور اسکے حکم کا پابند ہونا کتنا ضروری ہے, اللہ پاک نے شوہر بیوی کا رشتہ اس دنیا میں سب سے پہلے بنایا تھا اور یہ سب سے خوبصورت رشتہ ہے, شوہر بیوی کا حاکم ہوتا ہے اور دنیا کی نظروں سے بچائے محفوظ رکھتا ہے, اسکے ناز نخرے اٹھاتا ہے, اسکے لاڈ اٹھاتا ہے..اور ضرورت پڑنے پہ سختی بھی کر سکتا ہے لیکن اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ دونوں ایک دوسرے سے بدگماں ہو کر بیٹھ جائیں.. تمہیں مجھ سے جو بھی شکایت ہے یا دل میں میرے خلاف جو بھی بھڑاس ہے وہ تم نکال لو تاکہ تمہارا من ہلکا ہو جائے, مانا میں نے تمہارے ساتھ تھوڑی بہت بدسلوکی کی تھی لیکن اب شرمندہ تو میں ہی ہوں نا

یار..اور آخر تم چاہتی کیا ہو, کیا میں پیر پہ گر جاؤں تمہارے... تمہیں میری باتیں آخر سمجھ کیوں نہیں آتیں.. پاگل ہو کیا کچھ بولتی بھی نہیں ہو..

زوجہ حیات میں ایک برا انسان ہوں لیکن تمہارے لئے میرے جذبات واحساسات بلکل پاکیزہ ہیں..

حیات سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ کیا, سامنے بیٹھا شخص اسکا شوہر تھا اور ابھی اس نے جو بھی کہا تھا سو فیصد سہی کہا تھا.. شوہر تھا اسکا مجازی خدا, اسکی خوشی میں خوش ہونا تھا اور اسکے غم میں غمگیں.. لیکن وہ بے اعتنائی اور بے رخی برت رہی تھی جو سراسر غلط تھا..

شوہر کو ناراض کر وہ سجدے میں سر جھکائے تھی جب کہ اس نے ابھی تک اپنے شوہر سے دو محبت کے بول تک نہیں بولے تھے..

مرد کو عورت اور عورت کو مرد کیلئے تسکین کا ذریعہ بنایا گیا تھا..

باسط اسکے قریب کھڑا تھا لیکن حیات کو اس بات کا ہوش تک نہیں تھا..

"ناراض ہو.." باسط نے غیر محسوس انداز میں اسکے ہاتھوں سے جائے نماز لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا..

"نہیں" مختصر کا جواب موصول ہوا تھا..

اظہار محبت کروں, یا پوچھ لوں طبعیت اسکی..

اے قاصد کوئی تو بہانہ بتا ان سے بات کرنے کا..

حیات نے آنکھیں بند کر لیں تھیں, وہ اب اس معاملے میں بے بس تھی..

باسط کو اختیار تھا, حق حاصل تھا وہ اس پر حق جمائے کیوں کہ وہ اسکا محرم تھا..

باسط بنا کچھ بولے ہولے سے اسکے قریب آیا اور اسکی پیشانی چوم کر اسے بانہوں میں بھر لیا.. حیات نے کوئی مزاحمت نہیں کیا..

اب کچھ بھی کرنا فضول تھا..

حیات کا پورا وجود محبت کی بھٹی میں جل کر بھسم ہو گیا تھا...

حیات اسکی قربت پہ مچلی, پھڑ پھڑائی اور تڑپی بھی تھی لیکن باسط نے سارے فرار کے رستے مسدود کر دیئے تھیں..

رات کے دو بجے تک حیات جاگی ہوئی تھی لیکن باسط اسکے گود میں سر رکھ سو گیا تھا..

حیات نے آہستگی سے اٹھنا چاہا لیکن باسط نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا..

باسط نے حیات کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھامے اپنے بالوں کو ہلکا ہلکا سہلانے لگا..

حیات سمجھ گئی تھی لیکن ہاتھ اب بھی کانپ رہیں تھیں, باسط نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا, حیات دھیرے دھیرے اسکے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی..

"بس تم میرے ساتھ ایسے ہی رہنا.. تمہاری محبت میری جینے کی وجہ بنے گی.." باسط نے جذبات سے چور لہجے میں کہا..

باسط کے ہاتھ میں حیات کا دوپٹہ لپیٹا ہوا تھا, حیات بال بکھرے ہوئے سامنے چہرے پر چھائے ہوئے تھے..

باسط اٹھا اور اسکے بالوں کو ہاتھوں سے سلجھاتا نرم گرم سے لہجے میں بولا.. "تم سے میری خوشبو آنی چاہیئے حیات"..

کندھوں پہ دوپٹہ پھیلائے وہ حیات کے چہرے کو بہت قریب سے دیکھ رہا تھا جو شرم سے نظریں جھکائے بیٹھی تھی...

"اب تم مجھ سے ایسے شرماتی رہو گی تو میں ایسے ہی تمہارا معصوم چہرہ گھنٹوں تک دیکھتا رہو نگا.." باسط اسکے چہرے پہ جھکا تو حیات کی سانسیں تیز دھونکنی کی طرح چلنے لگیں..

باسط سارے فاصلے سمیٹتا اسکے وجود پہ چھا گیا تھا..

حیات الزماں مر گئی تھی اور حیات باسط اقبال زندہ رہ گئی تھی..

حیات اپنے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے میں بٹا دیکھ رہی تھی لیکن وہ شاید اپنے خواند کی بے انتہا محبت کو سہہ نہیں پائی تھی..

حیات نے سوچا ہر چیز کو وقت پر آنے وقت لگے گا.. پھر ہر شئے ہر چیز اپنی جگہ میں سنبھل جائے گی..

دوسری طرف ہادی بھی مانچسٹر اپنے پرانے گھر پر پہنچ چکا تھا, جہاں کسی زمانے میں حور بھی اسکے ساتھ رہتی تھی, لیکن اب وہ گھر اسکے بغیر ویران سا پڑا تھا..

ہادی جانتا تھا حیات اسے کہاں ملے گی, وہ بلیک ہینڈ کو قریب سے جانتا تھا..

ہادی جانتا تھا بلیک ہینڈ یعنی باسط اکثر اپنے گھر برٹش کالونی یا اپنے مین آفس ہلٹن میں ہو گا..

ہادی کو بس ایسا مضبوط جال بننا تھا جس میں باسط پھنس کر منہ کے بل گر جائے اور اسکی بہن بھی سہی سلامت اس تک پہنچ جائے..

ہادی خود اپنی مدد آپ کرنا جانتا تھا..

ہادی نے سوچ لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ حیات کو واپس لا کر رہے گا..

ہادی اس بات سے انجان نہیں تھا کہ باسط ہر باتوں سے باخبر رہتا ہے.. وہ یہ بھی جان ہو گیا ہو گا کہ اسکا پیچھا کرتے ہوئے ہادی بھی مانچسٹر پہنچ گیا ہے..

دوسری طرف ہادی بھی مانچسٹر اپنے پرانے گھر پر پہنچ چکا تھا, جہاں کسی زمانے میں حور بھی اسکے ساتھ رہتی تھی, لیکن اب وہ گھر اسکے بغیر ویران سا پڑا تھا..

ہادی جانتا تھا حیات اسے کہاں ملے گی, وہ بلیک ہینڈ کو قریب سے جانتا تھا..

ہادی جانتا تھا بلیک ہینڈ یعنی باسط اکثر اپنے گھر برٹش کالونی یا اپنے مین آفس ہلٹن میں ہو گا..

ہادی کو بس ایسا مضبوط جال بننا تھا جس میں باسط پھنس کر منہ کے بل گر جائے اور اسکی بہن بھی سہی سلامت اس تک پہنچ جائے..

ہادی خود اپنی مدد آپ کرنا جانتا تھا..

ہادی نے سوچ لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ حیات کو واپس لا کر رہے گا..

ہادی اس بات سے انجان نہیں تھا کہ باسط ہر باتوں سے باخبر رہتا ہے..وہ یہ بھی جان ہو گیا ہو گا کہ اسکا پیچھا کرتے ہوئے ہادی بھی مانچسٹر پہنچ گیا ہے..

بس اسے فکر تھی تو حیات کی..ہادی کا سوچ سوچ کر دماغ پھٹے جا رہا تھا کہ وہ کس حال میں ہو گی, جتنا وہ سوچتا اسکا دل ہولنے لگتا..ہادی بہت مضبوط مرد تھا لیکن اپنی بہن کے معاملے میں کمزور پڑ جاتا تھا...

ہادی اپنا کمرہ صاف کرتے ہوئے صرف حرا اور حیات کے بارے میں سوچ رہا تھا...ایک عقل سے پیدل تھی اور دوسری بیوقوف اور ڈرپوک...دونوں ہی ایک جیسی تھی بس حرا کا دماغ نہیں چلتا تھا اور حیات کا دماغ تو چلتا تھا لیکن کچھ کر گزرنے کی ہمّت نہیں تھی..

ہادی اپنا کمرہ صاف کر سفری بیگ سے کپڑے الماری میں سیٹ کرا اپنے کچن کی طرف بڑھا اور گرم گرم کافی بنا کر وہی پڑی ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور فون نکال کر اورنگزیب بھائی کو کال لگایا اور کانوں میں لگے ایر پیس کو آن کر بولا..

"اسلام و علیکم بھائی جی میں خیریت سے مانچسٹر پہنچ گیا ہوں...ہاں جی, بلکل میں سہی سلامت ہوں اور آپ لوگ اپنی سیکورٹی کا خیال رکھیں...اور حرا کو بھی سنبھالے رکھیں میں جلد واپس آؤں گا.." ہادی بول کر خاموش ہو گیا..

ہادی کافی پیتے پیتے ہال روم میں آیا جہاں ایک لڑکی کی ہنستی ہوئی فوٹو لگی تھی..ہادی اس تصویر کو دیکھ مسکرایا اور کہنے لگا..

"تمہیں میں کبھی خود سے دور نہیں کر سکتا اور تم تو خیر پاگل ہی تھی...میں نے جب پہلی دفع تمہیں کلاس میں کتابوں میں نظریں گڑائے مطالعہ میں غرق دیکھا تو دیکھتا رہ گیا...معصوم چہرہ, آنکھوں میں موٹی فریم والا چشما اور خود کو مخملی شال سے ڈھکے تم بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی بس وہی دن میں دل ہار بیٹھا تھا وہ بات الگ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ناپاک سچ سے انجان تھی..لیکن جب تمہیں سب حقیقت پتا چلی تو تمہاری جان خطرے میں آگئی جو میں قطعی برداشت نہیں کر پایا تھا اور تمہیں خود کے محفوظ پناہوں میں لے لیا بس اس دن سے تم حورین اقبال سے حورین ہدایت علی بن گئی.." ہادی تلخ یادیں یاد کر آبدیدہ ہو گیا, جتنی یادیں تلخ تھی اتنا ہی یادیں ایک عجیب سی ٹھنڈک اور احساس سے نوازتی تھیں..

ہادی نے فون اٹھایا اور ایک میسج ٹائپ کر کسی انون نمبر پر سینڈ کیا اور فون سائیڈ رکھ کہا.." باسط تمہیں اتنا زیادہ پرسنل نہیں جانا چاہیئے, تمہاری بہن کو کبھی بھی میں نے تمہارے خلاف ورغلایا نہیں, کبھی اسے تمہارے خلاف کرنے کی کوشش نہیں کی اور نا ہی اسے زبردستی کسی بندھن سے

باندھا... لیکن تم نے حیات کو غائب کروا کر سیدھا میرے اوپر حملہ کیا ہے جسکا جواب میں بھی تمہیں سود سمیت دوں گا"...

ہادی غصّے میں آنکھیں میچ کر رہ گیا...وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا لیکن حیات میں اسکی جان بستی تھی..

ہادی نے آنکھوں کی نمی تک چھپا کر خود کو پتھر بنالیا تھا..

^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^ ^

اسلام آباد...

حرا اداسی سے کمرے میں بیٹھی تھی, جب سے ہادی گیا تھا اسکا دل عجیب اندیشوں سے گھرا ہوا تھا..

حرا بار بار ہادی کے بارے میں سوچ رہی تھی جبکہ وہ جانتی تھی وہ شادی شدہ ہے لیکن وہ خود کو سمجھا چکی تھی اور اسے ایک ہمدرد دوست مانتی تھی..

لیکن پھر بھی آج کل اس پر عجیب کیفیت طاری تھا..

حرا نے سارے خیالوں کو ذہن سے جھٹک دیا وہ جانتی تھی کون سا اسکے سوچنے سے ہادی مانچسٹر سے اسلام آباد آجائے گا..

یہی سوچتے سوچتے حرا بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر سو گئی..

باہر کھڑا اورنگزیب حرا کی بنتی بگڑتی حالت دیکھ کافی مایوس تھا...اورنگزیب جانتا تھا حرا کچھ ہی دنوں میں ہادی سے کافی گھل مل گئی تھی, جس بات کا ڈر تھا وہی ہو رہا تھا حرا ہادی کی طرف عجیب کھنچاؤ محسوس کرتی تھی اور اپنے دل میں نرم گوشہ بھی محسوس کرنے لگی تھی..

اونگزیب سوچتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا..

حرا کو نیند میں گئے کچھ ہی لمحے گزرے تھے تبھی وہ اپنا سر دائیں بائیں جھٹکنے لگی..

"تمہیں آج مرنا پڑے گا حور.... تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے مجھ سے میرا سب کچھ چھن گیا.. تم ہر چیز پر قبضہ جمائے بیٹھی ہو, پہلے بی. برو کو میرے خلاف کیا اب ہادی کو بھی... نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی...ہادی صرف میرا.. صرف میرا"...

حرا بڑبڑانے لگی...

"روح...روحی,, پاگل ہو گئی ہے آگے مت آنا میں نے کچھ نہیں کیا...مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا میں تو..... حرا چیخ کر اٹھ بیٹھی اور چاروں طرف دیکھنے لگی..

"ہادی...ہادی...وہ مجھے مار دے گی...وہ ہوش کھو بیٹھی ہے...پاگل ہو گئی ہے..." حرا اپنی انگلیوں سے سر دباتے ہوئے گھبراتی ہوئی بولی..

حرا نے آنکھیں کھولی اور اپنے آس پاس دیکھا وہ تو اپنے کمرے میں تھی..

حرا یاد کرنے لگی.... کیا یہ صرف خواب تھا!!

حرا نے سرد آہ بھری اور اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کہا..

"ہادی تم نہیں ہو پھر بھی مجھے ایسا لگتا ہے تم میری حفاظت کر رہے ہو... تم مجھے کبھی کچھ نہیں ہونے دو گے.. خدا تمہیں اپنے حفظ و آمان میں رکھے اور تم جہاں بھی رہو خوش رہو.." حرا چھت کے طرف دیکھتے ہوئے آنسو بہانے لگی..

حرا جیسے ہی بیڈ سے اٹھی اسکی نظر ٹیبل پر رکھے ہادی کے ڈائری پر پڑی اور اس نے ہمّت کر اسے اٹھایا اور وہی کاؤچ پر بیٹھتی ڈائری کو ہاتھ میں لئے سوچتی رہی..

حرا کو یاد آیا کچھ منحوس الفاظ پہلے صفحے پر درج تھے جسکی وجہ سے اسے اپنے آس پاس پرچھائیاں منڈلاتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں..

اسلئے حرا نے ایک ساتھ کئی صفحے پلٹ ڈالے..

حرا نے آنکھیں چھوٹی کر صفحے پر لکھے الفاظ کو دیکھے جو باقاعدہ ہادی کی زندگی کے کچھ تلخ اور شیریں کہانی بیان کر رہے تھے..

حرا نے پڑھنا شروع کیا..

12 دسمبر..

آج ٹھنڈ کافی زیادہ بڑھی ہوئی ہے...آج دن بھر کی تھکان میری پسندیدہ کافی سے اتر رہی ہے..اتنے دن ہو گئے مجھے مانچسٹر آئے لیکن بلیک ہینڈ کا نام و نشان تک مجھے نہیں ملا لیکن وہ نہیں جانتا اگر وہ مشہور بین القومی سمگلر ہے تو میں بھی ہدایت علی منظر ہوں جو اسکے قریب رہ کر اسکے خلاف ثبوت اکھٹا کر اسکے ہاتھوں میں لوہے کی بیڑیاں لگوائے گا"...

حرا پڑھتے جا رہی تھی اور اسکی آنکھیں تحیر سے بڑی ہوتی جا رہی تھیں..

حرا کے ذہن میں چھپاک سے ایک منظر تیرتا ہوا ابھرا اور اس نے ڈائری بند کر آنکھیں میچ لی..

"ہدایت علی منظر"....

حرا دماغ میں زور ڈالنے لگی بہت کچھ یاد آ کر بھی یاد نہیں آ رہا تھا..

حرا کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی..

حرا نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کر ڈائری ایک عزم کے ساتھ دوبارہ کھولی اور بلند آواز میں پڑھنے لگی جیسے وہ اس وقت ذہن سے اٹھتی آوازوں کو دبانے کی تگ و دو میں لگی ہو..

آج میں معمول سے مطابق یونیورسٹی پہنچا جہاں روحی نے پھر سے بد تمیزی کی اور میں نے اس بار اسے ایک مہینے کے لئے کلاس سے سسپینڈ کر دیا..

ایسے بد تمیز سٹوڈنٹ پتا نہیں کہاں سے آتے ہیں کتنی بار میں نے روحی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اسے اپنے بھائی کے پیسے اور رتبے کا بڑا گھمنڈ ہے..اسلئے اسکے عقل ٹھکانے لگانے کے لئے اسے سبق سکھانا ضروری تھا..

کم عمر کی لڑکی ہے, شوخی اور الہڑ پن ہے, بد تمیز اور بد زبان بھی ہے لیکن کیا کرے میرے لئے بچی جیسی ہی ہے..

پھر بھی اسے سزا دینا ضروری تھا تاکہ اس میں سدھار آ سکے..

حرا رکی اور سوچا ہادی تو بے جگر فائٹر تھا اور بھائی نے بھی بتایا تھا کہ وہ تجربہ کار بندہ ہے پہلے بھی کئی بڑے لوگوں کے گارڈز کے فرائض انجام دے چکا ہے....

حرا جہاں تک سمجھ پائی تھی کہ ہادی یونیورسٹی میں ضرور ٹیچر ہے..

حرا نے سوچا کہیں یہ سب لفظ فاضی یا جھوٹ موٹ میں تو ہادی نے من گھڑت کہانی لکھ ڈالا ہو..

"نہیں...ہادی ایسا فارغ بندہ تو نہیں ہے جو بیٹھے بیٹھے اپنی مرضی سے کچھ بھی ڈائری میں لکھ ڈالے.."حرا نے خود سے کہا..

حرا نے سارے خیالات کو جھٹکا اور پھر دو تین صفحہ پلٹا اور پڑھنے لگی..

'میں منزل کے بہت قریب ہوں..بلیک ہینڈ کی بہن حور میرے ہاتھ لگ گئی نیز وہ بھی میرے پولٹیکل کلاس کے گروپ میں شامل ہے...آج میں نے پہلی بار اسے کلاس میں لیکچر دیتے ہوئے اپنے پوائنٹس کلیر کرتے ہوئے دیکھا,سفید عبایا میں پرنٹڈ ہرے رنگ کا حجاب چہرے کے گرد باندھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی..یقین نہیں ہوتا جس کا بھائی اتنا خطرناک اسکی بہن اتنی نازک سی جبکہ ابھی میں نے صرف اسے دیکھا ہے,میں ابھی اسے ٹھیک طریقے سے جانتا بھی نہیں ہوں اور میرا دل حور پر ہی اٹک کر رہ گیا..

حرا کا ضبط جواب دے گیا اور جھٹ سے اس نے ڈائری بند کر تن فن کرتی کمرے سے نکل کر ہال روم میں آ گئی...

ہال روم میں کوئی نہیں تھا..

حرا سیدھا باہر گارڈن میں آئی اور کھلی ہوا میں سانس لے کر خود میں بڑبڑائی..

"میرا اتنا بڑا دل نہیں ہے جو میں ہادی کی محبوبہ کی تعریفوں کے پل باندھتے ہوئے ہادی کے ڈائری کو پڑھوں...ہادی نے صرف بکواس لکھی ہے,اپنی محبوبہ کے قصیدے اور بس قصیدے...

حرا غصّے میں بڑبڑا رہی تھی اسے اب شدید ترین غصّہ ہادی پر آ رہا تھا..

"آخر میں بھی تو مانچسٹر یونیورسٹی سے پڑھ کر نکلی ہوں تو مجھے ہادی کیوں پہلے نہیں ملا کاش اس حور سے پہلے ہادی سے میں ٹکرا جاتی تو میں بھی تو کتنی خوبصورت ہوں ہادی ضرور مجھ پر دل ہار جاتا اور پھر اسکی شادی مجھ سے ہو جاتی...

حرا اپنے ہی تخیل میں کھوئی ہوئی تھی جب اسے احساس ہوا وہ کیا بچپنا د کھا رہی ہے...ہادی شادی شدہ ہے اور کسی غیر مرد کے بارے میں اس حد تک سوچنا!!...

توبہ...توبہ....اف خدایا غلطی ہو گئی پلیز مجھے معاف کر دیں ائی آئندہ کبھی ایسا ویسا نہیں سوچوں گی...معاف کر دیں کبھی کبھی نادانی میں غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں..." حرا کان پکڑ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی...

شاہ زیب جو کافی دیر سے حرا کو خود میں بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ پیر چلاتا ہوا دیکھ اپنی ہنسی دبائے ہوئے سوچ رہا تھا..

"خدایا خیر... سہی کہتا ہے ہادی اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا.. عجیب حرکتیں اور الٹی سیدھی باتیں..ہادی تھا تو حرا کنٹرول میں تھی جب سے ہادی گیا ہے تب سے اور زیادہ بڑھ گئی ہیں..." شاہ زیب بالکنی کی کھڑکی پر کھڑا حرا کی معصوم حرکتوں کو دیکھ رہا تھا..

.....

مانچسٹر...

برٹش کالونی میں اس وقت سکوں کی فضا چھائی ہوئی تھی..

حیات بیڈ پر سوئی ہوئی تھی اور باسط صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں رکھے کچھ ضروری ڈاکومینٹس پڑھ رہا تھا تبھی حیات کا فون بیپ کی آواز سے بجنے لگا.. حیات کا فون باسط کے پاس ہی رہتا تھا.. باسط نے نوٹیفکیشن دیکھا تو مسکرا دیا..

اور دوسرے ہی پل اسکی سرمئی آنکھوں میں نفرت ابھر آئی..

"مجھے پتا ہے ہادی تم سکون سے نہیں بیٹھنے والے, تمہیں تمہاری بہن کی محبت پاکستان سے مانچسٹر کھینچ لائی ہے.. لیکن اس بار تمہیں زندہ ہی دفنانے کا ارادہ ہے..." ہادی دل میں سوچتا ہوا خوفناک طریقے سے اپنی داڑھی مسلنے لگا..

تبھی حیات اٹھی اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر کندھوں پر پھیلاتی ہوئی انگڑائی لینے لگی..

"ہو گئی تمہاری صبح... یا اور سونا ہے تمہیں.." باسط اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا..

"نہیں... کافی دیر ہو گیا مجھے ناشتہ بھی بنانا ہے.." حیات جھینپ کر بولی..

"آنکھیں اتنی لال کیوں ہو رہی ہیں.. طبیعت تو ٹھیک ہے ناں.." باسط سیدھا اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈ پر جا بیٹھا..

باسط اپنا بھاری ہاتھ رکھ حیات کا ٹمپریچر چیک کرنے لگا..

"نہیں... میں ٹھیک ہوں.." حیات جبراً مسکرائی..

"چلو پھر ایک خوشخبری سناتا ہوں جس سے تمہاری بگڑی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی.." باسط کی بات پر آنکھ ملتی حیات ٹھٹکی کیونکہ باسط بہت کم ہی یوں جوشیلے انداز میں بات کرتا تھا..

"اتنی شدّت سے تم روز اپنے بھائی کو یاد کرتی ہو...روز دعائیں مانگتی ہو اور تو اور تمہاری ساری امیدیں اپنے بھائی سے وابستہ ہیں تو تمہارا بھائی ہدایت علی منظر مانچسٹر پہنچ چکا ہے..." باسط نے ٹھنڈی سانس لی اور طنزیہ ہنسی ہنس کر پھر بولا..

جتنا مجھے ہادی جانتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ میں اسکے رگ رگ سے واقف ہوں..میں نے کتنا اسے الجھایا, کتنا زیادہ بھٹکایا لیکن آخر کار وہ میری راہوں میں پہنچ ہی گیا..اب جب آگیا ہے تو مہمان کی خاطر داری تو بنتی ہیں نا.." باسط کے الفاظ کے پیچھے چھپے ارادوں کو حیات سمجھ چکی تھی..

"ہاد..ی...ہا..دی..بھائی آئے ہیں..ضرور مجھے لینے آئے ہونگے مجھے پتا تھا وہ ضرور آئیں گے.." حیات کا دل کھل اٹھا تھا نا جانے کون سی خوشی تھی جو دل عجب طریقے سے دھڑکنے لگا تھا اور وہ آج بہت زیادہ خوش تھی..آخر کار اتنے لمبے انتظار کے بعد اسکا بھائی اسے لینے آ ہی گیا..اسکی دعائیں قبول ہوئی تھیں..ہادی نے کبھی بھی حیات کا مان نہیں توڑا تھا وہ ہمیشہ حیات کو پریشانی سے نکال لیتا تھا تو آج کیسے پیچھے ہٹ جاتا..

باسط اپنی بھولی بھالی معصوم بیوی کو اتنا خوش دیکھ خود بھی مسکرا دیا اور اپنا بازو حیات کے گلے میں ڈالتا ہوا بولا..

"چلو زوجہ حیات تو خوش ہوئی..آنکھوں سے آنسوں بھی بہہ رہے ہیں اور لب متبسم بھی ہیں"...لیکن یہ خوشی بس دو گھڑی کی ہے کیونکہ ہادی کو اسکی موت یہاں لے آئی ہے..." باسط نے کہا لیکن حیات نے جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو..

باسط نے جب حیات کا کوئی رد عمل نہیں دیکھا تو آنکھیں بند کر بولا..

"سمجھ سکتا ہوں کہ تمہیں اپنے بھائی پر بہت بھروسہ ہے آخر سیکرٹ ایجنسی والے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں لیکن میں بھی باسط اقبال ہوں...

باسط.... جو دنیا کے لئے بلیک ہینڈ ہے جس کے آگے پوری دنیا جھکتی ہے...ایک ایسا خطرناک, بے درد انسان جو کسی کو بھی نہیں بخشتا... پھر چاہے وہ سگا ہو یا سوتیلا"...

باسط کی بات سن حیات جھجھک کر اسکا بازو اپنے گلے سے ہٹاتی ہوئی بولی..

"مجھے آپ سے کوئی سروکار نہیں...ہاں اب ویسے بھی میں اپنے بھائی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلی پاکستان واپس چلی جاؤں گی"...

"اوہ ریئلی سویٹ ہارٹ...چونٹی کو بھی پر نکل آئے... تمہیں تو میں خود سے دو منٹ دور نہیں کرتا اور تم چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی ہو...

کوئی نہیں خوش ہو جاؤ کیونکہ ویسے بھی تمہارے بھائی کی موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے.." باسط حیات پر جھپٹا مار کر بولا..

"چھوڑیں...اہہہ..آہ..." حیات اپنا بازو باسط کے فولادی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش میں لگ گئی..

باسط نے ایک جھٹکے سے حیات کو بانہوں میں بھر لیا اور دیوانوں کی طرح پیار کرنے لگا..

باسط اپنا غصّہ حیات کے پیار میں ڈوب کر بھول جاتا تھا..

"پانی...پانی..." حیات کی نحیف آواز سن باسط اپنے خیالوں سے باہر آیا تو دیکھا حیات تو بیڈ پر سوئی ہوئی پانی مانگ رہی تھی..

باسط نے محسوس کیا وہ تو صوفے پر ہی بیٹھا ہے..

"اوہ تب میں دن میں بیٹھے بیٹھے خوابوں خیالوں کی دنیا میں گم تھا.." باسط سوچتا ہوا اٹھا..

اور حیات کے قریب جا کر بیٹھ گیا..

باسط نے گلاس میں پانی انڈیلا اور حیات کو بانہوں کا سہارا دے کر اٹھایا..

حیات اٹھی اور کانپتی ہاتھوں سے گلاس تھامتی ہوئی ایک ہی سانس میں پانی پی گئی..

"اب طبیعت کیسی ہے..." باسط واپس سے حیات کو بیڈ پر آرام سے لیٹا کر اسکے قریب ہی بیٹھا رہا..

حیات کی کراہ کر کروٹ بدلی اور بس ہاں کہہ کر آنکھیں بند کر گئی..

باسط اسکی حالت سمجھ رہا تھا..ایک تو حیات اس قدر نازک تھی اوپر سے کھانے میں بہت چور تھی, باسط زبردستی کر اسے کچھ نہ کچھ کھلاتا رہتا تھا..

باسط دھیرے دھیرے حیات کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اور سوچنے لگا..

"اتنی مشکل سے تمہارے اور میرے درمیان سب ٹھیک ہوا ہے, اور اب میں ہرگز نہیں چاہتا تم مجھ سے دور جاؤ یا پھر بھائی کی محبت میں مجھے فراموش کر دو اسلئے میں اس بار کافی محتاط ہوں... تمہیں میں کسی بھی حال میں کھونا نہیں چاہتا... تم اب حیات الزمان حیات نہیں,, حیات باسط اقبال

ہو... صرف میری ہو تم...." باسط دل ہی دل سوچتا حیات کے بالوں میں جھک کر لبوں سے چوم گیا..

حیات جو بے خبر سوئی ہوئی تھی وہ آنے والے طوفانوں سے انجان تھی..

باسط ٹکٹکی باندھے حیات کو دیکھ رہا تھا جو کل سے بیمار پڑی ہوئی تھی..

حیات نے پھر کروٹ بدلی اس بار وہ باسط کے طرف پلٹ گئی تھی..

باسط جانتا تھا حیات کی نیند ایسی تھی کہ اگر کوئی اسکے کانوں کے پاس منہ کر چیختا بھی تب بھی وہ نہیں اٹھنے والی تھی..

باسط بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا اور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا..

باسط کے پاس شوہر کے حقوق ہونے کے باوجود بھی باسط حیات کی کمزوری اور نازک مزاجی کی وجہ سے ڈرتا تھا... باسط جانتا تھا وہ کتنا شدّت پسند ہے اور حیات برداشت نہیں کر پائی تھی اسلئے حیات یوں نڈھال پڑی تھی..

مجھے چھوڑ دے میرے حال پر...

تیرا کیا بھروسہ اے اجنبی،،

تیری مختصر سی نوازشیں...

میرا درد کہیں بڑھا نہ دیں..

حیات جو بے خبر سوئی ہوئی تھی وہ آنے والے طوفانوں سے انجان تھی..

باسط ٹکٹکی باندھے حیات کو دیکھ رہا تھا جو کل سے بیمار پڑی ہوئی تھی..

حیات نے پھر کروٹ بدلی اس بار وہ باسط کے طرف پلٹ گئی تھی..

باسط جانتا تھا حیات کی نیند ایسی تھی کہ اگر کوئی اسکے کانوں کے پاس منہ کر چیختا بھی تب بھی وہ نہیں اٹھنے والی تھی..

باسط بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا اور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا..

باسط کے پاس شوہر کے حقوق ہونے کے باوجود بھی باسط حیات کی کمزوری اور نازک مزاجی کی وجہ سے ڈرتا تھا... باسط جانتا تھا وہ کتنا شدّت پسند ہے اور حیات برداشت نہیں کر پائی تھی اسلئے حیات یوں نڈھال پڑی تھی..

باسط نے اسکے کمر کے گرد بازو لپیٹے اور اسے سینے سے لگا لیا..

"میری پیاری سی زوجہ...اتنا پیار آتا ہے کبھی کبھی دل کرتا ہوں تمہیں کھا جاؤں.." باسط اسکا کومل ہاتھ اپنے لبوں پر رکھ محسوس کرنے لگا..

حیات نیند میں اپنا تکیہ سمجھ باسط کو زور سے پکڑے سو رہی تھی اور باسط کی شرارتیں گستاخی میں بدلتی جا رہی تھیں..

تبھی حیات درد سے چھٹپٹائی اور جھٹ سے آنکھیں کھول گئی تو باسط کو اپنے گردن پر جھکے دیکھ وہ ڈر سے چیخی..

باسط جلدی سے حیات کو خود میں بھینچ کر اسکے کمر پر ہاتھ پھیرنے لگا تاکہ وہ تھوڑا پر سکوں ہو جائے..

"مجھے نیند آرہی ہے.. چھوڑیں مجھے, یہ سب مجھے پسند نہیں, نیند میں تھی تو آپ نے سوچا مجھ سے بدلا لیں گے.." حیات باسط سے الگ ہوتی ہوئی اٹھی اور اپنا سوتی کا دوپٹہ اچھے سے خود پر پھیلانے لگی..

"سو جاؤ اب تنگ نہیں کروں گا.." باسط نہیں چاہتا تھا وہ پھر صوفے پر جا کر سوئے..

"مجھے آپ پر قطعی بھروسہ نہیں ہے.." حیات بے زاری سے بولی..

"ٹھیک ہے پھر.. میں صوفے پر سو جاتا ہوں تم آرام سے سو جاؤ.." باسط جھٹ سے اٹھا اور حیات کو کچھ سمجھنے اور بولنے کا موقع دینے سے پہلے ہی وہ صوفے پر چلا گیا..

حیات کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی اس حد تک بھی بدل سکتا ہے.. وہ جس باسط سے ملی تھی آج تین مہینے بعد وہ شخص بلکل بدل گیا تھا..

ضرور... یہ کوئی شازش ہو گی یا پھر مجھے ذلیل کرنے کا سوچ رہے ہونگے.." حیات باسط کو صوفے پر سوتے دیکھ شک میں مبتلا ہو گئی..

لیکن نیند سے بوجھل آنکھیں جلد ہی بند ہو گئی..

حیات نیند میں آغوش میں چلی گئی تھی..

صبح کی ہلکی ہلکی پردوں سے چھن کر آتی روشنی حیات کے چہرے پر پڑ رہی تھی... باسط واشروم سے تولیے سے اپنے بال خشک کرتا نکلا اور حیات کو لاپرواہی سے سوتا دیکھا تو اسے کافی سکون ملا..

باسط کو اچانک شرارت سوجھی اور وہ حیات پر جھکتا ہوا اپنے گردن تک آتے بالوں کو زور سے جھٹک گیا, باسط کے بالوں سے پانی کی بوندیں حیات کے چہرے پر پڑی تو حیات ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی..

"پانی.... پانی... یہ پانی کے چھینٹے کہاں سے آئے..." حیات اپنے چہرے پر نمی محسوس کر بولی..

باسط صرف مسکرا رہا تھا...

حیات کچھ نہیں بولی, وہ باسط کو مسکراتا دیکھ سمجھ گئی تھی کہ یہ ضرور باسط نے اسے نیند سے جگانے کے لئے کیا ہو گا..

حیات اٹھی اور واشروم سے فریش ہو آئی پھر جلدی جلدی باسط کے کپڑے نکال کر آئرن اسٹینڈ پر کپڑے رکھے آئرن کرنے لگی... باسط کو کام میں کوتاہی پسند نہیں تھی..

پھر وہ جلدی سے کچن گئی اور سارا ناشتہ بنا کر باسط کے آگے سرو کیا..

"میں یہ نہیں کھاتا... یہ اتنا زیادہ آئلی اور یہ کیا بنایا ہے روز انڈا اور پراٹھا.. مجھے نہیں کھانا یار..." باسط اکتاہٹ سے بولا تو حیات کو بہت زیادہ برا لگا.. کھانے کو بدمزہ یا کھانے میں عیب نکالنے والے لوگ حیات کو سخت ناپسند تھے..

"میں کچھ اور بنا دیتی ہوں..." حیات انگلیاں چٹخاتی ہوئی بولی..

لمبا سا سر اور کندھے تک مخملی شال حیات اوڑھے رہتی تھی, ورنہ دوپٹہ ہمیشہ کندھوں پر پھیلا ہوتا تھا..

"تمہیں چائنیز آتی ہے...اٹالین آتی ہے..." باسط آبرو اچکا کر بولا..

"نہی.. نہیں آتا ہے..." حیات نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی اور اندر سے ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ اس شخص کا کوئی بھروسہ نا تھا, غصّے میں وہ کچھ بھی اٹھا کر مار سکتا تھا..

"ٹوفو اور سی پو بنانا آتا ہے"..

.."یہ سب کیا کھانے کے نام ہے...میں پہلی بار سن رہی ہوں.." حیات نے زندگی میں پہلی بار ایسے عجیب و غریب کھانے کے نام سنے تھے..

"رہنے دو میں سمجھ گیا تمہیں دیسی کھانا کے علاوہ کچھ بھی بنانا نہیں آتا ہے..." حیات تذبذب کے عالم میں کھڑی رہی..

باسط نے سوچا پلان کام کر گیا..

"میں جاؤں...مجھے کچن میں بہت سارے کام ہیں.." حیات باسط کی سلگتی نگاہیں خود پر مرکوز دیکھ گھبرا کر بولی..

"ہمم..." باسط نے کہا تو حیات کچن میں آ گئی اور سنک میں پڑے برتن کو دھونے لگی..

حیات خود سے باتیں کرنے لگی..

"مجھے کیا پتا تھا میں ایک دن مانچسٹر میں ایک مافیا کے گھر میں کھانا بناؤں گی, اور زبردستی مجھے یہاں قید کر رکھا ہے اوپر سے فرمائش تو دیکھو ٹوفو کھانا ہے.. مجھے چائنیز, ترکش اور اٹالین کھانے بنانے کیوں آنے لگے بھلا,, آج تک بھائی نے کام کرنے کو نہیں کہا اور یہاں جب سے آئی ہوں نوکرانی بن کر رہ گئی ہوں, صبح سے رات تک بس کام کام"...

"مجھے گالیاں دے رہی ہو..." باسط کی اچانک آواز سن حیات کے ہاتھ سے کانچ کا پیالہ چھوٹ کر نیچے گر گیا..

"وہ...وہ کام بس کر رہی تھی..." حیات یوں اچانک باسط کو سر پر مسلط دیکھ ہڑبڑا سی گئی تھی..

"ہمم..ذرا میرے ساتھ آنا ایک منٹ...!! باسط کی بات پر حیات چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اسکے پیچھے بیڈ روم میں آئی..

حیات نے اپنا ہاتھ دوپٹے سے خشک کر لیا تھا, باسط کی بات اور حرکتیں حیات کو کچھ بھی سمجھ نہیں آتی تھی..

"یہ...یہ میرے شرٹ کی حالت دیکھو..." باسط حیات کی طرف اپنا شرٹ پھینکا تو حیات جلدی سے شرٹ کو دیکھنے لگی جو بیچ سے جلا ہوا تھا..

"میں...یہ سچی میں نے نہیں کیا, آج صبح میں نے آپ کے کپڑوں کو اچھے سے آئرن کر ہینگر میں لٹکایا تھا... مجھ سے تو ایک بھی کپڑا نہیں جلا پھر سے کب اور کیسے ہوا...!! حیات وضاحت دینے لگی..

"پلیز.. تم سے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا پتا نہیں کون سے خوابوں خیالوں کی دنیا میں گم رہتی ہو.. اگر کام نہیں کرنا تو صاف صاف بول دو یوں میرے مہنگے کپڑے اور سامانوں ضائع مت کرو..." باسط کا چبھتا لہجہ حیات کو بہت برا لگا تھا..

"جی آئندہ سے خیال رکھوں گی.." حیات بول کر چہرے کو سپاٹ کر وہاں سے چلی گئی..

باسط حیات یوں سر جھکا کر جاتا دیکھ مسکرا دیا..

"لیکن میں نے تو کوئی کپڑا وغیرہ نہیں جلایا ضرور یہ باسط مجھے مارنے یا ذلیل کرنے کا بہانہ تلاش کر رہے ہیں.." حیات کا موڈ بگڑ گیا..

حیات نے سوچا ایک تو وہ پورے دن محنت بھی کرے اور ڈانٹ بھی سنے.. زبردستی مجھے سناتے رہتے ہیں..

حیات کچن میں آئی اور زیادہ صاف صفائی اور پرفیکشن سے کام کرنے لگی وہ باسط کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی..

لیکن پورے دن باسط نے اسے بہت جھمارا اور جھٹکا جسکی وجہ سے حیات بہت زیادہ دل بھر آیا اور گھر کی یاد آنے لگی..

گھر کی شہزادی تھی اور یہاں ہر وقت جھڑکی اور اکھڑے لہجے میں بات سن اسے بہت برا محسوس ہوتا تھا اپنا آپ بہت چھوٹا اور بے وقعت لگتا تھا لیکن حیات کو عادت پڑ گئی تھی...

لیکن باسط کچھ دنوں سے بہت محبت اور نرمی سے پیش آرہا تھا تو حیات دلیر ہو گئی تھی اور نارمل رہنے لگی تھی لیکن آج پھر اسکا دل اوب گیا تھا..

حیات جیسے ہی ہال روم میں آئی وہ تحیر سے باسط کو دیکھنے لگی اور دوسرے ہی پل حیات کو گھن آنے لگی..

باسط ٹیبل پر کانچ کی بوتل سے گلاس میں شراب انڈیل رہا تھا..

"وہ سارے کام مکمل ہو گئے ہیں.. میں نے دوبارہ سے کپڑے دھو دیے اور کمرے کی صفائی بھی ہو گئی ہے... میں وہ,,,

حیات کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی تبھی باسط بولا..

"جاؤ جا کر آرام کرو... آج کے لئے اتنا کافی ہے کل سے دھیان رکھنا اور اب میں مزید کوتاہی اور غلطی برداشت نہیں کرنے والا...!! باسط کی وارننگ سن حیات سر جھکا کر وہاں سے چلی گئی..

حیات کمرے میں آکر صوفے پر بیٹھی اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر سوچنے لگی..

"افففف خدایا... یہ میری زندگی میں آخر چل کیا رہا ہے... میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جس میں دنیا کی ساری برائیاں موجود ہیں..

آخر کیوں... میرے ساتھ ہی کیوں...." حیات چھت کی جانب دیکھ ہونٹوں کو دبا دانتوں تلے دبائے پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..

گھر کی بہت یاد آرہی تھی...

ہر روز یوں ذلالت بھری زندگی.. نفرت سی ہونے لگی تھی....کاش اسے موت آجاتی...

حیات ایک دم سے اٹھی اور واشروم میں گئی جب وہ واپس آئی تو وضو کر چکی تھی, حیات نے جائے نماز سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑی ہو گئی..

نیت باندھ کر وہ جیسے جیسے سورۂ پڑھتی اسکے آنسو اور تیزی سے بہتے جا رہے تھیں..

تھوڑے وقفے کے بعد جب حیات دعا مانگ رہی تھی باسط لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے میں آیا دھب سے فرش بوس ہو گیا.. باسط گھٹنے کے بل جھک کر بیٹھا اور حیات کو مبہوت سے دیکھنے لگا..

"زوجہ حیات, تم سچ میں کوئی ساحرہ ہو جو ہمیشہ مجھے دنیا زمانے سے گمراہ کر دیتی ہو..دل کرتا ہے سب چھوڑ چھاڑ کر دن رات تمہیں دیکھتا رہوں..." باسط بڑبڑا رہا تھا..

حیات آنسو سے تر چہرہ دوپٹے سے صاف کرا ٹھی اور جائے نماز کو سمیٹ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا..

حیات نے باسط کو دیکھا جو مسکرا کر جھوم رہا تھا..

"آپ ٹھیک تو ہیں ناں..." حیات کو کچھ گڑبڑ لگا کیونکہ باسط عجیب طرح سے نشیلی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا..

"آہاں..ہاں ٹھیک ہوں جی.." باسط اٹھا اور حیات کے قریب جا اس پر لدنے لگا..

"کیا کر رہے ہیں...ہوش کے ناخن لیجیے.." حیات باسط کو خود سے دور کرتی ہوئی بیزاریت سے بولی لیکن اچانک باسط بیڈ سے نیچے گر گیا اور اسکے منہ سے جھاگ نکلنے لگا..

"با... باسط..." حیات چیختی ہوئی نیچے بیٹھ کر باسط کا سر اپنے گود میں رکھ اسکا چہرہ ہلکے ہاتھوں سے تھپتھپانے لگی..

"باسط... آنکھیں کھولیں پلیز خدا کا واسطہ آنکھیں کھولیں ہوش میں آئیں..." حیات اپنے دوپٹے سے باسط کے منہ سے نکلنے والے جھاگ کو صاف کرنے لگی..

حیات اور زیادہ گھبرا اٹھی تھی کیونکہ اسے یہاں کچھ نہیں پتا تھا اور نا ہی اسکے پاس اسکا موبائل تھا..

حیات نے کانپتی ہاتھوں سے جھجھکتے ہوئے باسط کے شرٹ کے پاکٹ کو ٹٹولنے لگی لیکن اسے موبائل نہیں ملا..

حیات باسط کا سر آرام سے اپنی گود سے نیچے کرا اٹھی اور پورے کمرے کی جلد بازی میں تلاشی لینے لگی کچھ ایسا مل جائے جس سے وہ کسی کو کال کر مدد کیلئے بلا سکے... لیکن یہاں وہ کسی کو جانتی تک نہیں تھی..

حیات نے پانی کا بھرا ہوا جگ اٹھایا تاکہ وہ پانی کی بوندیں باسط کے چہرے پر چھڑک سکے لیکن وہ ٹھٹھک کر رک گئی..

اور باہر کھلے ہوئے دروازے کو دیکھنے لگی..

"سوچ کیا رہی ہے... اتنا اچھا موقع ملا ہے, نکل اس جہنم جیسے گھر سے.... بھاگ جا.....

ابھی یہ درندہ بیہوش ہے....

ہاں حیات یہ درندہ ہے جس نے تیری زندگی عذاب بناڈالی ہے..اس شخص نے تجھے کتنی زیادہ ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچائی ہے...

دنیا بہت بڑی ہے حیات اور انسانی سوچ بہت چھوٹی ہیں...مانچسٹر بہت بڑا ہے اور اگر اس گھر سے نکل گئی تو شاید تو اپنے گھر بھی پہنچ سکے.... سوچ مت نکل یہاں سے,,ابھی وقت ہے حیات,وقت مت گنوااور نکل جا...اس شخص کی فکر مت کر ایسے انسان کو تو مر جانا چاہئے"....

حیات کے دماغ میں جنگ چھڑ گئی تھی..

"نہیں...ہر چیز سے بالاتر یہ ہے کہ باسط میرے شوہر ہیں اور انسانیت نام بھی کوئی چیز ہوتی ہے,میں انھیں ایسے حال میں چھوڑ کر ہر گز نہیں جاسکتی اگر خدا نے چاہا تو انشااللہ ہم ضرور اپنے گھر واپس لوٹیں گے لیکن اس طرح ہم نہیں جاسکتے..."حیات نے ہمّت باندھا اور اتنا بڑا فیصلہ لیا,دروازہ اب بھی کھلا تھا لیکن حیات نے اپنے دل ودماغ کے در دروازے کو بند کر لیا تھا..

حیات نے باسط کی طرف رحم بھری نگاہوں سے دیکھا یہ وہی شخص تھا جس نے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے تھے آج اسی کو حیات کو بچانا تھا...

حیات نے اپنے ہاتھوں کو پیالہ بنا کر تھوڑا سا پانی لیا اور باسط کے چہرے پر چھڑکا لیکن باسط کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی یہ دیکھ حیات بے چینی سے پھر جھکی اور باسط کے سینے پر جھک کان لگا کر دھڑکن سننے لگی..

"یہ کیا ہو گیا اچانک.... پلیز باسط آنکھیں کھولیں دیکھیں اگر یہ سب مذاق ہے تو بند کریں اور ابھی کے ابھی اٹھیں..." حیات اب اپنے کانپتے انگلیوں سے باسط کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی...

حیات کا بدن پورا ٹھنڈا پڑتے جا رہا تھا اور دل انجان اندیشے سے خوفزدہ ہو رہا تھا, حیات نے زور سے آنکھیں میچ لیں اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن حیات کی سانسیں بہت تیز ہو گئی تھی..

"باسط پلیز اٹھیں... دیکھیں اب بہت ہو گیا آپ کی زوجہ حیات بہت زیادہ نروس ہو رہی ہے..." باسط کے گرم جلتی ہتھیلی پر اپنا ٹھنڈا ہاتھ رکھ حیات بہت بے بسی سے بولی, آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے...

اب اتنے پیار سے التجا کر رہی ہو اٹھ ہی جاتا ہوں... ورنہ تمہارا نروس بریک ڈاون ہو جائے گا..." باسط آنکھیں کھول عجیب خطرناک لہجے میں بولا تو حیات جھٹکے سے اٹھ بیٹھی..

حیات کا چہرہ سرخ پڑ گیا باسط کچھ کہتا اس سے پہلے حیات بولی..

مذاق تھا.....

باسط لاپرواہی سے شانے اچکا کر بولا.. "ہاں مجھے کیا ہونا ہے... میں تو صرف چیک..... باسط آگے نا بول سکا کیونکہ حیات بھوکی شیرنی کی طرح اس پر ٹوٹ پڑی تھی..

مذاق.... مذاق... اس مذاق نے آج میری زندگی برباد کر دی مجھے یہاں لا کھڑا کر دیا ہے... آپ کے لئے تو ہر چیز مذاق ہے ناں... رشتے, محبت, نفرت اور زندگی موت سب مذاق... کوئی احساس کوئی

درد آپ کو چھو کر تک نہیں گزرا ہے..." حیات جذبات کی رو میں بہے باسط کے سینے میں اپنی نازک ہاتھوں سے مکّے مار رہی تھی باسط نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کہا..

" تمہیں کیسے پتا کہ میرے اندر جذبات نام کی کوئی چیز نہیں ہے... بہت اچھے سے پہچان گئی ہو مجھے..." باسط کروفر سے بولا..

" تمہیں کیا پتا میں کیسا ہوں کیسا نہیں, تمہیں رونے سے فرصت ملے تو تم دنیا دیکھو... غصّہ کرتا ہوں تو سہہ جاتی ہوں, چیختا چلاتا ہوں تو خاموش رہتی ہو, غلط کام کرتا ہوں تب بھی نہیں روکتی ٹوکتی... آج تم سے میں نے کتنا تمہیں ہرٹ کیا تم پھر بھی چپ رہی ہو.... کہیں پاگل واگل تو نہیں ہو...." باسط کی کرخت باتیں سن حیات بس مجسمہ بنے اسے دیکھ رہی تھی...

" مجھے اتنی خبر تھی کہ میری زوجہ تھوڑی غیر معمولی ہے لیکن اتنی زیادہ حیات.... تم تو سب لڑکیوں سے الگ ہو البتہ تم ہو کیا میں اب تک سمجھ نہیں پایا ہوں,, آج تمہیں میں نے اتنا اچھا سنہرا موقع دیا,, تم جا سکتی تھی اور تمہاری قسم میری جان حیات میں تمہیں روکتا نہیں... لیکن تم مجھے چھوڑ کر نہیں گئی.. تم میرے پاس بیٹھی رہی اور اپنے طرف سے ہر وہ ممکن کوشش کی جس سے میں ہوش میں آجاؤں....

حیات کچھ نہیں بولی اسکے ہونٹ بری طرح لرز رہے تھیں اور ٹکر ٹکر آنسو بھری آنکھوں سے وہ باسط کو دیکھ رہی تھی..

"اوکے اوکے... سوری میڈم... میں جانتا ہوں تمہیں پینک اٹیک آتا ہے... میں تو بس تمہاری وفاداری کا امتحان لے رہا تھا..." باسط اسکے چہرے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا ہوا بولا..

"حیات کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں..

باسط حیات کے چہرے پر جھکتا اپنے جلتے لبوں کو اسکی بند آنکھوں میں رکھ اسکے نمکین آنسو پی گیا, باسط کے سینے پر ہاتھ رکھ حیات اس سے دور ہوئی لیکن باسط... باسط جنونی انداز میں حیات کے بالوں کو پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کر گیا اور جلتی نگاہوں سے حیات کو دیکھنے لگا..

"فضول کی ناراضگی اور غصّہ... بلاوجہ تمہارا رونا دھونا مجھے سخت ناپسند ہے.. آئندہ سے خیال رہے زوجہ اگر تمہارے آنکھوں سے ایک بوند بھی آنسو نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا..." باسط کا دوسرا ہاتھ حیات کے کمر کو پکڑے تھا..

"چھوڑیں..." حیات نے اپنی دونوں ہاتھوں سے باسط کا ہاتھ اپنے بالوں سے چھڑوانے کی سی کی... باسط کی پکڑ ڈھیلی پڑ گئی اور حیات کو مزید اپنے قریب کھینچ لیا..

"ناں چھوڑا تو...

"آپ زبردستی نہیں کر سکتے..

"شوہر ہوں سارے اختیارات رکھتا ہوں.. کچھ بھی کر سکتا ہوں... کچھ بھی!!...

"آپ کو جو کرنا ہے کریں.. آپکو کیا لگتا ہے چند میٹھے بول کر,, محبت پاش باتوں سے میں پگھل جاؤں گی.. میرا دل نہیں کرتا آپ سے محبت تو زبردستی کروں, آپ کیوں نہیں کچھ سمجھتے یا جان بوجھ کر روز ایسا کرتے ہیں...

آپ نے میرے ساتھ جو بھی سلوک کیا میں اسے کیسے بھول کر معاف کر اس رشتے میں آگے بڑھ جاؤں... میں بہت بے بس ہوں اور آپ میری بے بسی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں..." حیات چیں بہ چیں ہو کر بولی..

"اچھا جب تمہارے دل میں میرے کوئی رحم یا ہمدردی کے جذبات پناہ نہیں ہے تو جب میں فرش پر گرا تو کیوں میرے قریب آکر میرا سر اپنی گود میں لئے بیٹھی رہی اور بے چینی، بے بسی اور بے قراری سے میرا نام پکار کر مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کی جا رہی تھی، اپنے مخملی دوپٹے سے میرے منہ پونچھا اور میرے جیسے ظالم کو آپ بڑے پیار سے تھپتھپا کر اپنے نام کا واسطہ دے مجھے اٹھا رہیں تھیں...

حیات جس سے نفرت کرتے ہیں ناں اس سے راہ فراری کے راستے تلاشتے ہیں نا کہ انھیں پیار سے سہلا کر اٹھانے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں... اور اگر مجھ سے تم سچ میں نفرت کرتی تو آج یہاں کھڑی مجھ سے بحث نہیں کر رہی ہوتی بلکہ تم جا چکی ہوتی...

تم نے شوہر ہی سمجھ کر میرا مجسمہ اپنے دل میں بنا رکھا ہے... کیونکہ تمہارے دل میں میرے لئے کہیں نہ کہیں وہ عزت ہے وہ مقام ہے جو بیوی اپنے مجازی خدا کو دیتی ہے...

اور ویسے بھی حیات تم سے عمر میں اور تجربے میں بڑا ہوں.. نفرت اور محبت، حرص و ہوس، سچ جھوٹ سب دیکھا ہے... نفرت کبھی کمزور نہیں ہوتی لیکن تمہاری نفرت بہت کھوکھلی ہے زوجہ...ایسے میں میری محبت تمہاری نفرت پر سبقت لے جائے گی.. تم کچھ نہیں کر پاؤ گی..." باسط کی بات سن حیات سن پڑ گئی..

"یہ سب کہنے سے سچ بدل تھوڑی جائے گی ہم آپ سے نہیں کرتے محبت....بس نہیں کرتے.." حیات کے الفاظ اٹک اٹک کر ادا ہو رہے تھے..

"میں مجبور کر دوں گا کہ تم مجھ سے محبت کرو اور اتنی شدّت سے کرو کہ تمہیں اپنا بھی خیال نا رہے..." باسط کی بات پر حیات منہ پھیر گئی..

باسط نے سختی سے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا اور کچھ پل اسکی سوجی ہوئی آنکھوں میں اپنے سرمئی آنکھیں گاڑے اسے کڑے تیوروں سے دیکھتا رہا...حیات کا ننھا کا دل ہولے ہولے کانپ رہا تھا وہی حیات بھی ڈر سے پلکیں نہیں جھپکا رہی تھی..

باسط کے سرسراتے ہاتھوں کا لمس حیات کو مزید لرزنے پر مجبور کر رہا تھا..

کمرے کا خوابناک ماحول, باسط کا سلگتی نگاہیں اور حیات کا لجا جانا...

حیات کی ہلکی سی آواز کمرے میں گونجی اور پھر پورے کمرے میں شانتی پسر گئی..

-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-

بہت انکار کرتی ہے، سوال وصل پر لیکن خفا ہو جاؤں...

تو، گردن میں بانہیں ڈال دیتی ہے۔"

رات گہرا گئی تھی اور حیات کا تھکا تھکا وجود باسط کے سینے سے لگا سو رہا تھا.. باسط کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں حیات سوئی ہوئی تھی اسکے ریشمی بال باسط کے بازوؤں اور سینے میں بکھرے پڑے تھیں, حیات کا دوپٹہ باسط کے ہاتھوں میں لپٹا تھا..

باسط کے چہرے اور گردن میں ناخن کے لال نشانات صاف دیکھ رہے تھیں..

"شیرنی...قریب آنے پر پنجے مارتی ہے.." باسط خفیف سا مسکرایا..

حیات تھوڑا کسمسائی اور آنکھیں پٹپٹا کر کھول کر باسط کو دیکھا اور ہڑبڑا کر اٹھنا چاہا لیکن باسط نے پھر ایک بار حیات کو کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو حیات اسکے شرٹ لیس چوڑے سینے سے ٹکرا گئی..

باسط کے مضبوط مسکولر بائسپس دیکھ حیات کے گال شرم سے دہک اٹھے تھیں..

باسط اسے خود میں سمیٹ کر اسکے بالوں میں دھیرے دھیرے انگلیاں پھنساتا ہوا سلجھانے لگا..

"سہی کہتے ہیں لوگ ہمیں رب بہتر سے بہترین نوازتا ہے..میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میری ہمسفر اتنی نیک اور خوب سیرت ملے گی..." باسط کی سنجیدہ آواز سن حیات بھی بولی..

"میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ خطرناک مافیا میرا شوہر بن جائے گا..." حیات کی بات پر باسط خاموش ہو گیا اور حیات کو خود سے الگ کر بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اور اذیت سے آنکھیں موند لیں..

باسط کو دھندلا منظر یاد آیا اس نے اپنے ہاتھوں سے قبر میں بہن کو اتارا تھا...

وہی کرواہٹ آج بھی اسکے رگ رگ میں سرایت کر گئی تھی..

"میرا ارادہ آپ کی دل آزاری کا نہیں تھا..جو بھی ہے میں نے حقیقت کو قبول کر لیا ہے...اگر آپ کو میری بات بری لگی ہو تو معذرت...."حیات نے پہلی بار باسط کو یوں غمگیں دیکھا تھا, باسط کا چہرہ بجھ سا گیا تھا اور آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی..

باسط کے کندھے پر ڈرتے ہوئے ہاتھ رکھ وہ اسے دلاسا دینے لگی..

باسط پھیکا سا مسکرا دیا..

عورت جانتی ہے کہ تخیل حقیقت سے

کہیں زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔۔

جو شخص اس کے تخیل کو سمجھتا ہے...

وہ اپنی بے پناہ محبت اسی کو ہی سونپتی ہے۔۔

الزمان ہاؤس میں زرین آئی ہوئی تھی..حرا بہت خوش تھی کیونکہ وہ تو باہر نہیں جا رہی تھی اسلئے اورنگزیب نے زرین کو گھر پر دعوت دیا تو زرین آگئی زرین کسی زمانے میں ہادی کو بہت پسند کرتی تھی اور ہادی اسکا کرش تھا یہ بات ہادی بھی جانتا تھا لیکن زرین نے کبھی کھل کر اظہار نہیں کیا ویسے بھی وہ اسکی بہت عزت کرتی تھی..

زرین ہادی کی بہترین دوست اور گہری رازدار بھی تھی... شیران, زرین اور ہادی اسکول سے پکے دوست تھے...

زرین اور نگزیب اور شاہ زیب سے مل کر حرا کے کمرے میں بیٹھی تھی...

"تم ٹھیک ہو... ہادی سے پتا چلا کہ تم بیمار ہو..." حرا زرین کو بس اتنا جانتی تھی کہ زرین شیران کی منگیتر ہے... وہ بھی حرا کو شاہ زیب نے بتایا تھا..

"میں بلکل ٹھیک, مجھے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن پتا نہیں کیوں سب کو ایسا لگتا ہے کہ میں بیمار ہوں.." حرا ہنس کر بولی...

"تم ہو... ذہنی طور پر تھکی ہوئی ہو کیونکہ تمہیں کوئی بڑی شدّت سے یاد آرہا ہے..." زرین شریر مسکان لئے بولی اور حرا کی کلائی پکڑ کر نبض چیک کرنے لگی..

زرین نے ٹھنڈی سانس لی اور سوچا چلو سب نارمل ہے..

"تم ہادی کے دوست کی منگیتر ہو ناں اس رات تم نے حرارت سوری آئی مین حیات کے ساتھ سیلفی لی تھی اس وقت میں تمہیں نہیں جانتی تھی بعد ازاں ہادی نے بتایا کہ تم زرین عدنان ہو مشہور فیشن ماڈل اور ڈاکٹر بھی ہو تم.... کافی اچھا لگا تم سے مل کر...." حرا پیار سے بولی..

"مجھے بھی ڈیئر.... ویسے ہادی ہیرا ہے اور جو بہت انمول ہے اور ہادی نے مانچسٹر جانے سے پہلے کہا تھا کہ تمہارا حال چال دریافت کرتی رہوں...." ہادی کی تعریف سن حرا کی مٹھیاں بھینچ گئی لیکن وہ مسکراتی رہی..

"تمہیں معلوم ہے...ہادی اور میری کافی اچھی بونڈنگ رہی ہے پھر اچانک جب وہ مانچسٹر چلا گیا تو سارے کانٹیکٹ توڑ دیا اور جب واپس لوٹا تو اپنی بیوی کے ساتھ.... پھر اس نے کبھی بھی رابطہ نہیں کیا لیکن چھوٹی بہن حیات کے گمشدگی کے بعد ہادی نے مجھ سے شیران کے ذریع دوبارہ رابطہ بحال ہوا..."زرین کہہ رہی تھی اور حرا خود پر ضبط کئے ہوئے تھے..

"تمہیں پتا ہے اسکی بیوی بڑی شکی تھی کسی بھی دوسری لڑکی کو اسکے اس پاس بھٹکنے نہیں دیتی تھی...بیچارہ ہادی کیا تھا اور شادی کے بعد کیا ہو گیا...."زرین حرا کے بند کھلتی مٹھی دیکھ پھر بولی..

"اوہ...سوری بٹ اسکی بیوی تھی ہی اس لائق کہ اسکی برائی کی جائے اس نے میرے, مطلب ہادی کو ہم سب سے دور کر دیا..."زرین نے لوہا گرم دیکھ آخری وار بھی کر دیا..

"اوہ اچھا ویسے ایسی عورتیں کافی پوسیسو ہوتی ہے..."حرا دو گلاس پانی پی کر بولی...

"سہی کہا...تم کہاں اور وہ حور کہاں, تم تو کتنی پیاری ہو..."زرین مکھن لگاتے ہوئے بولی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ حرا کے دماغ سے فضول خناس نکلنا بہت ضروری ہے..

"مجھے واپس سے یونیورسٹی جانا ہے, اور اب تو ہادی بھی نہیں ہے ورنہ مجھے اچھی کمپنی مل جاتی تھی...وقت کا پتا نہیں چلتا تھا جب سے ہادی گیا ہے سب کچھ بکھرا بکھرا سا لگتا ہے..."حرا یاسیت سے بولی..

"کوئی نہیں ہوتا ہے, ہادی ہے ہی ایسا کوئی بھی لڑکی اس پر دل ہار جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو پل بھی گزار لو ایسا لگتا ہے مانو پوری زندگی کا سکون ہیں...ہادی کے چارم سے نکل آنا ناممکن ہے اور تم تو

اتنی بھولی بھالی ہو لیکن یاد رہے اسکی ایک بیوی ہے اور وہ شادی شدہ ہے..."زرین کی ساری باتوں کا مرکز ہادی ہی تھا..

ہاں جی یاد ہے اور وہ بس میرا اچھا دوست بن گیا تھا حرا الزماں ایسے ہی کسی بھی دل نہیں ہارتی چاہے اسکے سامنے کوئی پرنس چارمنگ ہی کیوں نہ آجائے..."حرا نے نخوت سے کہا..

زرین مسکرائی اور بولی..."گڈ...آئی لائک دس ٹائپ گرلس...ایسی لڑکیاں اٹراٹیو ہوتی ہیں...باکردار لڑکیاں میں شرم اور لحاظ ہوتا ہے..."زرین جوش میں بولی..

"ہادی نے تمہیں کال میسج وغیرہ کیا..."حرا نے سوال کیا..

"روز کرتا ہے..اور ہماری گھنٹوں بات ہوتی ہے تمہاری نہیں ہوتی کیا...!؟زرین آبرو اچکا کر بولی..

"میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے یونو ناں میں اب ہر کسی سے بات تھوڑی کرتی پھروں گی..."حرا طنزیہ بولی تو زرین کو بہت ہنسی آئی...

زرین کو جلنے کی بو آرہی تھی...ہادی کا نام سن حرا کے چہرے پر آنے والے دھنک کے رنگ چھپائے نہیں چھپ رہے تھے..

ہر بات پر حرا کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا اور زرین اس کیفیت سے اچھی طرح واقفیت رکھتی تھی..

"گڈ....اچھی بات ہے..."زرین بولی اور حرا کا چھوٹا سا چیک اپ کرا اسے اپنے صحت کا دھیان رکھنے کی سختی سے تلقین کی...حرا ساری باتیں کان دبا کر سنتی رہی وہ بھی سمجھ گئی تھی بول تو زرین رہی ہے لیکن الفاظ ہادی کے ہیں...

بار بار صحت کا خیال رکھنے کی کڑی ہدایت...یہ ہادی اکثر اسے دیا کرتا تھا..

زرین سے بات کر جہاں حرا کا خون آدھا کلو خشک ہوا تھا وہی اسے کافی بشاشت سا بھی مزاج میں محسوس ہو رہا تھا..

زرین چلی گئی تھی اور حرا اندر ہی اندر آتش فشاں بنی گھوم رہی تھی..

ادھر شاہ زیب گمبھیرتا سے فون پر بات کر رہا تھا..

"تم حرا کی فکر چھوڑو اور حیات کی سوچو...مجھے میری بہن واپس گھر میں چاہیئے اور ہاں اپنا خیال رکھنا..."شاہ زیب سے کال کٹ کر دی اور اورنگزیب کو دیکھنے لگا جو گہری سوچ میں ڈوبا تھا..

"میں سوچ رہا ہوں...اگر حیات مانچسٹر میں ہے تو کیا بلیک ہینڈ نے اب تک اسے زندہ رکھا ہو گا...جہاں تک میں نے سنا ہے بلیک ہینڈ صرف اپنے مطلب کی چیزوں کو رکھتا ہے...میرا دل کہتا ہے بلیک ہینڈ نے حیات کو زندہ بھی اب تک اسلئے رکھا ہے تاکہ وہ ہادی کی کمزور کر سکے...یا پھر اور کوئی بات ہے میں نے ایک دنیا دیکھ رکھی ہے,وہ مافیا ہونے سے بھی پہلے ایک مرد ہے اور حیات...میری بچی کہیں!!.....

"اورنگ....ایک تو پہلے ہی میرے سر میں شدید درد ہے اور تم اس طرح کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو...ہماری حیات کو کچھ بھی نہیں ہوا ہو گا یاد ہے اگر میں اسے ڈانٹ دیتا تھا تو کیسے چپی سادھ لیتی تھی..وہ تو بہت معصوم بچی تھی خاموش طبیعت کی مالکن...تم دیکھنا وہ واپس آئے گی اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا..."شاہ زیب اپنی آنکھوں کی نمی فوراً چھپا گیا..

"تم چاہے جو بھی کہو...لیکن مجھے کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے...آخر یہ سب کیوں,اگر ہادی کا بدلہ حیات سے لیا گیا ہو تو حیات,حیات کیا زندہ ہو گی اور زندہ ہو گی بھی تو پتا نہیں کس حال میں ہو گی...میرے دل کے خدشات کہیں سچ کا روپ نا دھار لیں..."اورنگزیب سپاٹ لہجے میں بولا تو شاہ زیب نے پیشانی رگڑتے ہوئے کہا..

"تھوڑا آہستہ بولو اگر حرا نے سن لیا تو غضب ہو جائے گا...حرا کو لگتا ہے کہ حیات...حیات...."کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی حرا کمرے کا دروازہ کھول اندر آ گئی..

"آپ لوگ اتنے دنوں سے کیا چھپا رہے ہیں...جھوٹ کہنے کی ہمّت بھی مت کریئے گا کیونکہ حرار..حیات کا سوچ سوچ کر میرا دل پھٹا جا رہا ہے...ایسا لگتا ہے جو ہو رہا ہے سب میری غلطی ہے..."حرا کی باتیں سن دونوں دنگ رہ گئے..

"آپ اپنے کمرے میں جائیں...اور حیات کو کچھ نہیں ہوا ہے آپ وہمی ہو گئی ہیں.."شاہ زیب کی سختی سے ٹوکنا حرا کو سخت ناگوار گزرا اور حرا چیخ کر بولی..

"ہاں ہاں ٹھیک ہے... حیات صرف آپ کی نہیں میری بھی بہن ہے.. اور میرا اس سے بہت خاص رشتہ ہے.. آپ لوگ ہمیشہ مجھے بیوقوف سمجھتے آئے ہیں... ہر بات آج تک آپ لوگوں نے مجھ سے چھپائی ہے کیوں.... کیوں آخر میرا بھی حق ہے گھر کی ہر بات جاننے کا.." حرا کی بات سن اور نگزیب اسے کندھے سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا گیا اور نرمی سے بولا..

"حرا دیکھیں... جو ہمیں دیکھتا ہے وہ ہوتا نہیں ہے, اور یہ نصیب کا کھیل ہے ہم اسکے آگے بے بس ہے... حیات گھر لوٹ آئے گی بس آپ دعا کرتی رہیں اور آپ سے ہم کیا چھپا سکتے ہیں بھلا... آپ تو اتنی سمجھدار ہے ہم کیوں آپ کو بیوقوف سمجھے گے.. آپ خدارا جائیں اور آرام کیجیے..." اور نگزیب مصلحت سے بولا..

"نہیں کرنا مجھے آرام... کبھی کبھی ایسا لگتا ہے سر درد سے پھٹ جائے گا... سب مجھ سے دور ہو گئے حیات ہادی اور...." حرا کچھ بولتی اپنے کانوں کو سختی سے دونوں ہاتھ رکھ بند کر چیخ پڑی اور وہی بیڈ پر گر کر بیہوش ہو گئی..

شاہ زیب اور اور نگزیب کی حالت یوں تھی کہ جسم سے جان نکل گئی ہو...

ڈاکٹر کو بلایا گیا اور ساتھ میں زرین بھی آئی جو شاہ زیب کی بی. پی چیک کر رہی تھی..

"کچھ نہیں ہوا... اور حرا کی دوائی اسے وقت سے دیتے رہیں ورنہ اچھا نہیں ہو گا اور خوشی کی بات ہے آپ پریشان نہ ہو.." زرین ڈھارس باندھتی ہوئی بولی..

"آپ کا بہت شکریہ بیٹا... جس کا ڈر تھا وہی ہو رہا ہے حرا دن بہ دن آپے سے باہر ہوتی جا رہی ہے اور ہم کچھ بھی نہیں کر پا رہے ہیں.... خوشی کا لبادہ اوڑھے غم ہماری زندگی میں داخل ہوا ہے اور حرا... حرا طوفان برپا کر دے گی..." شاہزیب کی بات سن زرین بولی..

"بھائی حوصلہ رکھیں، ہادی سب سنبھال لے گا"...

"حرا کو نہیں سنبھال سکتا... حرا کا وہ حوابدہ ہے... ہم کچھ نہیں کر سکتے اور حرا وہی لڑکی ہے جو بلیک ہینڈ کے آگے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی تھی... حرا وہی لڑکی ہے جس نے ہادی پر گولی چلائی تھی... حرا وہی لڑکی ہے جس پر ظلم ہوئے تھے... اب جب بچی سنبھل رہی ہے تو اسکا نصیب پھر اسے وہی لے آیا ہے جس راہ سے وہ گزری تھی..." شاہ زیب دل میں سوچنے لگا..

زرین سب کو دلاسہ دیتی رہی لیکن معاملات اسکے بھی سوچ سے پرے تھے..

حرا بیڈ میں لیٹی تھی اور کمرہ اسکا خالی تھا...

حرا اٹھی اور اپنا فون اٹھا کر ہادی کو کال کرنے لگی...

لیکن ہادی کو کال نا لگنے پر حرا نے غصّے میں فون دیوار پر دے مارا..

"یہ لوگ مجھے پاگل کر دیں گے اب مجھے خود کچھ کرنا پڑے گا..." حرا بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے سوچنے لگی..

"حرا بیٹا...." دونوں بھائیوں کی آواز سن حرا واپس سے بیڈ پر سو گئی جیسے اب بھی گہری نیند میں ہو..

اور نگزیب اور شاہ زیب اپنی تسّلی کرا سے دیکھ کر چلے گئے...

حرا کو جگانا مناسب نا سمجھا...وہ پینک بٹن تھی ہر بات پر پینک ہو جاتی تھی..

ایک طرف حیات کی ٹینشن دوسری طرف حرا کی ٹینشن...

اور نگزیب اور شاہ زیب ان دونوں کے چکروں میں الجھ کر ہادی کو کبھی کبھار بھول جاتے تھے

کیونکہ ہادی بہت ہی سمجھدار اور ہر حالت میں گزر بسر کر لیتا تھا...

دوسری طرف حرا کو جو ڈاکٹر دوائی دیتے تھے وہ نہیں کھاتی تھی اور پھینک دیتی تھی جس بات سے سب انجان تھے..

*_*_*_*_*_*

شیر ان لیپ ٹاپ سامنے رکھے کھٹکھٹ ٹائپ کر رہا تھا اور اسکے کانوں میں ایر پیس لگی ہوئی تھیں..

"ہادی...بلیک ہینڈ کی اگر سہی لوکیشن بتاؤں تو وہ برٹش کالونی میں ملے گا..لیکن یہ بات کنفرم نہیں ہے کیونکہ وہ بہت مہینوں سے اپنے گھر نہیں گیا، کسی نے بھی اسے گھر سے نکلتے نہیں دیکھا ہے...نا ہی وہ گھر میں سپاٹ کیا گیا ہے...اسکے گھر کی لائٹس 24 گھنٹے آن تو رہتی ہیں لیکن گھر سے کوئی آواز نہیں آتا ہے"...

شیر ان خاموش ہوا اور ہادی کی بات سننے لگا..

"لیکن میرے سارے آدمی یہی کام میں لگے ہیں تو وہ دھوکہ ہمیں کیسے دے سکتا ہے... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہم نے ہر چیز ہیک کر رکھی ہے....اوہ شٹ پھر سے نہیں...ہر بار یہ بلیک ہینڈ ہم سے دو قدم آگے رہتا ہے...ہمارے ہلکی سی بھی جنبش پر اسکی نظر رہتی ہے...

ایک منٹ... تم نے بیوقوف کس کو کہا...ایک تو میں تمہارے لئے اتنا کچھ کر رہا ہوں اوپر سے تم مجھے تو طعنے تشنے دے رہے ہو.... ہونہہ بڑے آئے حیات سے مجھے بھی ہمدردی ہے،، کیا بکواس ہے میں تمہاری بہن حیات کی بات کر رہا ہوں... تم سے بات کرنا ہی فضول ہے بائے..." شیران کال کٹ کر مسکرا اٹھا..

سامنے زرین بیٹھی تھی..

"کیا ہوا.. پھر لڑ پڑے تم دونوں...ایسا لگتا ہے کبھی کبھی تم ہی ہادی کی بیوی حور ہو...جو ہمیشہ اس سے لڑتی رہتی ہے..." زرین بھی ہنس پڑی..

"پلیز زری...اب تم مت شروع ہو جانا..." شیران چڑھ کر بولا..

"ویسے کون سی حیات سے تمہیں ہمدردی ہے...اصل والی یا....

شٹ اپ....

زرین دبی دبی ہنسی کا گلا گھونٹ کر بولی..

"لڑکی کافی ٹیلنٹیڈ ہے.. میں نے اسے جاب آفر کی ہے..." زرین لاپرواہی سے بولی..

"آفرین...وہ لڑکی،،ان سب لوگوں نے ہمیں مل کر بیوقوف بنایا..میرا بس چلے تو آفرین کا گلا گھونٹ دوں اسکی وجہ سے حیات ہماری نظروں سے کئی میلوں دور چلی گئی.."شیران غصّے سے جلبلا اٹھا..

"کامان شیر...اس میں آفرین کا کیا قصور اور آفرین مجبور تھی..اگر ایک نظریے سے دیکھیں تو مجھے سمجھ نہیں آتا ہم کس سے ہمدردی کریں آفرین یا حیات سے...کیونکہ ہم نے بھی آفرین کو حیات سمجھ کافی ٹارچر کیا خیر ہم تو باز بھی آگئے تم یہ سوچو اصل حیات جو بلیک ہینڈ کے پاس ہے وہ اسکے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہوگا..."زرین شیران کا کندھا تھپتھپا کر بولی..

"ہمم...زری تم ہمیشہ سہی کہتی ہو.."شیران نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا..

زرین اسے ہمیشہ سنبھال لیتی تھی اور کافی اچھے آئیڈیاز بھی دیتی تھی..

"شیر...مجھے کچھ بتانا تھا..."زرین سنجیدگی سے بولی..

شیران اسکی طرف ہی دیکھنے لگا..

"وہ لندن میں جاوید سر کا بہت بڑا مشاعرہ منعقد ہوا ہے،شیر میں انکی بہت بڑی فین ہوں میں پرسوں لندن کیلئے نکل رہی ہوں تم یہاں سب سنبھال لینا..."زرین کا جوشیلا انداز دیکھ شیران مسکرا دیا..

"ہمم جاؤ جاؤ...مزے تو تمہارے ہی ہیں..کبھی لندن تو کبھی امریکا تو کبھی نیویارک...اچھے سے جانا اور پہنچ کر اطلاع کرنا.."شیران مسکرا کر بولا..

"یو آر سو سویٹ لیکن یہی ہنسی آفرین کے سامنے ہی برقرار رکھنا..."زرین نے پھر ایک بار آفرین کا ذکر چھیڑا تو شیران بھنّا گیا اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا..

^^^^^^^^^^^^^^^^^^

شکایت کیا کروں دونوں طرف غم کا فسانہ ہے
میرے آگے محبت ہے،

اس کے آگے زمانہ ہے۔۔

حرا بالکنی میں لگے جھولے میں بیٹھی بہت ہی گہری سوچ میں غرق آب تھی..

گود میں لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا اور ویب پیج پر وہ آرٹیکل پڑھ رہی تھی..

بلاک ہینڈ کے متلعق سب لکھا ہوا تھا..

Black Hand is a famous criminal: and he also has links with the underworld..he has many illegal businesses..

حرا دو گھنٹے سے تقریباً سارے وکیپیڈیا چھان ماری تھی اور اس نے بلیک ہینڈ کے متعلق کافی معلومات اکھٹی کر لی تھی جو سب ایک جیسی تھی اور سہی طریقے سے کچھ بھی صاف نہیں تھا...

"ہادی میں نہیں جانتی تم کون ہو... لیکن اگر تمہارے جان کو خطرہ ہے تو میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتی..."حرا من میں سوچتی ہوئی خود سے بولی..

کیونکہ حرا نے اپنے گھر میں بھی اور ہادی کے ڈائری میں بھی بلیک ہینڈ کا ذکر دیکھ سن رکھا تھا...اور جب وہ سرچ کرنے بیٹھی تو حرا کو زور کا جھٹکا لگا..

کیونکہ بلیک ہینڈ کوئی معمولی شخص نہیں بلکہ ایک مافیا تھا... بین القومی سطح پر وہ سمگلنگ کرتا تھا اور آج تک کوئی اسکا کچھ نہیں بگاڑ پایا تھا.. بڑی بڑی ایجنسی ٹھپ پڑ گئی تھیں اور جو بھی بلیک ہینڈ کو ہتھکڑی لگانے نکلا تھا وہ تباہ و برباد ہوا تھا...

بڑے بڑے آفیسرس ایسے غائب ہوئے تھے جیسے انھیں زمین نگل گئی ہو یا آسمان...آج تک انکا پتا چل نہیں سکا تھا..

حرا سوچ ہی رہی تھی کہ ہادی کا کال آتا ہوا دکھا..

"ہاں ہیلو ہادی..ہاں وعلیکم اسلام...

کیسے ہو تم....

حرا نے فون سپیکر میں رکھ دیا اور لیپ ٹاپ بند کر سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا..

"ٹھیک ہوں جنابہ...اڑتی اڑتی خبریں آئی ہیں کہ آپ کا پاگل پن کا لیول ہائی ہوتا جا رہا ہے اور آپ پر غشی طاری بھی ہوئی ہے..." سپیکر سے آواز آئی اور یوں اسکی آواز خاموشی سے سن رہی تھی جیسے اسکے ایک ایک الفاظوں کو دل میں اتار رہی ہو...

"نہیں...ایسا کچھ نہیں ہے..." حرا صرف اتنا ہی بولی..

"اوہ اچھا جو بھی ہو...بس اپنا خیال رکھنا...اور ہاں فضول باتوں کو سرے سے نظر انداز کریئے گا..." ہادی کی بات سن حرا کی مٹھیاں بھینچ گئی..

"اگر تم میرے سامنے ہوتے تو میں تمہیں بتاتی ہادی کہ....

کیا بتاتی آپ....!؟!

"یہی کہ یہاں کا موسم کافی اچھا ہے..." حرا بات کو سنبھال گئی..

"اچھا...ایک بات پوچھوں اگر تم برا نا مانو تو"...

"پوچھئے ویسے بھی میں منع کروں یا مجھے برا لگے پھر بھی آپ پوچھ کر ہی رہیں گی..." ہادی کی پر سکون آواز پر حرا غصّے سے تلملا اٹھی تھی..

حرا نے فون کو گھورا جیسے ہادی اسکے مقابل کھڑا ہو..

"وہ..تم ٹھیک تو ہو ناں اور کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے...باقی وہاں پر کوئی خطرہ تو نہیں ہے ناں..." حرا سارا غصّہ ہضم کرا اپنے دل کا ڈر چھپاتی ہوئی ہادی سے استفسار کر بیٹھی..

"کتنی وہمی ہے آپ...اور پریشانی کا دوسرا نام بیوی ہوتی ہے،اور بھی ایک نام ہے وہ آپ اچھے سے جانتی ہیں...ان سب چیزوں سے میں کوسوں دور ہوں اور مانچسٹر کے مشہور کلب میں بیٹھا رمی کھیل رہا ہے..سامنے سٹیج پر ایک حسین لڑکی کمر لچکا رہی ہے...اوہو زندگی ہو تو ایسی مزہ آرہا ہے.." ہادی کی بات سن آخر کر حرا کا غصّہ آتش فشاں بن کر پھٹ پڑا..

"یہ جو تم ڈبل میننگ والی باتیں کرتے ہو ناں مجھے سب سمجھ آتی ہے..اور جتنی بیوقوف تم مجھے سمجھ رہے ہو اتنی میں ہوں نہیں..اور ہاں تمہاری عیاشیاں تو آپ تمہاری بیوی ہی بتائے گی کہ اصل میں عیاشی کیا ہے...جسٹ ویٹ اینڈ واچ..." حرا نے فون کٹ کیا اور کمرے میں جا کر سفری بیگ تیار کرنے لگی..

حرا سفری بیگ تیار کرنے لگی، ضروری سامان، گرم کپڑے وغیرہ اور پاس پورٹ اور کارڈز رکھ وہ جیسے ہی پلٹی ہادی کی ڈائری وہیں سائیڈ ٹیبل میں پڑی تھی..

"ہادی..میں جلد ہی تمہارے پاس پہنچ کر اس ڈائری کے متعلق بات کروں گی...باقی میں نے جو کچھ بھی دیکھا سنا اور مشاہدہ کیا اس سے اتنا تو جان گئی ہوں کہ تم کسی خطرے میں ہو...." حرا نے فون پر میسج کیا..

"ڈیڈ میں واپس آ رہی ہوں...ہادی اور حیات خطرے میں ہیں...ہمیں جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا ورنہ سب ختم ہو جائے گا.." حرا نے فون سائیڈ پر رکھا اور گردن ترچھی کر ڈرار میں رکھے ان ساری میڈیسن کو دیکھنے لگی جو ہادی کے کہنے پر ڈاکٹر اور گھر والے سختی سے اسے کھانے کو کہتے تھے..

حرا ترچھی مسکان لئے اپنے فون پر دیکھنے لگی..ہونٹ کو دانتوں میں دبائے وہ سپاٹ چہرہ لئے کمرے کے ہر چیز کو دیکھنے لگی..

حرانے ہر ایک چیز کا جائزہ لیا پھر ٹھنڈی سانس بھر کر رات ہونے کا انتظار کرنے لگی..

مانچسٹر...

ہادی برٹش کولونی کے آگے کھڑا ایک بلڈنگ کے پاس تھا... تبھی اسے اوپر سے ایک ہاتھ دیکھا جو اشارہ کر اسے اوپر بلا رہا تھا..

ہادی مسکان لبوں میں دبائے سپاٹ چہرہ لئے گراؤنڈ فلور سے ہوتا ہوا چھت پر چلا گیا جہاں ایک لڑکی بالوں کو بے ترتیبی سے باندھے دوپٹہ کندھے پر پھیلائے اپنی سرمئی آنکھوں سے ڈر سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی..

فل...الک...فلک....

فلک اپنے عین عقب میں کسی کی موجودگی محسوس کر ڈر سے اچھل پڑی..

"آپ...ہائے میں ڈر گئی تھی..." فلک ماتھے سے پسینہ پونچھ کر بولی..

"تب میرا کام ہوا بے بی..." ہادی آنکھوں سے بلیک گلاسز اتار کر بولا..

"ہادی سر آپ نہیں سمجھ رہے ہیں... کیوں اپنی جان گنوانا چاہتے ہیں...ایک تو پہلے ہی ہم یہاں چھپ کر ڈر کر جیتے ہیں اوپر سے آپکی دلیری ہمیں لے ڈوبے گی.." فلک گڑبڑا کر بولی..

"پلیز فلک...ڈونٹ بی سمارٹ اگر میں بلیک ہینڈ کو ابھی جا کر بتا دوں کہ تم یہی چھپی ہو...

سر.... سر پلیز آپ ہمیشہ میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں.. خدا آپ سے پوچھے گا..." فلک بے بسی میں بولی..

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے خدا پوچھے گا اور تم سے بلیک ہینڈ!!...

"اللہ اللہ.. میں کہاں جاؤں سر آپ مجھے بلیک میل کر رہیں ہیں..." فلک ہاتھ پیر پٹکنے لگی..

"تم نے بھی کیا تھا مجھے بلیک میل کچھ یاد ہے..." ہادی کی پر سرار مسکراہٹ دیکھ فلک اندر تک جل گئی..

فلک اپنی سرمئی جھیل سی آنکھوں سے ہادی کو سخت گھوری سے نوازتی بولی...

"آپ... آپ کاش میں آپ سے کبھی نا ملتی.. میں نے جو بھی کیا شرارت اور ہنسی مذاق تھا.. آپ کیوں 4 سال سے میرے پیچھے پڑے ہیں... میں اب انکی نظروں سے نہیں آنا چاہتی میں اب اور مزید برداشت نہیں کر پاؤں گی.." فلک جھنجھلا کر بولی..

"اوہ ہمارے ساتھ کو 4 سال ہو گئے ڈیم اٹ... ہمیں تو سلیبرٹ کرنا چاہئے..." ہادی اپنا ایک بازو اسکے کندھے پر رکھتے ہوئے شرارت سے بولا..

"پلیز... آپ ایسی حرکت نہ کریں مجھے آپ زہر لگتے ہیں..." فلک ہادی کا بازو اپنے کندھے سے ہٹا کر بولی اور لفٹ کے ذریعہ نیچے اپنے روم میں آگئی.. ہادی بھی پیچھے پیچھے آگیا..

"چلو ناں میرے گھر... جیسے تم چھپ چھپ کر مجھ سے ملنے آتی تھی... یاد ہے تمہیں..." ہادی اسکے لمبے سیاہ بالوں کو گھور کر بولا جو لاپرواہی سے اسکے پشت پر بکھرے ہوئے تھے..

"سر آپ... کیا کیا بولیں جا رہے ہیں اور میں چھپ چھپ کر ملنے آپ سے ڈیٹ پر جانے کیلئے نہیں آتی تھی آپ جانتے ہیں میرے گھر کے اسٹرک رولز تھے.. اسلئے کو چین کلاسز کے لئے مجھے بھائی سے چھپ کر آنا پڑتا تھا اوپر سے ڈیڈ... ڈیڈ تو فضول کا شک کرتے تھے.." فلک یاد کر ٹھنڈی آہ بھر کر بولی..

"تم روحی سے بدلہ نہیں لو گی... اس نے تمہارے ساتھ.... ہادی کہتے کہتے رک گیا..

"بدلہ.. میں بدلہ نہیں لوں گی سر.. میں نے سب خدا پر چھوڑ دیا.. میں اپنے لوگوں اور خود سے ان سالوں میں چھپ کر رہی ہوں.. تل تل مر کر زندہ رہی ہوں میں.. ان لوگوں نے جو بھی کیا میں نے معاف کر دیا.. کیا کرنا بدلہ لے کر.. سر ہم ہر بات کا بدلہ نہیں لے سکتے... روحی نے جو کیا اس سے بدتر اب وہ زندگی گزار رہی ہے اور باقی لوگوں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے.. میں جانتی ہوں روحی آپ کو بہت پسند کرتی ہے اور آپ بھی... ہیں ناں... ہے ناں..." اچانک ہی فلک ہادی کو کوہنی مار کر بولی..

"ہاں سہی کہا بہت پسند تھی مجھے اور اب بھی ہے.. کم سے کم وہ تم سے تو بہتر ہے.. اور دل کی بات بے باکی سے کہہ دیتی ہے.." ہادی بھی کہاں باز آنے والا تھا..

"ہاں تو مجھے کیا سنا رہے ہیں..." فلک بھویں چڑھا کر آستین فولڈ کرتی ہوئی بولی..

"نہیں وہ زرین بھی میرے پیچھے پاگل ہے.. میری بس ایک ہاں اور لڑکیوں کی لائن لگ جانی ہے..." ہادی کالر جھاڑتا ہوا بولا..

"ہاں تو وہیں جائے ناں میرے پاس کیوں ہر 6 مہینے میں منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں... شرم حیا تو دھو کر پی لی ہے..." فلک ایک زوردار مکا ہادی کے بازو میں مار کر بولی..

"ہائے.... ہائے، اوئی ماں میں تو مر گئی.." ہادی باریک آواز میں لڑکیوں کی طرح اچھل کر چیختا ہوا بولا..

فلک ہادی کی ایکٹنگ دیکھ بیزار ہو چکی تھی..

"ہادی آخری بار آپ کو سمجھا رہی ہوں بلیک ہینڈ کے سامنے مت جائے کیوں کہ روحی.. روحی واپس آ رہی ہے اور وہ کتنی خطرناک ہے آپ جانتے ہیں.. کوئی اسکا پاگلپن نہیں سنبھال سکتا سوائے آپ کے... اور میں اب..." فلک کہتی کہتی خاموش ہو گئی اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر آئے اور اپنے آنسو پی کر وہ دوبارہ بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن گلا بھرا گیا تھا اسلئے الفاظ اٹک سے گئے تھے..

"اوہو... یہ رونا دھونا مجھے اچھا نہیں لگتا.. تم بھی حیات کی طرح ہوتی جا رہی ہو.." ہادی اپنے مضبوط بازوؤں کو فلک کے کمر کے ارد گرد زور سے باندھتا ہوا بولا..

فلک خاموشی سے ہادی کے سینے سے لگ گئی...

نہیں سر... میں ہر بار سمجھوتہ نہیں کروں گی میرا بھی حق ہے... ہر بار میں ہی بری بنتی ہوں سب کو لگتا ہے میں غلط ہوں.. میں نے روحی پر حملہ کیا تھا لیکن روحی اصل ماسٹر مائنڈ تھی وہ روحی اقبال.. اس نے مجھے بری طرح زخمی کیا اور ڈیڈ... ڈیڈ نے بھی اس پر یقین کیا کیونکہ وہ گھر میں بڑی

تھی...میں نے پھر بھی اسکو دل سے معاف کر دیا لیکن اب میرے اندر اسکو فیس کرنے کی ہمّت نہیں ہے...

میں جانتی ہوں آپ حیات کو ڈھونڈ رہے ہیں اور وہ بلیک ہینڈ کے پاس ہے لیکن اب میں ان لوگوں کے سامنے نہیں جاؤں گی اور نہ آپ کو جانے دوں گی...وہ لوگ جھوٹ، مکاری اور عیاری سے زندگی بسر کرتے ہیں پر فلک ایسی ہر گز نہیں ہے..وہ اپنی زندگی میں خوش ہے"...

فلک ناں میں گردن ہلا کر بولی..

"تم سچ میں عقل سے پیدل ہی رہو گی..ارے میں کہہ کچھ اور رہا ہوں اور تم سمجھ کچھ اور رہی ہو...

مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے...یار مجھ پر بھروسہ کرو...

"نہیں کروں گی بھروسہ...آپ صرف اپنا فائدہ دیکھتے ہیں میری کیا حالت کر دی ہے.." فلک تھوڑا لجا سی گئی..

"مطلب...اس بات کا کیا مطلب ہے..." ہادی آنکھیں چھوٹی کر بولا..

"کچھ نہیں...لیکن میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرنے والی..جو کرنا ہے کریں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے..." فلک دیدہ دلیری سے بولی اور ہادی سے نظر چرا کر وہاں سے جانے لگی..

ہادی نے اسکی کلائی پکڑ لی جس میں لال رنگ برنگی چوڑیاں کھنک رہیں تھیں..

"فلک..تم کتنی پیاری ہو..اور صاف صاف بتاؤ مجھ سے کیا چھپا رہی ہو.." ہادی نے کہا تو فلک نخوت سے بولی..

"نہیں بتاؤں گی.. ویسے بھی مجھے آپ سے کوئی مطلب نہیں..

"ارے...

نہیں نہیں سر.. آپ نے مجھے بہت پاگل بنایا ہے اور مجھے بہت تنگ کیا ہے اب میری باری ہے.." فلک کی کھلکھلاتی ہنسی پر ہادی اسکے اناری گالوں پر لب رکھتا اسکی ہنسی پر بریک لگا گیا..

"تمہیں پتا ہے.. میں بہت اپنے دل کی دھڑکن کو نظر انداز کرتا ہوں، بہت زیادہ خود پر کنٹرول کرتا ہے... برداشت کرتا ہوں.. صبر اور جبر بھی کرتا ہوں لیکن تمہیں ایک پل بھی بھول نہیں پاتا اور نا ہی تمہارا خیال دل سے جاتا ہے.." ہادی دل میں خود سے بولا..

"ناں ناں آپ کیا سوچنے لگے.. ہمیں اس وقت حیات کو بچانا تھا ناں.." فلک ہادی کی قربت سے گھبرا کر بولی..

"حیات کو تو اب روحی ہی ہمارے سامنے لائے گی ہمیں بس بیٹھ کر تماشہ دیکھنا ہے اور ہاں مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے.. اگر تم ساتھ ہو گی تو میں پر اعتماد رہوں گا.. اور تم بس ساتھ رہو کتنی بار کہوں تمہاری مجھے بہت کمی بہت کھلتی ہے..." ہادی کہہ رہا تھا اور فلک زبان چڑھا کر اسے ٹیز کر رہی تھی..

"یہ تم اپنی سٹوپڈ حرکتیں کرنا کب بند کرو گی..." ہادی اسکے گالوں کو مٹھی میں بھرتا ہوا بولا.. فلک کے پھولے ہوئے گال سرخ پڑ گئے تھے..

"اوہ.... آہ..." فلک کے منہ سے الٹے سیدھے الفاظ نکل رہے تھیں کیونکہ ہادی نے اسکے بولنے سے روک رکھا تھا..

"فلک کی بچی.. ایک بار یہ سارے معاملات سلجھ جائے پھر تم سے چن چن کر سارے بدلے لوں گا...اس دن سارے حساب چکتے کروں گا.." ہادی معنٰی خیزی سے مسکرایا..

"بے شرم...بے حیا..." فلک چھوٹتے ہی بولی..

"کاہے کی شرم ذرا اپنے ہاتھوں سے پلاؤ کافی گرما گرم..." ہادی آنکھ مار کر بولا..

فلک جلدی سے ہادی سے خود کو چھڑوا کر کچن کی طرف بھاگی اور کافی بنانے لگی..

ہادی بس اسے کام کرتے ہوئے ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا جب اس سے رہا نہیں گیا تب وہ کچن میں آیا اور فلک کو گود میں بیٹھا کر پلیٹ فارم میں بیٹھا دیا اور خود کافی بنانے لگا..

"تم رہنے دو.. میں خود کر لوں گا...

"لیکن سر.. مجھے اچھا نہیں لگتا ہے کہ آپ کام کریں میں کر لوں گی"..

فلک اداسی سے بولی..

"شٹ اپ.. مجھے پتا ہے تمہیں سب آتا ہے پر میں کر دوں گا یا تھوڑی ہیلپ کر دوں گا تو میرے ہاتھ ٹوٹ نہیں جائیں گے.." ہادی بولا تو فلک اپنے دوپٹے کو کندھے پر سہی سے ٹکاتے ہوئے ناخن توڑنے لگی..

کیا سر...مجھے یاد ہے، میں جب آپ سے پڑھنے آتی تھی تب آپ روز مجھ سے کافی بنواتے تھے اور خود بیٹھ کر کوئی بورنگ سی فلم دیکھتے تھے..اوپر سے مجھے بھی کہتے تھے کہ پڑھ لکھ کر کوئی فائدہ نہیں مت پڑھو مزے کرو...

فلک ہنس کر بولی..

"مجھے سب یاد ہے..کیا کروں تمہاری حرکت ہی ایسی تھی..

"کیا مطلب...

"وہ میرا مطلب ایسے ہی تم اتنی برائٹ سٹوڈنٹ جو تھی اسلئے پیزہ برگر کھلاتا تھا...یاد ہے تمہیں!!...

"سر..میرے کو سب یاد ہے"..

"سر آپ پریشان نہ ہوں حیات مل جائے گی اور...

"اور یہی کہ تم میرا ساتھ دو گی.."ہادی بات کو پلٹ کر بولا..

"ہاں..لیکن یہ برٹش کولونی تو کب سے خالی ہے...بلیک ہینڈ یہاں نہیں ہے"...

"مجھے پتا ہے...اسلئے تو تمہیں یہاں فلیٹ دلایا ہے جب بھی بلیک ہینڈ آئے گا تم مجھے انفارم کرو گی.."ہادی سوچتا ہوا بولا..

"ہاں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اب کوئی اب یہاں رہنے کو آئے گا کئی سالوں سے یہاں کوئی نہیں آیا ہے اور کچھ سمجھ بھی نہیں آتا.."فلک ناسمجھی سے بولی..

گڈ... چلو اب مل کر کافی پیتے ہیں.. "ہادی فلک کے کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے نیچے اتار گیا..

پھر دونوں بیٹھ کر جھولے میں کافی پینے لگے..

جہاں ہادی صرف ہمم ہاں کر رہا تھا اور فلک نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی..

ہادی بس اسکو سن رہا تھا..

*_*_*_*_*_*_*_*_======*_*_*_*_*_*_*_*

باسط کے سامنے تین آدمی گڑگڑا رہے تھے..

باسط ایک کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا..

"سر غلطی ہو گئی ہمیں معاف کر دیں.. آئندہ سے ایسا نہیں کریں گے..." دو گارڈز بہت زیادہ رو گڑگڑا رہے تھے..

"کس کے کہنے پر یہاں آئے تھے بس مجھے اتنا بتا دو..." باسط گن کو لوڈ کرتا ہوا بولا..

"سر کسی کے کہنے پر بھی نہیں پلیز ہمیں جانے دیں.. ہم بے قصور ہیں.. ہمیں صرف پیسے ملے تھے اور آپ پر نظر رکھنے کو کہا گیا تھا... باقی ہم کچھ نہیں جانتے... رحم کریں سر.... پلیز ہمیں جان سے ناماریں.." دونوں گارڈز چیختے ہوئے زار و قطار رونے لگے..

حیات جو فجر کی نماز پڑھ ابھی اٹھی تھی وہ عجیب آوازیں سن خوف سے دہل اٹھی.. حیات نے آوازوں کا پیچھا کیا تو بالکنی کی طرف سے آ رہی تھیں..

حیات بالکنی کے شیشے کے دیوار سے نیچے لان میں دیکھنے لگی... حیات آج پہلی بار پردے ہٹا کر باہر کی جانب دیکھ رہی تھی..

حیات کا روم روم پھر سے کانپ اٹھا.. باسط بہت ہی خطرناک روپ میں تھا..

باسط کی آنکھیں جنوں سے سرخ پڑ گئی تھیں... حیات منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ کو روک گئی..

دوسری طرف باسط غصّے میں دہاڑتا ہوا بولا..

"بلیک ہینڈ نے کبھی کسی پر رحم نہیں کیا اور میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے جو تمہاری یہ رحم کی بھیک کو منظوری دے دوں.. تمہاری موت ہی یہاں تمہیں لے آئی ہے.." باسط جیسے ہی نفرت انگیز لہجے میں بولا حیات کو لگا اسکے جسم سے جان نکل سی گئی ہے...

یہ منظر بہت خطرناک تھا اور حیات کا دل بہت زیادہ نازک تھا..

باسط کو اپنے پر کسی کی نرم نگاہوں کا ارتکاز محسوس ہوا تو باسط کا دھیان مبذول ہو گیا وہ اوپر کی سمت اپنی سرمئی آنکھوں سے دیکھنے لگا جہاں پردے کے پیچھے چھپی دو آنکھیں حیرت اور خوف کے ملے جلے امتزاج لئے اسے دیکھ رہی تھی..

باسط نے گن نیچے کیا اور حیات جو پیچھے چھپی سب تماشہ دیکھ رہی تھی اس نے پردے کو چھوڑا اور لرزتے وجود کے ساتھ گرتی پڑتی بھاگی اور بیڈ پر آ بیٹھی..

"افففف حیات کیوں اتنا زیادہ سوچ رہی ہے.. وہ کر منل ہے جان لینا اسکے لئے عام بات ہے.. میں کیوں گھبرا اور خوفزدہ ہو رہی ہوں.." حیات اپنے لرزتے وجود کے ساتھ اتھاہ گہرائیوں میں غوطہ زن تھی..

"نہیں.. نہیں میرا یہاں گزارا نہیں ہو سکتا.. اگر باسط کوئی نارمل انسان کی طرح زندگی گزارتے تو میں آگے کچھ سوچتی بھی لیکن ایسے.. ایسے حالتوں میں میں کیسے گزر بسر کر لوں... عجیب بے حد عجیب..

لوگوں کی جان لینا تو جیسے کھیل ہے.. میں کچھ دن اور یہاں رہی نہ تو پوری پاگل ہو جاؤں گی... باسط دن بہ دن میرے قریب آتے جا رہے ہیں اور میں انھیں روک بھی تو نہیں سکتی ناں...

باسط لان میں کھڑا چہرے کو بے جان بنائے، ہونٹ سختی سے بند کر لئے اور مٹھیاں بھینچ لیا..

"یہ لڑکی ہمیشہ غلط وقت پر ہی کیوں آتی ہے..." باسط خود میں بڑبڑانے لگا..

"ان لوگوں کو مار نا مت کہیں دور پھینک آنا تاکہ دوبارہ میں انکی شکل نا دیکھ سکوں.." باسط گن سے گال کھجاتا ہوا اپنے باڈی گارڈز کو تحکم بھرے لہجے میں کہتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا..

سارے گارڈز نے سر جھکا لیا..

باسط سیدھا اپنے کمرے میں آیا جہاں حیات کاؤچ پر بیٹھی گھٹنا موڑے بیٹھی تھی... چہرہ حیران و پریشان سا لگ رہا تھا..

"زوجہ...،، باسط پرانے لب ولہجہ میں اتر آیا..

حیات باسط کی موجودگی محسوس کر چکی تھی پھر بھی گھٹنے پر چہرہ رکھے بیٹھی رہی..

"حیا... سنو میری بات.." باسط نرم پڑ گیا.. باسط کبھی کبھی خود اپنے نرم پڑنے پر حیران ہو جاتا تھا.. باسط نے کبھی اپنے گھر والوں سے ایسے بات نہیں کی تھی... اور پتا نہیں کیوں حیات ہی واحد وہ لڑکی تھی جسکے سامنے اسکی اناؤں کا اسکے عمل پر کوئی دخل نہیں تھا.. اسکی انائیں حیات کے سامنے ہار جاتی تھی.. وہ جھک جاتا تھا، نرم پڑ جاتا تھا...

حیات نے کان دبا لئے وہ اس وقت باسط کی کوئی فضول گوئی سننے کے موڈ میں نہیں تھی..

"حیا... میری طرف دیکھو تو سہی.. تم کچھ سنتی ہی نہیں یار..." باسط حیات کا یوں نظر انداز کرنا سخت گراں گزرا تھا..

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی... بہتر ہو گا آپ مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں..

حیات رکھائی سے بولی..

"ارے لیکن اب میں نے کیا کر دیا..!! باسط کھجلا سا گیا..

حیات نے باسط کی طرف دیکھا اور پھر اسکی نظر اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑے گن پر چلی گئی.. حیات کو لگا اب کچھ نہ کہنا ہی بہتر ہو گا..

باسط نے جھٹ سے گن اپنے کوٹ کے اندرونی جیب میں رکھ لیا اور کاؤچ پر آ بیٹھا جہاں حیات چپکے سے بیٹھی تھی..

"تمہیں یہی لگانا میں نے ان دونوں کو مار دیا ہے لیکن میں نے انھیں نہیں مارا.." باسط پتا نہیں کیوں صفائی دینے لگا..اسے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن حیات اسے غلط سمجھے یا کوئی قاتل سمجھے یہ بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی..

"مجھے کیا..آپ کو جو کرنا ہے کریں...آپ کی زندگی ہے جو مرضی کریں.." حیات بادل ناخواستہ بولی..

"کیسی باتیں کرتی ہو پاگل ہو کیا...میری زندگی میری مرضی..تمہیں کیسے سمجھاؤں کہ اب میری زندگی صرف میری نہیں رہی..تم بھی میری زندگی میں شامل ہو..اور مختصر کہوں تو تم ہی میری زندگی بن گئی ہو..." باسط لاڈ سے بولا..

"پلیز...مجھے یہ سب نہیں سننا اور ہاں آپ نے ان لوگوں کو نہیں مارا تو کوئی مہان کام نہیں کر دیا..ناجانے کتنے لوگوں کی آپ جان لے چکے ہونگے اور آپ تو..سب غلط کام کرتے ہیں..میں نے سنا تھا آپکے...حیات بولتے بولتے خاموش ہو گئی..

"اور کیا سنا تھا تم نے..." باسط آبرو اچکا کر بولا..

"بھائی نے بتایا تھا آپ لڑکیوں کی تزکری کرتے ہیں اور منشیات کا ناجائز کاروبار ہے جو بھی آپ کے راستے میں آتا ہے اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور آپ بہت خطرناک والے مافیا کوئی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا.." حیات بولی اور باسط کے رد عمل کا انتظار کرنے لگی..

لیکن باسط کچھ پل حیات کو گھورتا رہا اور پھر زوروں سے ہنس دیا..

"بہت پیاری ہو تم.. سچ ہو بہت پیاری ہو.. ویسے سارے الزام سہی ہے جنابہ لیکن لڑکیوں کی تزکری...ہاہاہاوہ تو بلیک ہینڈ کرتا ہے میں اور لڑکیوں کی تزکری.. میری بھی ماں بہن تھی تو لڑکیوں کی تزکری وہ بھی میں...سچ میں کچھ بھی...

باسط ہنستا رہااور حیات تذبذب کے عالم میں اسے دیکھتی رہی..

"لیکن بلیک ہینڈ تو آپ ہی ہیں ناں"...

حیات تقریباً اچھل کر کھڑی ہوئی جیسے 1000 والٹ کا جھٹکا لگا ہو..

اس بار باسط اور زیادہ قہقہہ لگانے لگا..

حیات کو وہ یوں ہنستے ہوئے بھی خطرناک ہی لگ رہا تھا..

"سچ میں زوجہ.. مجھے معلوم تھا تم بیوقوف لیکن اتنی نہیں پتا تھا...دماغ گھٹنے میں ہے کیا..!! تمہارے بھائی نے تمہیں آدھا ادھوری داستان سنائی ہے.. آدھا سچ بہت خطرناک ہوتا ہے..." باسط حیات کے قریب آیا اور بمشکل اپنی ہنسی کو روکا..

"خیر زوجہ.. میں بتاتا ہوں.. میں ایک انٹرنیشنل سمگلر ہوں اور انڈرورلڈ سے بھی میرے تعلقات ہیں تو لوگوں نے زبردستی مجھے مافیا اور پتا نہیں کیا کیا نام دے ڈالا..

خیر اصل بات پر آتے ہیں...یہ بلیک ہینڈ میں نہیں ہوں.. صرف یہ تین لوگ جانتے ہیں میں، حور اور ہادی...دو اور شخص ہے جنھیں تم نہیں جانتی.. اور اب سے تم بھی جان جاؤ گی....

باقی پوری دنیا مجھے ہی بلیک ہینڈ کے نام سے جانتی ہے اور میں بھی انکی غلط فہمی کو دور نہیں کرتا.. کچھ رازراز ہی رہیں تو بہتر ہوتا ہے...

تو میں کہہ رہا تھا کہ ....

باسط کچھ کہتا کہ حیات دھب سے فرش پر گر گئی.. چونکہ باسط اسکی طرف پشت کر بات کر رہا تھا اسلئے وہ دیکھ نہ سکا حیات کو اچانک کیا ہوا.. لیکن حیات جب فرش پر گری تو دھڑام کی آواز آئی تو باسط پلٹا اور بے حد گھبرا گیا..

باسط کو جب لگتا تھا حیات بلکل ٹھیک ہو رہی ہے تب پھر سے نئ مصیبت دستک دے دیتی تھی...

باسط کچھ کہتا کہ حیات دھب سے فرش پر گر گئی.. چونکہ باسط اسکی طرف پشت کر بات کر رہا تھا اسلئے وہ دیکھ نہ سکا حیات کو اچانک کیا ہوا.. لیکن حیات جب فرش پر گری تو دھڑام کی آواز آئی تو باسط پلٹا اور بے حد گھبرا گیا..

باسط کو جب لگتا تھا حیات بلکل ٹھیک ہو رہی ہے تب پھر سے نئ مصیبت دستک دے دیتی تھی...

باسط کے آنکھیں پھر سے خطرناک حد تک پھیل گئیں...

"حیا....

باسط چیخا لیکن حیات سچ میں ہوش سے دیوانی ہو گئی تھی اور بیہوش پڑی تھی..

*_^*_^*_^*_^*_^*_^*_^*_^*_^*_^*

ہادی اور فلک بیٹھے کافی پی رہا تھا اور فلک لگاتار بولے جا رہی تھی..

بہت پیار کرتا ہوں تم سے..."ہادی اچانک بولا اور سرک کر اسکے بے حد قریب آ گیا..

"جانتی ہوں سر.."فلک دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی..

"ایک بات یاد رکھنا ہمیشہ میری چندہ..تم ہدایت علی منظر کے لئے صرف اسکی بیوی نہیں ہو میری جان میری زندگی سب تم ہو..اپنی نادانی میں مجھے بھول مت جانا..یا پھر کوئی غلطی سرزد مت کر دینا جس سے میں تمہیں کھو دوں.."ہادی بولا تو فلک انگلیوں کو لڑا کر بولی..

"آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں..میرے کو شرم آتی ہے.."فلک دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا کر بولی..

"دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے لیکن تمہاری حرکتیں کبھی نہیں سدھر سکتی..بچپنا کب ختم ہو گا تمہارا..!!ہادی اسکے ہاتھوں کو سختی سے چہرہ سے ہٹاتے ہوئے بولا..

"میری بے عزتی ہر وقت کرتے ہیں دیکھ لینا آپ جب میرا بچہ ہو گا تب وہ آپ کو ذلیل کرے گا.."فلک ہادی کے بالوں کو غصّے سے نوچ کر بولی..

"ایک منٹ..بچہ کون بچہ..اے کیا کہا..ہادی نے جیسے ہی کہا فلک نے سر پر ہاتھ مار کر زبان دانتوں تلے دبا لیا..

"افف کیا کیوں کہا..کچھ نہیں میں ابھی آتی ہوں.."فلک اٹھ کر سرپٹ بھاگی..ہادی اسے آواز دیتا رہ گیا..

"ہائے یہ پگلی لڑکی...رکو مجھے بتاؤ یہ کب ہوا..شرما کر کہاں چلی میری بلبل.."ہادی بھی کافی کا مگ رکھتا ہوا اسکے پیچھے لپکا..

ہادی خوشی سے سرشار ہو گیا..

فلک کے پیچھے بھاگا لیکن فلک بہت تیزی میں بھاگی تھی..ہادی نے بھاگتی ہوئی فلک سے کہا..

"ارے آرام سے چلو بے بی"..

"بے بی..ورنہ ایسے تو آپ مجھے پاگل کہتے ہیں"..

"مذاق...مذاق کرتا ہوں یار رکو ناں..."ہادی نے بھاگتی ہوئی فلک کا دوپٹہ پکڑ لیا..

"چھوڑیں میرا دوپٹہ.."فلک رک گئی اور منہ پھولا کر بولی..ہادی جھٹکے سے اسے قریب کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر بولا..

"ایسے کیسے چھوڑ دوں،، چھوڑا تو تمہیں کبھی نہیں تھا..اور تم ہی میرے پاس چل کر آئی تھی مجھے بچائے سر...پلیز سر وہ مجھے مار ڈالے گی.."ہادی اسکے گلے میں منہ چھپا کر بولا..

"آپ میری مجبوری کا مذاق اڑا رہے ہیں"..

فلک تیوری چڑھا کر بولی..

"نہیں جی ہم تو کبوتر اڑا رہے ہیں.."ہادی اسی کے لہجے میں بولا..

"وہ سب تو ٹھیک ہے دور رہیں تھوڑا..."فلک خفیف سا مسکرا کر بولی..

"تمہارے شرمانے گھبرانے سے میرا ہی گھاٹا ہوتا ہے.."ہادی بولا..

"تو کیا ہم بھی بے شرم بن جائیں. شرم حیا دھو کر پی جائیں آپکی طرح سر..." فلک مزید ہادی کو پریشان کرنے لگی..

یہ سر سر کیا لگا رکھا ہے...دماغ تو ٹھیک ہے ناں شوہر ہوں تمہارا..." ہادی ڈانٹ کر بولا اور اسکے گردن پر دانت گاڑ دیا..

"بیسٹ مت بنے ویسے بھی میں، وہ کیا کہتے ہیں میرا ہاتھ بھاری ہے..." فلک اٹھلا کر بولی..

"ہاہاہا اسے پیر بھاری کہتے ہیں...ویسے یہ کب ہوا اور ڈاکٹر کو دکھایا..." ہادی خوشی سے اسکے ماتھے کو چوم کر بولا..

"ہاں سب کنفرم ہے..میں ماں بننے والی ہوں..اور میرا بھی ایک بچہ ہو گا جو میری طرح ہو گا.." فلک بولے جا رہی تھی..

ہادی مسکراد با کر بولا.. "مطلب پھر ہمارا بچہ باولا یا باولی ہو گا"...

"اوہ اچھا..مطلب بچہ آپ پر جائے گا کیونکہ باولے تو آپ ہیں، ایک نمبر کے پاگل.." فلک نے بھی جواب منہ پر دے مارا..

"اوئے شوہر ہوں تمہارا عزت کر لو تھوڑی.." ہادی سپاٹ لہجے میں بولا..

"بیوی کی بھی عزت کرنی ہوتی ہے جو آپ مجھے پگلی، بیوقوف جھلّی کہتے ہیں اسکا کیا..." فلک بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگی..

"یہ زبان کلاس میں تو بند رہتی تھی پڑھائی کے وقت اسے تالا لگ جاتا تھا..." ہادی طنزیہ بولا..

"ڈونٹ گیٹ پرسنل... فضول کے کمنٹس نہ کریں.. میری پڑھائی اور میری قابلیت کو لے کر سوال مت کریں،، ورنہ مکلا دوں گی.." فلک بڑھ چڑھ کر بولی..

"زبان درازی کہاں سے سیکھی..." ہادی اسے اپنے گود میں اٹھاتا ہوا بولا..

"مجھ میں بچپن سے چھتیس کے چھتیس گن ہے.." فلک ہادی کے گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے بولی..

"اچھا..." ہادی بولا تو فلک نے ہادی کے گال کھینچ لئے.. ہادی نے پیار سے اسکے لبوں پر جھکا لیکن فلک نے ہونٹ بند کر لئے اور اندر کی طرف بھینچ لئے..

ہادی بھی جانتا تھا یہ ٹیڑھی کھیر ہے جو اتنی آسانی سے نہیں ماننے والی!!...

ہادی بھی ہادی تھا اور اتنے سالوں میں اسکے رگ رگ سے واقف ہو گیا تھا..

ہادی نے پھر اپنا طریقہ اپنایا جس پر فلک ہنستے ہنستے پاگل ہو گئی..

"سر... نہیں مجھے گدگدی لگ رہی ہے... پلیز سر نہیں... ہاہاہاہا... اوہ میری جان نکل جائے گی.. بہت زیادہ گدگدی لگ رہی ہے،، ہادی نہیں رک جائیں..." فلک چیختی چلاتی ہنستی رہی..

ہادی اسکے تلوؤں میں انگلیوں سے گدگدی کر رہا تھا اور وہ ہنسے جا رہی تھی..

ہادی کو پتا تھا فلک کو گدگدی بہت لگتی تھی..

بیڈ پر پیر پٹک کر فلک ہنس رہی تھی.. ہادی بھی اسکو ہنستا دیکھ ہنس دیا.. پھر تھوڑی دیر بعد وہ پوری طرح ہادی کے کنٹرول میں تھی، ہادی کے بانہوں میں جکڑی ہوئی تھی.. تبھی اچانک ہادی کا

موبائل رنگ ہونے لگا تو ہادی نے برا سا منہ بنایا اور فلک نے موبائل کی سکرین پر نام چمکتا ہوا دیکھا..

"اورنگزیب بھائی"...

فلک نے ہادی کی چڑچڑاہٹ دیکھ لطف اندوز ہوئی اور بولا..

"سر...آپ کے بڑے بھیا"..

"ہاں ہاں... بڑے بھیا..." ہادی نے کال پیک اپ کیا..

"جی اسلام علیکم بھائی...ہاں جی، کیا لیکن کب کیسے اور وہ گھر سے نکلی کب..افف آپ لوگ سب کہاں تھے..

فلک کا چہرہ جو کچھ دیر پہلے کھلا ہوا تھا وہ ڈر سے فق پڑ گیا..

"ارے کیسے میں پریشان نہ ہوں آپ جانتے ہیں ناں...ڈاکٹر نے کیا کہا تھا...یقین نہیں ہوتا آپ لوگوں کو وہ چکما دے کر نکل کیسے گئی، گھر کے سارے گارڈز کہاں مرے پڑے تھیں...

وہ سیدھا یہاں مانچسٹر آئے گی اور وہ اکیلے نہیں آئے گی...آپ ساری بات جان کر بھی...افف میں پاگل ہو جاؤں گا...

ٹھیک ہے میں بعد میں بات کروں گا..." ہادی نے فون کو گھورا اور فرش پر پٹک دیا..

"کیا ہوا حرا نے بھائی کو دھوکہ دے دیا اور وہ واپس مانچسٹر آ رہی ہے..." فلک نے کہا..

"تمہیں کیسے پتا...ایک منٹ، تم کہہ رہی تھی ناں آج وہ واپس آرہی تو تمہیں کیسے پتا چلا.." ہادی فلک کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گیا..

"یہ دیکھئے..." فلک نے اپنا فون اسکی طرف بڑھا دیا..

"کرسٹن کیفے میں کافی پینے چلو گی"..

ہادی میسج پڑھ غصّے سے جبڑے بھینچ گیا..

"اس کا مطلب.. حرا نے بیوقوف بنایا"..

"بلکل بنایا.. آخر بلیک ہینڈ کی بیٹی ہے..." فلک اکڑ کر بولی اور فخریہ انداز میں مسکرا دی..

"ایک تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا... تم لوگ سارے ایسے عجیب ترین کیوں ہو... باسط کہتا ہے کہ وہ بلیک ہینڈ ہے، حرا سوچتی ہے وہ ہے اور...

اور ڈیڈ ہی ہیں... یہ کوئی نہیں جانتا..." فلک ہنس دی..

"اور کوئی امی وغیرہ بھی ہے تو اسے بھی سامنے لے آؤ..." یہ سننا ہی تھا کہ فلک بچوں کے جیسے تالی بجا کر قہقہہ لینے لگی اور ہنستے ہنستے دوہری ہو گئی..

"آہہاہاہا.... ہادی... سر... وہ،،، آپ نے سہی اندازہ لگایا ایک ممی بھی ہیں..." فلک ہنستے ہوئے بولی..

"اور بھی بھائی بہن ہیں جو چھپے ہوئے ہونگے انھیں بھی سامنے لے آؤ..." ہادی چڑھ کر بولا..

"اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے.." فلک ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی..

"دراصل..ہمارے گھر میں کسی کے بھی مزاج آپس میں میچ نہیں کرتے روز لڑائی جھگڑے...مار دھاڑ ہوتے تھے..اسلئے ڈیڈ نے ہم لوگوں کو الگ کر دیا تاکہ مانچسٹر میں رہ کر ہم پڑھائی پوری کر سکیں.." فلک لاپرواہی سے کندھے اچکا کر بولی..

"سب سنکی ہو..." ہادی بولا..

"آپ لوگوں کی طرف میری فیملی میں کوئی بھی بدھو ٹائپ پرسن نہیں ہے.." فلک نخوت سے بولی..

"اور ان لوگوں نے تمہارا بھی پوپٹ بنایا تھا..

"تو کیا ہو گیا وہ سب غلط فہمی تھی..مجھے اپنے ڈیڈ اور بھائی اور مما سے بہت پیار ہے...آئی لو مائی فیملی...

"اوہ بیٹا کیا پلٹی ہو تم..یہ بچپن کے سکھائے بول آئی لو مائی فیملی فرینڈز صرف ایک وقت تک اچھا لگتا ہے..خدا خیر کرے ایسی خطرناک فیملی سے بچائے.." ہادی کانوں کو ہاتھ لگا گیا..

"اچھا ہے پھر آئی لو مائی ہسبینڈ...." فلک منہ کھول کر ہاتھ ہوا میں ہلا کر بولی..تبھی اسکے ہاتھ سے لگ کر ایک کانچ کا شو پیس ٹوٹنے والا تھا لیکن ہادی نے فلک کے ہاتھ کو پیچھے کھینچ گیا اور وہ کانچ کا شو پیس ہادی کے ہاتھ پر گر گیا..

"آہہہ سوری سر....یہ کیا ہوا..." فلک ہادی کے ہاتھوں سے خون نکلتا دیکھ گھبرا گئی..

"ارے کتنی زیادہ چوٹ لگ گئی، دیکھیں نہ کتنا خون بہہ رہا ہے..." فلک اپنا دوپٹہ ہادی کے کانچ سے لہولہان ہوئے ہاتھ پر رکھتی ہوئی بولی..

"چلو کچھ نہیں ہوا، معمولی سی چوٹ ہے جب میں پریکٹس کرتا تھا تب مجھے اس سے بھی زیادہ چوٹیں اور درد سہنا پڑتا تھا..." ہادی بے فکری سے بولا..

"اوہو پرانی باتوں میں کیا رکھا ہے، اور اگر میں اس وقت ہوتی تو ایسا کچھ نہیں ہوتا.. گھسیٹ کر آپکو روز ہسپتال لے جاتی.." فلک بولی اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون لے آئی اور ہادی کے زخمی ہاتھ کی پیکچر کلک کر بولی..

"یہ کام ہو گیا اور اب چلیں ہسپتال.. ورنہ ہاتھ کاٹنا پڑ سکتا ہے.." فلک الماری سے اپنا پرس نکال کر بولی..

ہادی بس اسکی احمقانہ حرکتیں دیکھتا رہا..

ہادی مجبور تھا اگر کچھ بولتا یا کہتا تو فلک اس سے لڑنے بیٹھ جاتی..

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

سنٹرل ہسپتال...

باسط ڈاکٹر سے بات کرتا ہوا حیات کے کمرے سے باہر آیا..

"تب ڈاکٹر میں کب تک اپنی وائف کو گھر لے جا سکتا ہوں..؟؟

باسط کے سوال پر ڈاکٹر نے کہا..

"ابھی کچھ دنوں کیلئے مسسز اقبال کو انڈر آبزرویشن رکھنا پڑے گا اگر مسسز اقبال کو واپس سے اپینڈس کا درد ہوا تو ہمیں آپریشن کرنا ہو گا.." ڈاکٹر سارہ بولی اور آگے بڑھ گئی..

باسط حیات کے اپنڈیس کے قصّے کو جڑ سے ختم کر دینا چاہتا تھا جسکی وجہ سے حیات کی بدتر حالت ہو گئی تھی..

حیات کو دَفعتاً اٹھنے والے درد سے باسط خود پریشان تھا..

باسط اسے سچ بتانے ہی والا تھا کہ حیات بیہوش ہو گئی..

باسط نے ایک بار گلاس وال سے حیات کو دیکھا جو دن دنیا سے بیگانی بیہوش پڑی تھی.. باسط کا دل کٹ گیا تھا، پتا نہیں کیوں اسکے دل سے یہ بات چھو کر گزری کہ آج یہ حالت حیات کی اسکی وجہ سے ہوئی تھی..

باسط کا دل بہت زیادہ ہول اٹھا اور وہ نظریں پھیرے وہاں سے نیچے ریسپشن پر بل جمع کرنے چلا گیا..

حیات مشینوں میں جکڑی بیہوش پڑی تھی اور باسط کے وہاں جاتے ہی کسی کی سنہری چمکتی آنکھیں جو باسط کا حال دلچسپی سے دیکھ رہی تھی اس نے بھی ایک نظر حیات کو دیکھا اور وہ شخص مسکرا اٹھا..

"نازک اندام... حسین اور پیاری سی گڑیا جیسی..." بے اختیار اس شخص کے زبان سے پھسلا اور وہ تقدس سے حیات کو دیکھنے لگا..

دوسری طرف فلک فارمیسی سے دوائی لے رہی تھی..

"ہاں ہاں پیسے دے رہی ہوں..ڈسکاؤنٹ کتنا کم دیتے ہو تم لوگ.. ہسپتال میں مریضوں کو لوٹتے ہو..." فلک اردو میں بڑبڑانے لگی..

فارمیسی میں کھڑا لڑکا کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا..

"Mam,i don't understand what you say...!!

"Nothing...and thank you so much..."

فلک دوائیوں کا لفافہ پکڑ کر اپنے سے چھوٹے سے ہینڈ بیگ میں رکھنے لگی..

فلک وہاں سے آگے بڑھ گئی..

ہادی اپنے ہاتھ کی بینڈیج نرس سے کروا رہا تھا..

فلک لفٹ کا بٹن دبائے انتظار کرنے لگی..

لیکن وہ الٹے قدم ہی بھاگ کھڑی ہوئی کیونکہ سامنے سے آتے اسے کچھ بلیک تھری پیس سوٹ میں گارڈز دیکھے.. فلک انھیں اچھے سے پہچانتی تھی لیکن ہسپتال میں بلیک ہینڈ کے گارڈز کیا کر رہے تھے...!؟؟

فلک کا ذہن یہی ساری چیزوں میں الجھا ہوا تھا تبھی اسکے کندھے پر کسی نے نرمی سے ہاتھ رکھا تو فلک چونکنا ہو گئی کیونکہ یہ لمس جانا پہچانا تھا...

فلک پیچھے مڑی تو دنگ رہ گئی...

_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_

دوسری طرف حیات کو ہوش آیا تو اس نے خود کو دیگر مشینوں میں جکڑا ہوا پایا..

حیات کو بہت وحشت سی محسوس ہوئی..

حیات اٹھ بیٹھی اور پورے کمرے کا جائزہ لیا جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا..

"باسط... باسط کہاں چلے گئے.." حیات کو کوفت ہوئی اور اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ہاتھوں سے نسل کینولا نوچ کر بے دردی سے نکال پھینکا جس سے اسے بہت درد ہوا لیکن وہ رکی نہیں اور باسط کو آواز دیتی ہوئی روم کا دروازہ کھول باہر کی طرف چلی گئی..

جہاں نرس اور ڈاکٹر آپس میں کچھ باتیں کر رہیں تھیں..

حیات ان لوگوں کے نظر میں آئے بنا ہی مستعدی سے وہاں سے نکل گئی...

حیات ابھی بھی گھر کے کپڑے تھی... کیونکہ باسط حیات کو ہسپتال کے گاؤن میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا..

حیات ابھی آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اسکی نظر کوریڈور سے آتے ہادی پر پڑی..

حیات کچھ پل کیلئے پتھر کی ہو گئی...

ہادی پریشان سا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا وہ بالکنی سے جھانک کر نیچے دیکھ رہا تھا..

حیات کو کچھ دکھائی سنائی نہیں دے رہا تھا.. اسکے آگے پورا اندھیرا چھا سا گیا تھا..

ایک مدّت کے انتظار کے بعد اس نے اپنے بھائی کو دیکھا تھا.. اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس پل خوش ہو یا ماتم کرے..

اب ایک طرف باسط تھا تو دوسری طرف ہادی...

حیات اپنا سوگوار چہرہ لئے کھڑی تھی..

دل نے ضد کرنا تو کب کا چھوڑ دیا تھا لیکن یہ بات حیات کو آج محسوس ہوئی تھی..

حیات پتھرائی آنکھوں سے ہادی کو دیکھتی رہی، آنکھیں تو روتے روتے خشک ہو چکی تھی...

کاش.....کاش...

ہادی بھائی...کاش آپ اس وقت آتے جب میں تل تل روز تڑپتی تھی مرتی تھی...مجھے زندگی بوجھ لگتی تھی..مجھے ہر چیز بوجھل لگتی تھی...روز دل میں موت کی خواہش سر اٹھاتے تھے...

ابھی چند دن پہلے ہی میں آپ کو یاد کر روئی تھی...بہت روئی تھی گڑگڑائی تھی..

لیکن آپ نہیں تھے اس وقت اور میرے کمزور لمحے میں باسط ساتھ تھے..

سب کچھ الٹ پلٹ گیا ہے...

میں آپ کو کوئی الزام نہیں دوں گی اور کچھ نہیں کہوں گی...ناں ہی آپ کو قصوروار ٹھہراؤں گی...

لیکن ان کمزور لمحوں میں خود کو باسط کو سونپ چکی ہوں اور میرے دل میں باسط قابض ہو گیا ہے..

میں چاہ کر بھی واپس اب نہیں لوٹ سکتی..

میں نے ہی اپنی ساری کشتیاں جلادی ہیں تاکہ میں لوٹ نا سکوں..

کاش...یہ سب نا ہوتا اور آپ پہلے آتے..

حیات واپس پلٹی اور بھاگتے ہوئے واپس وہی پہنچ گئی...

جہاں وہ کمرے میں ایڈمیٹ تھی..

روم کے باہر کوئی نہیں تھا بس باسط کھڑا اپنے گارڈز اور ہسپتال کے ممبران پر غصّے سے چیخ چلا رہا تھا...

تبھی حیات شال سے خود کو ڈھکے وہاں باسط کے بے چینی کو بھانپ گئی..

"باسط...

باسط حیات کی آواز سن جھٹ سے اسکی طرف پلٹا اور اپنے سامنے حیات کو مسکراتا دیکھ تیز قدموں سے اسکے قریب آیا اور حیات کو سینے سے بھینچ لیا..

گارڈز کے اشارے پر ڈاکٹرز اور باقی ممبران وہاں سے چلے گئے.. گارڈز بھی وہاں سے غائب ہو گئے..

"کہاں گئی تھی...ہمیشہ کہاں گم ہو جاتی ہو میں کتنا پریشان ہو گیا تھا...

باسط اسے سینے سے لگائے شکایت کرنے میں مصروف ہو گیا..

حیات تھوڑا لجا کر بولی..

"اب کہیں نہیں جاؤں گی اور ناں ہی میں آپ کو چھوڑ کر جا سکتی ہوں لہٰذا شکایت بچا کر رکھیں بعد میں کام آئیں گی!!..

حیات کی بات تھی یا کوئی جادو تھا باسط کا غصّہ پل بھر میں چھو ہو گیا..

آج پہلی بار تھا جو حیات نے کھل کر اس سے اپنے دل کی بات کہی تھی..

باقی باسط حیات کی آدھی بات سمجھا اور آدھی بات نہیں..

باسط اسے بانہوں کا سہارا دے کر واپس روم میں لایا اور حیات بیڈ پر بیٹھی... باسط کو چور نظروں سے دیکھنے لگی..

باسط کو کچھ گڑبڑ سا لگا کہ حیات تھوڑا عجیب برتاؤ کر رہی ہے...

"تم ٹھیک ہو..

"ہمم..

"سچ میں ٹھیک ہو...

باسط اسکا ماتھا چھو کر بولا..

"ہاں... مجھے کیا ہونا ہے.." حیات بولی..

"باسط... مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی.." حیات آخر کار دل کڑا کر بولی..

"ہاں بولو... میں سن رہا ہوں..." باسط موبائل آن کر اپنی روٹین چیک کر رہا تھا..

"پلیز گھر چلیں.. مجھے کوئی آپریشن نہیں کروانا مجھے ڈر لگتا ہے... میں نے اتنے سالوں تک یہ درد صرف اسلئے جھیلا کیونکہ مجھے یہ ہسپتال اور آپریشن وغیرہ سے خوف سا آتا ہے... پلیز گھر چلیں ناں، مجھے کوئی آپریشن نہیں کروانا.." حیات التجائی لہجے میں گویا ہوئی..

"فضول گوئی نہیں... اور ابھی تمہارے پہلے ٹیسٹ ہونگے اگر رپورٹ کلیئر اور پازیٹو آئیں تو گھر چلیں گے ورنہ....

ویسے کچھ نہیں ہوتا، دماغ سے فضول خناس نکال دو اور ہاں ڈرومت میں یہی ہوں... کچھ نہیں ہو گا اور ڈاکٹرز ہمیشہ اپنے مریض کا بھلا ہی چاہتے ہیں.." باسط اسے سمجھانے لگا..

"نہیں.. نہیں مجھے گھر جانا ہے اور میں بلکل ٹھیک ہوں.. پلیز گھر چلیں ناں مجھے ڈر لگ رہا ہے یہ لوگ مشین سے کاٹ دیں گے مجھے.." حیات اب بھی گزارش کرنے لگی..

پھر سے اسکا ٹریک ایک ہی جگہ اٹکا تھا کہ گھر جانا، گھر جانا ہے...

باسط کے کان میں جوئیں تک نہیں رینگے تھے...

باسط حیات کا یہ روپ دیکھتے آرہا تھا.. وہ اپنے موقف پر اڑی رہتی ہے وہی باسط بھی ایسی صورت حال ہینڈل کرنے میں ماہر تھا..

اسلئے وہ چپ ہی رہا... اس بار حیات بولتی رہی..

آخر میں حیات تھک ہار کر چپ ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی باسط بھی باسط ہے... جب اس نے ٹھان لی ہے تو اسے وہ خود بھی نہیں روک سکتی..

اور اسکا آپریشن تو ہو کر رہے گا..

حیات کو بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا..

باسط وہی لگے کاؤچ پر بیٹھا موبائل چلا رہا تھا..

حیات بیڈ پر بیٹھی اپنے ڈر سے لڑنے کی کوشش کر رہی تھی..

"زوجہ...ایک بات یادرکھنا ہمارا ڈر کچھ نہیں ہوتا، تم جب تک ڈرتی رہو گی تمہارے اندر کی ہمّت کو تمہارا ڈر اور زیادہ ڈراتا رہے گا... جس دن تم نے ڈر کو ڈرا دیا اس نے تمہاری ہمّت ڈر کو مار بھگائے گی اسلئے اسٹاپ اوور تھینکنگ...." باسط نے زور دیتے ہوئے کہا..

حیات صرف سنتی رہی..

ابھی فلحال اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اسلئے وہ سر جھکائے بیٹھی رہی..

باسط نے جب بدستور سر جھکائے بیٹھے دیکھا تو اسکے قریب آ بیٹھا..

"اچھا کیا ہوا پھر ناراض ہو گئی کیا؟؟..." باسط اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پیار سے بولا..

"نہیں بس... ٹھیک ہوں..." حیات نے لمبی گیلی سانس خارج کی..

"میں جانتا ہوں... لیکن پھر بھی تمہیں یونہی نہیں چھوڑ سکتا، یہ آپریشن بھی تمہارے صحت یاب ہونے کے لئے کروا رہا ہوں..

حیا... میری زندگی میں تمہارے سوا اب کوئی نہیں ہے... بہت باتیں تھیں جو تم سے کرنی تھی، سارے راز میں تم پر افشاں کرنا چاہتا تھا لیکن عین وقت میں تم بیہوش ہو گئی.. میں بہت زیادہ گھبرا گیا تھا... اپنوں کو کھونے کا ڈر کوئی مجھ سے پوچھے کیا ہوتا ہے.. بے انتہا اذیت سے گزرا ہوں میں... تم جانتی ہو میں بھی ڈرتا ہوں لیکن روز اس ڈر سے لڑ کر آگے نکل جاتا ہوں.. ورنہ یہ ڈر جس دن مجھ پر حاوی ہو گیا تو میں باسط اقبال نہیں معمولی کوئی انسان بن جاؤں گا.. بہت محنت مشقت کر اپنے اصابوں کو پتھر کا بنایا ہے تاکہ اب میں مزید کسی تکلیف سے نہ گزروں... لیکن کچھ

بھی کر لو اس دل پر کس کی چلتی ہے.. تم جب آئی تو سب بدل گیا یہ پتھر بھی موم بن کر پگھل گیا اور پھر سے میں کسی اپنے سے جدا اور بچھڑنے کا خوف میرے رگ رگ میں رچ بس گیا... میں بھی کمزور پڑنے لگا نرم ہونے لگا... میری اکڑ اور انائیں تمہارے آگے ہمیشہ گھٹنے ٹیک دیتی ہیں کیوں کہ میں سمجھ چکا ہوں عورت ذات سے لڑا نہیں جا سکتا اسے قید کر یا زور زبردستی نہیں رکھا جا سکتا...

میں نے اسلئے تمہیں موقع فراہم کروایا تا کہ تم میری قید سے نکل کر جا سکو، لیکن تم نہیں گئی اور میرے ساتھ رہی پھر مجھے پتا چلا کہ ....

"افففف خاموش رہیں تھوڑا... سمجھ گئی میں آپ بدل گئے ہیں... اتنا لمبا پرا گراف مت سنائے... میرا سر درد کرتا ہے.." حیات جو کب سے باسط کی سن رہی تھی کھسیا کر بولی..

باسط پھر بولا... "میں سمجھ سکتا ہوں تمہیں مجھ سے اب بھی نفرت ہوتی ہو گی کیوں نہ ہو نفرت... میں نے تمہارے ساتھ بہت برا رویہ اختیار کیا تھا... حور کے چکر میں تمہیں اغوا کر لیا اور تم پر ظلم ستم بھی ڈھائے اور اگر تمہارے دل میں میرے خلاف اب بھی کچھ ہے تو میرا گال حاضر ہے تم مجھے دو تین تھپڑ مار سکتی ہو...

اور ہاں میں بلیک ہینڈ نہیں ہوں... تم مجھے غلط مت سمجھو میں ایک...

"ارے چپ کر جائیں...مجھے نہیں جاننا کون ہے بلیک ہینڈ اور کون بلیو اینڈ پنک ہینڈ ہے..جس سے مجھے سروکار نہیں، مطلب نہیں مجھے کیوں جاننا ان لوگوں کے بارے میں...آپ بلیک ہینڈ نہیں ہے ناں بس بات ختم...مجھے بخش دیں نہیں سننا مجھے کوئی روداد بشر...

حیات ہاتھ جوڑ کر بولی اور واپس سے گھٹنے میں سر دیے بیٹھ گئی..

"نہیں میری سر گزشت سنو میں کیا تھا...اور کیا بن گیا میں بہت مجبور تھا اور میرے ڈیڈ...

حیات نے سر اٹھایا اور غرّا کر بولی..

"آپ غلط لائن میں آ گئے، آپ مافیا کیسے بن گئے آپ کو تو موٹیوشن سپیکر ہونا چاہئے..کافی فائدہ ہوتا آپ کا اور آپ کے ملک کا بھی...آپ کی دکھ بھری داستان سن عوام کا بھلا ہو جائے گا..

مجھے مت سنائیں اپنی غمگیں آپ بیتی، میں اس وقت بہت پریشان ہوں ایک تو مجھے سرجری سے ڈر لگتا ہے دوسرا یہ آپ کی باتوں سے...میں پھر بیہوش ہو جاؤں گی..میرے کانوں پر رحم کیجیے اور آج آپ معمول کے خلاف اتنا بول رہے ہیں...مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے کیا!!..

اب مجھے دو گھڑی سکون کے میسر ہونے دیں اور پلیز تھوڑی دیر خاموش ہو جائیں...

حیات جھنجھلا سی گئی تھی..

باسط پھر مایوسی سے بولا..

"میں سمجھ سکتا ہوں تم یہ سب اسلئے کہہ رہی ہو کیونکہ تمہیں اب بھی...

حیات نے اتنا ہی سننا تھا کہ وہ فرسٹیشن میں اپنے بالوں کو نوچنے لگی..

باسط یہ دیکھ مسکان دبا گیا اور بولتا ہی رہا..

حیات چادر سر تک تان کر سو گئی..

باسط مبہم سا مسکایا...

حیات کا دھیان اس نے آپریشن کی طرف سے مبذول کر دیا تھا...

وہی ہادی لفٹ کے قریب فلک کا چھوٹا بیگ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جس میں کی چین، دوائیاں اور فون تھا..

"کہاں چلی گئی تم فلک...!؟ ہادی دیوانہ وار یہاں وہاں نظریں دوڑا کر ڈھونڈ رہا تھا..

"فارمیسی سے دوائی لے کر کدھر چلی گئی.." ہادی کو فلحال کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا تبھی اسکے موبائل میں ایک نوٹیفکیشن آئی جسے دیکھ ہادی کے جبڑے کس گئے اور کنپٹی کی نسیں پھول سی گئی..

ہادی کو اس پل اپنی لاپرواہی پر غصّہ آ رہا تھا تبھی سامنے سے آتا باسط دکھا جو ڈاکٹرز سے بات کرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا..

ہادی کی مٹھیاں بھینچ گئی اور اس نے اپنے جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں سائلینسر لگا چھوٹی سی گن تھی...

وہی ہادی لفٹ کے قریب فلک کا چھوٹا بیگ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جس میں کی چین، دوائیاں اور فون تھا..

"کہاں چلی گئی تم فلک...!؟ ہادی دیوانہ وار یہاں وہاں نظریں دوڑا کر ڈھونڈ رہا تھا..

"فارمیسی سے دوائی لے کر کدھر چلی گئی.." ہادی کو فلحال کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تبھی اسکے موبائل میں ایک نوٹیفکیشن آئی جسے دیکھ ہادی کے جبڑے کس گئے اور کنپٹی کی نسیں پھول سی گئی..

ہادی کو اس پل اپنی لاپرواہی پر غصّہ آرہا تھا تبھی سامنے سے آتا باسط دکھا جو ڈاکٹرز سے بات کرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا..

ہادی کی مٹھیاں بھینچ گئی اور اس نے اپنے جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں سائلینسر لگا چھوٹی سی گن تھی...

"آج یا تو آر یا پار...آج حد ہو گئی پہلے حیات اب فلک کو بھی دور کر دیا.." ہادی یہی سب سوچ رہا تھا جب باسط کی نظر بھی یکبارگی غصّے سے ہانپتے باسط پر پڑی..

باسط نے ڈاکٹرز سے کچھ کہا اور وہ لوگ سر جھکا کر وہاں سے چلے گئے..

باسط مغرور سی چال چلتا ہوا اسکے قریب آیا اور ہادی کے ماتھے کو پسینے کو اپنے کالے رومال سے خشک کرتا ہوا بولا..

"میں نے تو سنا تھا تم کسی سے بھی نہیں ڈرتے... مگر یہ کیا مجھے دیکھ تم پسینے سے شرابور ہو گئے ہو"...

"اپنے ناپاک ہاتھ ہٹاؤ...اور یہ بتاؤ میری بہن کہاں ہے.." ہادی سب کچھ بھول گیا ایک پل کیلئے فلک کو بھی...

ہادی کو صرف حیات یاد تھی..وہ ایک پل میں فلک کو بھی بھلا بیٹھا تھا..

اور یہ اسلئے ہوا کہ اتنے مہینوں میں صرف حیات اسکے ذہن میں چھائی ہوئی تھی..اور ہادی نے سوچ رکھا تھا کہ جس دن باسط سے اسکا سامنا ہو گا وہ اسے جان سے مار ڈالے گا کیونکہ حیات سے

بچھڑنے کی اذیت میں صرف وہ نہیں اورنگزیب، شاہ زیب اور فلک بھی تھے اور کہیں نہ کہیں ان سب میں شیران اور زرین بھی کافی پریشان ہوئے تھے..اور ان سب کی وجہ باسط اقبال تھا..

"سیم سوال مسٹر ہدایت علی منظر..میری بہن حور کہاں ہے.." باسط بھی لاپرواہ انداز میں گویا ہوا..

ابھی باسط کچھ سوچتا یا سمجھتا ہادی نے ایک زوردار پنچ باسط کے جبڑے میں جڑ دیا..

اور باسط کا گریبان پکڑ کر بولا..

"تیرے جیسا گھٹیا انسان میری نظروں سے نہیں گزرا...پہلے میری بہن کو اغوا کیا اور تیری ذلیل حرکتیں یہاں تک بڑھ گئی کہ خود اپنی بہن کو غائب کروا کر مجھ سے الٹے سوالات کر رہا ہے..

ہادی کی بات سن باسط کا چہرہ حد درجہ خطرناک نظر آنے لگا..

باسط کے سارے گارڈز ہادی کے قریب دائرہ نما احاطہ کر ہادی کے طرف مشین گن لئے کھڑے ہو گئے..

"شششش...خاموش ہو جاؤ حیا کی ابھی آنکھ لگی ہے اور تم سب جاؤ..." باسط نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو سارے گارڈز چلے گئے..

"چل باہر آرام سے بات کرتے ہیں...یہ ہوسپٹل ہے اور یہاں میں کسی بھی قسم کا تماشہ نہیں لگانا چاہتا اور نہ ہی نقصان کرنا چاہتا ہوں..." باسط بڑے ہی ٹھنڈے مزاج سے بول رہا تھا..

"میں کہیں نہیں جانے والا...مجھے میری بہن چاہیئے بس..اگر حیات کو ایک کھروچ بھی لگی ہو گی تو تیرے جسم کو گولی سے چھنی کر دوں گا..."ہادی گریبان جھٹک کر بولا..

"کیا حیات کے نام کی رٹ لگا رکھی ہے..پہلے تو اس نے روز تیرا نام لیکر میرا دماغ کھایا ہے اب تو آگیا...اور ہاں پہلے میری بہن کو سامنے لا..میری حورین کہاں ہے...!! باسط اب سرد مہری سے بولا..

"حورین فلک کو تو لے جا چکا ہے اب مجھ سے پوچھ رہا ہے...اگر فلک تو اپنے ساتھ لے گیا ہے تو پھر یہ ناٹک کیوں کر رہا ہے..ابھی فلک یہی تھی ضرور تو اسے اپنے ساتھ لے گیا ہو گا کیونکہ تیری موجودگی صاف بتا رہی ہے تو صرف فلک کو یہاں لینے آیا ہو گا اور جو تو لے جا چکا ہے...."ہادی کی بے تکی بات باسط کو پلے نہ پڑی..

باسط ہادی کے بے حد قریب آیا اور پھر بولا..

"تیرے منہ سے شراب کی بو نہیں آرہی ہے..پھر کیوں تو بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے..."باسط تمسخرانہ انداز میں بولا...

"میں یہاں اپنی بیوی کا علاج کروانے آیا تھا دیکھ مجھے خود سچ میں نہیں پتا حور کہاں ہے...اور ہاں میری حورین کو فلک بولنا بند کر، فلک صرف ہمارے گھر کے لوگ اسے پیار سے کہتے تھے...تو کون ہوتا ہے اسے فلک کہنے والا...!! باسط سختی سے بولا..

"میں...اپنی فلک کا سب کچھ ہوں..اسکا ہمدرد،اسکا دوست اسکا شوہر ہوں..."ہادی پورے اعتماد سے بولا..

باسط پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا بس اسے گھورتا رہا..

"ٹھیک ہے...مجھے بس اتنا بتادے میری بہن حیات الزماں حیات کہاں ہے..میں اسے اپنے ساتھ لے جانے آیا ہوں..تجھے فلک چاہیئے مطلب تیری بہن حور..میں اسے تیرے حوالے کر دوں گا بس مجھے میری بہن کے پاس لے چل..."ہادی کچھ سوچتا ہوا بولا..

"میں کسی حیات الزماں حیات کو نہیں جانتا...اور ابھی تو خود بول رہا تھا کہ حور کو میں نے غائب کروایا ہے...مطلب اتنا تو سمجھ گیا ہوں وہ تیرے پاس نہیں ہے..اسلئے جھوٹے وعدے مت کر..."باسط گال کھجا کر بولا..

تبھی باسط کے قریب آکر ایک نرس بولی..

"سر جلدی چلیں..مادام آپ کو ڈھونڈ رہی ہے..وہ دوائی نہیں کھا رہی ہے"..

باسط نرس کے ساتھ جانے لگا تبھی ہادی نرس کو جانے کا اشارہ کر باسط کا راستہ روکتے ہوئے بولا..

"تو نے شادی کب کی...اور ابھی تو کس کی بات کر رہا تھا"...

3"یا4 مہینے پہلے..اور ہاں میری بیوی کا ناں زوجہ...ممم زوجہ حیا ہے...اب میں جاؤں یا تجھے تسلی ہو گئی.."باسط برا سا منہ بنا کر وہاں سے جانے کے لئے مڑا ہی تھا تبھی اسکے پیروں میں زنجیر پڑ گئی کیونکہ ہادی کے الفاظ محض الفاظ نہیں..ایک لوہے کی سریا تھی جو باسط کے دل کو چیر گئی تھی..

"باسط... تمہاری بہن روحی زندہ ہے"...

باسط کو اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا...

ہادی نے کیا کہا...اور یہ کہیں مذاق تو نہیں..

"تمہاری اتنی جرّت کہ تم نے میری بہن کا نام لیا..وہ بھی اس بہن کا جواب اس دنیا میں نہیں ہے... تمہاری ہمّت کیسی ہوئی ہدایت علی منظر کہ میری بہن کا نام کا استعمال کر تم...

"خاموش ہو جاؤ... تمہاری بہن کو اس رات کچھ نہیں ہوا تھا اور فلک سے ایکسیڈنٹ ضرور ہوا تھا لیکن وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی اور اسے بنا جانچ پڑتال کئے روحی کو مردہ قرار دیا اور ڈر سے بے حال ..جب اس نے مجھے فون کیا اور میں وہاں آیا تو وہ زندہ تھی...

اور آج بھی وہ بلکل سہی سلامت ہے..

ہادی نے اتنا ہی کہا..

ہادی وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے نکل گیا..کیونکہ اسکے فون میں جو میسج آئی تھی وہ حراکی تھی..اور وہ بہت کچھ سمجھ گیا تھا..

باسط اپنی آنکھوں کو رگڑنے لگا..وہ اس لمحے کمزور نہیں ہونا چاہتا تھا..

باسط اپنے بے تحاشا امڑتے جذبات کو روکنا چاہتا تھا..

اسلئے وہ رکا نہیں اور تیز بوجھل قدموں سے وہاں سے سیدھا حیات کے کمرے میں آیا..

جہاں حیات زبردستی دوائی کھا رہی تھی..

نرس سے کچھ باتیں سمجھا رہی تھی..

نرس نے باسط کو کمرے میں دیکھا تو حیات کی طرف مسکان اچھالتی ہوئی چلی گئی..

باسط سکتہ کے عالم میں کرسی پر ڈھے گیا..

اور سرخ آنکھوں سے سارے دھندھلا گئے منظر کو یاد کرنے لگا..

"سر... کھائی میں گرنے کی وجہ سے لاش کو پہچانا نہیں جا سکا لیکن جس طرح آپ نے حلیہ بتایا تھا...اور لاش کے پاس پڑا یہ شناختی کارڈ جو کہ روحانی اقبال کا ہی ہے... سوری سر بٹ آپ کی بہن کی سپاٹ ڈیتھ ہو چکی تھی...

باسط کو یاد آیا تو وہ لمبی اور گہری سانس لینے لگا...آنکھوں میں نمی تیر گئی جسے دیکھ حیات باسط کو غور سے دیکھنے لگی کہ اب کیا ہو گیا... تبھی باسط خاموشی سے اسکے قریب آیا اور گود میں سر رکھ دبی دبی آہوں سسکیوں سے رونے لگا..

"با... باسط... کیا ہو گیا،،، ناراض ہو گئے کیا مجھ سے...دیکھیں میں آپریشن بھی کرواؤں گی اور دوائی بھی میں نے لے لیا..آپ کس بات سے خفا ہو کر رو رہے ہیں..

حیات اپنی معصومیت میں جو سمجھی وہی بول کر باسط کو چپ رہنے کی تلقین کرنے لگی..

لیکن باسط کے آنکھوں سے آج آبشار کی مانند آنسو کی لڑی بہہ رہی تھی اور حیات کا کلیجہ پھٹ رہا تھا..

آج یوں پہلی بار باسط کو بچوں کی طرح خاموشی سے روتا سسکتا دیکھ اسکا دل بری طرح کٹ کر رہ گیا تھا..

حیات پیار سے باسط کے بالوں کو سہلانے لگی..

"اچھا خاموش ہو جائے ورنہ میں بھی رو دوں گی..."حیات بھرائی ہوئی آواز میں بولی..

لیکن باسط کو اپنا ماضی یاد آرہا تھا..اور بہنوں کے ساتھ گزارے خوشنما پل..سب ایک ایک کر اسکی نظروں کے سامنے گھوم رہیں تھیں..

حیات کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے سنجیدگی سے کہا..

"باسط ہم آپ سے نفرت نہیں کرتے...اور ہم یہ نہیں کہہ رہیں کہ آپ سے شدید محبت ہو گئی ہے بٹ آپ مجھے اچھے لگنے لگے ہیں..اور شاید دھیرے دھیرے یہ پسندیدگی محبت میں بدل جائے لیکن آپ برے انسان نہیں ہیں..

آپ نے مجھے اغوا کیا جو بھی کیا اپنی بہن کے لئے اگر ساری برائیاں نکال ایک سائیڈ رکھ کر دیکھا جائے تو آپ کا دل ایک محبت کرنے والا اور ایماندار دل ہے...جو وفا شعار اور صرف محبت کا متمنی ہے...

باسط نے اسکے گود سے سر اٹھایا تو حیات نے نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے باسط کے چہرے سے آنسو صاف کئے اور تھوڑا جھجک کے بعد حیات نے باسط کے ماتھے پر لب ثبت کر دیے..

باسط کو اسکے لبوں کا لمس اپنے ماتھے پر جیسے محسوس ہوا اسے لگنے لگا جیسے ساری تھکن اور پریشانیاں پل بھر میں ختم ہو گئی ہیں..

حیات نرمی سے اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھی..

باسط نے ٹھنڈی سانس بھری اور ابھی ہادی سے ہونے والی مڈ بھیڑ اور باتیں حیات کے گوش گزار کر ڈالی..

حیات کا گلا سوکھ گیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ روحی کون ہے...اور اب تک کہاں اور کن لوگوں کے ساتھ رہی ہے..

"تم ہی بولو...یہ غلط ہے نا..." باسط کی آواز پر حیات بس سر اثبات میں ہلا گئی..

وہ جانتی تھی روحی باسط کی بہن ہے جو حرا بن کر چند سالوں سے اسکے ساتھ رہ رہی تھی..

حیات کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا..حیات اور باسط کی زندگی میں اتنی پیچیدگیاں آگئی تھی کہ کوئی بھی مسئلہ مکمل طور پر حل نہیں ہو رہا تھا..اور ایک بعد ایک مصیبتیں نازل ہوتی جا رہی تھیں..

"باسط...ادھر دیکھیں میری طرف..چپ کریں اور بات سنیں..

ہم انسان ہے فرشتے نہیں..بھول چوک ہوتی رہتی ہے...اور جو کچھ بھی ہماری زندگی میں رونما ہوتا ہے سب کے پیچھے خدا کی مصلحت ہوتی ہیں..اب ہم چاہے کہ ہم ہر چیز کو اپنی طرح چلائیں یا اپنی من مرضی کریں تو ایسا تھوڑی ہوتا..جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے..

اور میں جانتی ہوں آپکی بہن آپ سے دور اپنوں میں رہی ہو گی جہاں اسے ایک اچھا ماحول اور پر سکون زندگی ملی ہو گی.." حیات روانی میں بولتی گئی..

"اور ایسا تم کیسے کہہ سکتی ہو میری بہن... میری بہن اچھے ماحول میں رہی ہو گی.. تم جانتی ہی کیا ہو روحی اور حور کے بارے میں... ان دونوں کی وجہ سے سب الٹ پلٹ ہو گیا اور جسکا ذمہ دار تمہارا بھائی ہدایت.... صرف تمہارا بھائی ہدایت علی منظر ہے.. جس کی وجہ سے دونوں بہک گئی اور انکے ذہن میں ہادی سانپ بن کر کنڈلی ڈال کر بیٹھ گیا..

سب تمہاری بھائی کی وجہ سے ہوا ہے.." باسط حیات کی آنکھوں میں دیکھتا حقارت سے بولا..

"میں آپ سے ہمدردی جتا رہی ہوں اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ آپ میرے بھائی کے خلاف زہر اگلے...

حیات دوبدو بولی..

"میرا دل جلا ہے اور تم جانتی ہی کیا ہو.. تمہارا بھائی کو اشراف نہیں ہے.." باسط طنزیہ بولا..

"اپنی بہن کے بارے میں کیا خیال ہے.. میں یہ کبھی نہیں بولتی لیکن اب آپ سنیں.. آپ کی بہن روحی جسے میں حرا آپی کہتی ہوں.. انکا پالگلپن اور انھیں سنبھالا ہے ہادی بھائی نے،، وہ بھی ایک دوست کی طرح..

جب کی آپ کی بہن نے میرے بھائی پر گولی چلائی اور نفرت اور پاگلپن میں اس قدر آگے بڑھ گئی کہ اپنی ضد کے چکّر میں فلک آپی کے جان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی اور ہادی بھائی کی بھی جان لینے کی کوشش کی...

لیکن پھر بھی میرے بھائی نے معاملے کو سلجھایا اور آپ کی بہن کا پاگلپن کو اتنے سال جھیلا... صرف انہوں نے نہیں ہم سب نے آپ کی بہن کو اپنی سگی بہنوں کی طرح مان اور لاڈ سے رکھا تاکہ انکے ذہن کا فتور ختم ہو جائے اور وہ ایک خوشحال زندگی گزار سکے...

اور آپ بنا معاملے کی تہہ تک جائے ہوئے اتنی بڑی بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میرا بھائی بدکردار اور پتا نہیں کیا کیا آپ کہتے رہتے ہیں...

حیات بھی تیکھے لہجے میں کہا..

باسط اندر تک سلگ کر رہ گیا..

باسط اس وقت اپنی بہن کی محبت میں نفرت اگل رہا تھا تو حیات بھی اپنے بھائی کا دافع کر رہی تھی..

"میری ہی غلطی تھی.. اور یہ آپ نے ثابت کر دیا.. مجھے آج یہاں نہیں رکنا چاہئے، جب آج میں ہادی بھائی سے ملی تو مجھے انکے ساتھ چلے جانا چاہئے.. نہ کہ یہاں بیٹھ کر آپ سے فضول کا بحث کرنا چاہئے..

میری ہی مت ماری جاتی ہے جو میں اکثر غلط فیصلے لے لیتی ہوں..

جہاں میرے بھائی کی عزت نہیں وہاں کیا خاک میری عزت ہو گی..." حیات گلوگیر آواز میں بولی..

باسط اسکی بات سن نظر پھیر گیا اور بے دردی سے انگلیوں کو کس کر باندھ لیا اور دیوار پر زور سے دے مارا..

حیات اندر تک کانپ گئی..

باسط ناراضگی بھری خاموشی سے کمرے سے نکل گیا..

~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°~°

مانچسٹر...

کرسٹن کیفے..

ایک 55 سالہ مرد جسکے تیکھے نقوش سے صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ کوئی برٹش مین ہے... گوری گلابی رنگت اور ہلکے سیاہ سفید بال اسکی شخصیت کو خاصہ رعب دار بنا رہے تھیں... بلیک تھری پیس سوٹ، ہاتھوں میں قیمتی گھڑی اور پیروں میں مہنگے کالے جوتے...

آنکھوں میں بلیک شیڈ چڑھائے وہ کانوں میں ائیر پوڈ لگائے شاہانہ انداز میں بیٹھا تھا... اتنی زیادہ پر کشش شخصیت کا مالک تھا کہ برٹش لڑکیاں آتے جاتے اسے ایک بھرپور نظر دیکھ جاتی تھی.. لیکن وہ بندہ ہر چیز سے فراموش کسی سے بات کر رہا تھا..

"جی صاحبہ.. میں سنبھال لوں گا، آپ کے ہی بے جا پیار محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ سب سر چڑھ گئے ہیں... کوئی کسی کی نہیں سنتا جسکے دو مرضی میں آتا ہے وہ کر رہا ہے...

ہمیں لگا تھا کہ ہم سے دور رہیں گے تو سہی راستے میں آجائے گے لیکن یہ تینوں کبھی نہیں سدھرنے والے..

آپ جان من کیوں بی. پی بڑھا رہی ہیں.. اب ہم آگئے ہیں.. سب کو سنبھال لیں گے..

آپ پھر رو رہی ہیں.. کچھ نہیں ہو گا بچے ہیں، کم عمری میں اکثر نادانی کر جاتے ہیں.. آپ بلکل بے فکر رہیئے.. اور آپ انکا چھوڑیں صرف ہمارے بارے میں سوچیئے جب ہم واپس آئیں گے تو آپ کے لئے ایک سرپرائز ہے..

نہیں.. بلکل نہیں پہلے آپ وعدہ کریں آپ کوئی ٹینشن نہیں لیجیے گا.. جی بلکل چلے رکھتے ہیں ہم فون بس آپ کی آواز سن لیا کافی ہے.. جلد ملاقات ہو گی...

یہ کہہ کر اس آدمی نے کال کٹ کی اور ٹھنڈی سانس لی.. کانوں سے ایئر پوڈس نکالے اور مسکرا دیا..

بلیک شیڈ کے پیچھے چھپی سنہری آنکھیں مسکرا رہی تھیں... وہ بھی خطرناک انداز میں...

وہ آدمی بل دے کر اٹھا اور سیدھا کیفے سے باہر نکلا...

ایک گارڈ آیا اور مرسیڈیس کا دروازہ کھول کر مودب انداز میں جھک گیا..

وہ آدمی مرسیڈیس میں جا بیٹھا اور گارڈ کو کچھ اشارہ کیا جو وہ سمجھ گیا اور وہاں سے رفو چکّر ہو گیا..

مرسیڈیس وہ آدمی خود ڈرائیو کر رہا تھا..

"واٹ دی ہیل... سٹوپٹ لڑکی میری کال کیوں کٹ کر رہی ہے..اتنی ہمّت بڑھ گئی.."آدمی غصّے سے سٹیرنگ وہیل میں ہاتھ مار کر بولا..

تبھی سامنے سے آتی ایک تیز بلیو کورولا نے اسکا پیچھا کرنا شروع کر دیا..

"کڈز...یہ ہادی میرا پیچھا کر رہا ہے.."مرر ویو میں دیکھ وہ آدمی ہنس دیا..

"یہ سب بچے ہی رہیں گے"...

رینوے سٹریٹ میں مرسیڈیس رک گئی..

ہادی جو کب سے پیچھا کر رہا تھا وہ چونکا..کیونکہ گاڑی اسکے فلیٹ کے پاس ہی رکی تھی..

یہ رینوے سٹریٹ میں ایک ہی بلڈنگ تھی وہ بھی سنسان پڑی رہتی تھی..

ہادی نے اس جگہ اسلئے رینٹ پر فلیٹ لیا تھا تاکہ وہ کسی کی نظر میں نہ آئے اور اپنا کام بنا کسی رکاوٹ کے آرام سے کر سکے..

=-=----------=-=

حیات آنسو صاف کر بیٹھی تھی..

باسط کا میٹر ڈاون ہو گیا تھا اسلئے وہ بھی وہی انگلیوں کو باہم ملائے بیٹھا تھا..

"سوری..وہ میں زیادہ ہی بول گیا.."باسط شرمندگی سے بولا..

"میں کوئی بھیڑ بکری یا جانور نہیں ہے...ایک ہی دن میں کبھی محبت دکھاتے ہیں کبھی ذلیل کرتے ہیں... کیا.. کیا سمجھ رکھا ہے مجھے...میں کوئی کھلونہ یا دل بہلانے کا ذریعہ نہیں ہوں.. میرے اندر احساسات اور جذبات ہیں...مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے..

آپ اپنی بہن کے خلاف ایک لفظ نہیں سننا چاہتے اور میرے بھائی کا کیا...

اور پلیز مجھے اب آپ سے کوئی بحث نہیں کرنا...میں اسلئے ہمیشہ خاموش ہی رہنا پسند کرتی ہوں تاکہ کوئی جھگڑا یا من مٹاؤ نہ ہو...

باقی آپ کی مرضی جو بولنا ہے بولیں..میں اب جواب ہی نہیں دوں گی نہ کوئی ریکٹ کروں گی..

حیات ناراضگی سے بولی اور منہ پھیر کر دوسری جانب بیٹھ گئی..

باسط چپ ہو گیا جانتا تھا اسکی ہی غلطی ہے...لیکن اس بات کی خوشی تھی کہ اب حیات اس کو چھوڑ کر جانے کی دھمکی نہیں دیتی تھی..

"ٹھیک ہے ایک بار پھر سوری...بس ایک بات سن لو میں جا رہا ہوں، بے حد ضروری کام ہے شاید میں آپریشن کے وقت یہاں موجود نہ رہ سکو،، تو تم ڈرنا مت اور ہمّت کا مظاہرہ کرنا..میں جلد واپس لوٹوں گا تم گھبرانا مت...چلتا ہوں.." باسط ایک اچٹتی ہوئی نگاہ اسکے پشت پر ڈالی اور باہر نکل گیا..

حیات نے ساری بات سن لی تھی..

لیکن جیسے ہی دروازہ بند ہونے کی آواز سنی وہ بے چینی سے باہر کی جانب دیکھنے لگی..

جہاں شیشے کے دیوار سے لگا باسط اب بھی شریر مسکان کے ساتھ اسکی جانب دیکھ رہا تھا.. جیسے کب وہ حیات کی ایک جھلک بس دیکھ سکے..

یہ باسط بہت الگ تھا جو حیات کی محبت میں گرفتار تھا...

"یہ ابھی تک گئے نہیں..." حیات جلبلا سی گئی..

باسط فلائنگ کس اسکی جانب اچھالتا آنکھوں میں بلیک شیڈ چڑھائے وہاں سے چلا گیا..

حیات جیسے ہی پلٹی جہاں شیشے کے دیوار سے لگا باسط اب بھی شریر مسکان کے ساتھ اسکی جانب دیکھ رہا تھا.. جیسے کب وہ حیات کی ایک جھلک بس دیکھ سکے..

یہ باسط بہت الگ تھا جو حیات کی محبت میں گرفتار تھا...

"یہ ابھی تک گئے نہیں..." حیات جلبلا سی گئی..

باسط فلائنگ کس اسکی جانب اچھالتا آنکھوں میں بلیک شیڈ چڑھائے وہاں سے چلا گیا..

<->-<->-<->-<-><->-><->-><->-><->-><->

ہادی گاڑی میں بیٹھا انتظار کرنے لگا...

"یہ جاوید انکل مرسیڈیس سے کیوں نہیں نکل رہے ہیں"..

ہادی کافی دیر سے مرسیڈیس سے جاوید صاحب کا باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں نکلے تھے..

تبھی ہادی کو اپنے پشت میں کوئی نوکیلی چیز کی چبھن محسوس ہوئی..

ٹھنڈے لوہے کی نال اسے جیسے ہی گردن تک آتی محسوس ہوئی، ہادی نے پیچھے مڑنے کی کوشش کی...

لیکن خطرناک غرّاہٹ بھری آواز پر وہ سیدھا بیٹھا رہا..

"میری بیٹیوں کے سر درد... ہدایت علی منظر،، کھیل اچھا کھیلتے ہو.. لیکن ابھی کچے کھلاڑی ہو... خطرناک جواری سے لیکن بچ کر رہنا چاہئے.." جاوید صاحب بولیں لیکن ہادی بلکل بھی ڈرا نہیں..

"مجھے صرف اپنی بیوی سے سروکار ہے... میں صرف یہاں اپنی بیوی اور بہن کیلئے آیا ہوں..." ہادی پتھریلے لہجے میں بولا..

"ہاں وہ تو سب سہی ہے لیکن تم اگر اس گمان میں ہو کہ تم میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا کر مجھے لے جاؤ گے تو بیٹا ابھی تم بچے ہو.." مغرور سا لہجہ تھا..

"میں پھر آپ کے گوش گزار کردوں کہ میں یہاں صرف حیات اور فلک کے لئے آیا ہوں.." ہادی اپنی بات باور کروا گیا..

"گڈ...تب غور سے میری بات سنو.." جاوید صاحب گن کو واپس سے جیب میں ڈالتے ہوئے بولنے لگے..

ہادی ساری بات سن بولا.. "لیکن یہ خطرناک ہو سکتا ہے.. حرا بلکل اپنے سدھ بدھ کھو چکی ہے.. کہیں فلک..

ہادی خاموش ہو گیا..

"کچھ نہیں ہو گا.. میں نے اسے بہت خاص ٹریٹمنٹ کے ساتھ رکھا تھا اور تمہارا بھی شکریہ.. تم نے میرے کہنے پر بنا کوئی بحث یا شکایت کے اسے اپنے فیملی کی طرح اپنے گھر میں رکھا...مجھے لگا اسے اچھے اور سکون ماحول درکار ہے،، مجھے لگا کہ اگر وہ تمہارے فیملی کے ساتھ گزر بسر کرا اپنے آپ ایک اچھے سانچے میں ڈھال سکتی ہے اور سب بھول جائے گی اور اسکا پاگلپن قدرے گھٹ جائے گا لیکن میں غلط تھا...جب حرا کا میسج آیا تو میں سمجھ گیا وہ کبھی کچھ نہیں بھولی تھی بلکہ ہمیں بیوقوف بنا رہی تھی.. وہ روحی کو کبھی پیچھے نہیں چھوڑ سکتی... خیر جو بھی ہو اب بھی معاملہ ہم سنبھال سکتے ہیں... لیکن دھوکے کو صرف دھوکہ ہی کاٹتا ہے ویسے ہی ہمیں حرا سے کافی احتیاط سے بات کرنی

ہو گی اور باقی جو میں نے کہا تم ویسا ہی کرنا.." جاوید صاحب کی بات پر ہادی نے سر کو ہلکی سی جنبش دی اور دونوں گاڑی سے نکل کر بلڈ نگ کے اندر چلے گئے..

.....

وہی بلڈ نگ کے اندر فورتھ فلور میں ایک سنسان پڑے کمرے میں کسی کی سریلی آواز گونج رہی تھی..

"یہ راتیں..

یہ موسم، ندی کا کنارہ..

یہ چنچل ہوا...

نہ تم ہوش میں..

نہ ہم ہوش میں..

صنم....

کمرے کے اندر حرا بیٹھی وائلن بجا رہی تھی..

اچانک وہ رکی اور سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ آنکھوں میں نمی لئے بولی..

"حور.. میری بہن کہاں تھی...اور کیسی ہے تو...تجھے میں نے بہت ڈھونڈا اور تجھے پل پل یاد کیا...سب کہتے تھے کہ تو اس رات ہادی.... نہیں نہیں ہادی نے تجھے اغوا ہر گز نہیں کیا تھا...تو تھی کہاں"...

دوسری طرف فلک صوفے پر اوندھے منہ گری بیہوش تھی.. فلک کا سر لہولہان ہو رہا تھا...وہ ادھ مرا حالت میں پڑی تھی..

"تو ناراض...ناراض ہے مجھ سے...ہاں میں بہت بری ہوں.. تجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا..اور تو بھی تو کتنی معصوم تھی اس ہادی کے باتوں میں آگئی تھی..

میں...میں تیری بہن ہوں... سگی بہن ہوں کبھی تیرا.. تیرا برا نہیں چاہا..."حرا کے بال پشت پر کھلے ہوئے تھے اور آنکھیں خطرناک حد تک جنونی ہو رہی تھی..

وہ فلک کے قریب آئی اور اسکے ماتھے کا خون اپنے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے بولی..

"کتنا..خون بہہ رہا ہے...تجھے کچھ نہیں ہو گا اب میں آگئی ہوں ناں..تجھے سب سے چھپا کر رکھوں گی..تو صرف میری بہن ہے..میری پیاری چھوٹی بہن.."حرا عجیب ہاتھوں کو نچا کر بات کر رہی تھی..پھر فلک کا سر اپنے گود میں رکھ پیار سے بولی..

"تجھے یاد ہے...تجھے کیسے یاد ہو گا تو چھوٹی تھی..جب تو بچپن میں ایک بار سیڑھیوں سے گر گئی تھی اور باسط بھائی تجھے ڈانٹ رہے تھے تو میں نے انھیں دور دھکیل دیا تھا تاکہ وہ تجھے ڈانٹ نہ سکے..کوئی تیرے قریب آتا تو مجھے اچھا نہیں لگتا تھا..سب گندے اور گھٹیا لوگ تھے سب تجھے نقصان پہنچانا چاہتے تھے..پر دیکھ جلدی سے آنکھیں کھول اور بات کر میں آ گئی ہوں...

تو خوش ہو جا...اور اٹھ نا بات کر مجھ سے"...

حرا بولتی جا رہی تھی..

تبھی حرا اسکے بال سہلانے لگی اور آنکھیں بند کر ماضی کی یادوں کے کھنڈرات میں بھٹکنے لگی..

5 سال پہلے...

مانچسٹر میں برٹش کالونی میں چیخا چلی ہو رہی تھی..

روحی جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی..اور حور کے بالوں کو باسط جلدی جلدی کنگھا کر رہا تھا..

"بھائی جلدی..میں لیٹ ہو جاؤں گی.."حور عجلت میں بولی..

"روز کا یہی ہے..روحی سے کچھ سیکھو بیٹا...وہ ہر کام کتنے پرفیکٹ کرتی ہے.."حریم کی آواز پر سب ہڑبڑا سے گئے..

"ممی..مجھے نہیں جانا کوئی یونیورسٹی..بابا پہلے ہی شک کرتے ہیں اور یونیورسٹی میں مجھ سے کوئی بات بھی نہیں کرتا.."حور اداسی سے بولی..

"تمہارے بابا کو میں سنبھال لوں گی تم دونوں صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دو..اور باسط آفس سے آج جلدی آنا.."حریم نے کہا اور اپنے بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی کچن میں چلی گئی جہاں جاوید صاحب آستین موڑے برتن دھو رہے تھے..

باسط نے روحی کی طرف دیکھا اور کہا.."کچھ نہیں ہوتا اور روحی تو ہے نا..کچھ بھی ہو روحی سنبھال لے گی"..

روحی نے باسط کی طرف دیکھا اور مسکرا دی..

"ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے..یونیورسٹی میں سب ہمیں جانتے ہیں کوئی بھی پریشانی آئے تو میرا بس نام لینا باقی سارے کام ہو جائیں گے..!روحی بولتی ہوئی اپنا بیگ اٹھاتی باسط کے ساتھ باہر کی جانب نکل گئی..

حور بیٹھی ناشتہ کرنے لگی تو حریم نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا..

"روحی اور باسط بہت سمجھدار ہیں..بس مجھے تمہاری فکر رہتی ہے"..

"فلک..سیدھا یونیورسٹی سے گھر آنا دوستی یاری کے چکّر میں پڑ کر ہماری عزت کی دھجیاں نہ اڑانا اور ہاں اب خود میں ہمّت اور خود اعتمادی لاؤ..ہمیشہ ہم نہیں ہونگے تمہارے ساتھ...!!جاوید صاحب کی کڑک آواز پر حور نے سر جھکا لیا..

"ایسی بات کیوں کرتے ہیں..وہ پہلے ہی کہیں آتی جاتی نہیں ہے اور آپ ہیں کہ اسے فضول کا..."حریم جاوید صاحب کو بولتی رہی اور حور بغیر ناشتے کے ہی اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گئی..

حور کو ہمیشہ ہی جاوید صاحب چھوٹا سمجھ کر ڈانٹ پھٹکار لگاتے تھے وہی باسط اور روحی سے ہمیشہ لاڈ پیار جتاتے تھے..

حور کو ہمیشہ یہ بات بری طرح کھٹکتی تھی..

خیر جیسے تیسے وہ ہر بار اپنے دل کو سمجھا لیتی تھی..

روحی باسط کے ساتھ پہلے ہی یونیورسٹی کیلئے نکل گئی تھی..کیونکہ اسکے کلاسز تھے..

اور حور کا آج تیسرا دن تھا پر اسے کوئی خاص دلچسپی نہیں معلوم ہوئی..حور کو اکتاہٹ ہوتی تھی اور لڑکیاں کافی ماڈرن تھیں اور حور بلکل مختلف...وہ اس ماڈرن شہر اور لوگوں کے درمیان سادہ لوح لڑکی جو سر ڈھانپ کر خود کو چادر سے ڈھک کر رہتی تھی..

وہ بہت خوبصورت تھی... بلکل کسی اپسرا جیسے اسلئے وہ حورین.. حور کہلاتی تھی دوسری طرف وہ جتنی معصوم تھی اتنی ہی شرارتی...اور اسکی بڑی بہن روحی جو خوبصورتی میں حور سے کم نہیں تھی لیکن اسکی طرح معصوم اور بیوقوف ہر گز نہیں تھی...پوری دنیا کی پرکھ رکھنے والی وہ خوبصورت بلا تھی..

حور کو پیار سے کچھ لوگ فلک بھی کہتے تھے، چند لوگوں کے سوائے اسے سب حور ہی کہتے تھے..

حور مرے مرے قدموں سے اپنے کلاس میں آئی اور کلاس میں آتے ہی وہ لڑکھڑا کر گر گئی..پوری کلاس ہنس پڑی لیکن اگلے ہی پل موت جیسا سناٹا پسر گیا..

کسی کی سرد آواز پر پورا کلاس خاموش..

Keep Quite....

حور کو کسی کی ہتھیلی دیکھی..حور اس پر اپنا دودھیا اور کومل ہاتھ رکھ اٹھی اور شرمندگی سے بولی..

"سوری سر...وہ پیر لڑکھڑا سا گیا تھا"..

"اٹز او کے...ٹیک یور سیٹ..."ہادی اسکی جانب بغور دیکھنے لگا..

کیونکہ وہ نک سک سے کوئی مشرقی لڑکی لگ رہی تھی..

اوپر سے اتنی نازک اندام اور خوبصورت..

کلاس شروع ہوااور حور نے جیسے تیسے اپنی شرمندگی کو چھپایا..

پورے کلاس میں ہادی کی نظر بار بار پہلی نشت میں بیٹھی لڑکی پر جا ٹھہرتی تھی..

کلاس جیسے ہی ختم ہوا...سارے سٹوڈنٹس کلاس سے نکل کر جانے لگے..

تبھی روحی آئی اور حور کو اداس بیٹھا دیکھ بولی..

"کیا ہو گیا..یہ میری گڑیا اداس کیوں ہے"..

"کچھ نہیں بس اچھا نہیں لگتا..یہاں پر سب اپنے آپ میں رہتے ہیں اوپر سے کوئی سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا...عجیب سا ماحول ہے.."حور بولی تو روحی اسکا ماتھا چوم کر بولی..

"کوئی نہیں..دھیرے دھیرے تم یہاں پر خود کو ڈھال لو گی"..

پھر روحی چلی گئی..

روحی کو ابھی اور کلاسز بھی کرنے تھے..

حور اٹھی اور مایوسی سے راہداری میں چلنے لگی..

تبھی اسکی نظر ہادی پر گئی جو پرنسپل سے بات کرتا ہوا جا رہا تھا..

ہادی کی مردانہ وضاحت..اور اسکی پرسنالٹی بہت ہی زبردست تھے..

وہ یونیورسٹی میں ہر دوسری لڑکی کا کرش ہوا کرتا تھا..

گوری اور لال رنگت..اس پر بھورے اور سلیقے سے جیل سے سیٹ کئے بال،آئیڈیل ہائیٹ اور چہرے پر سدا بہار سنجیدگی..

حور چور نظروں سے ہادی کو دیکھتے آگے بڑھ رہی تھی...

شام کے وقت سوائے جاوید صاحب کو چھوڑ کر سب گھر میں موجود تھے.

باسط گہری سوچ میں غرق تھا..

باقی روحی اور حور بیٹھی کچھ ڈسکس کر رہی تھی..

حریم اقبال کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی..

"مجھ سے بھی بات کر لیا کرو..مانا کہ سوتیلا ہوں لیکن پیار سگے سے بھی زیادہ کرتا ہوں..." باسط دونوں کی چپڑ چپڑ کب سے سن رہا تھا اور دونوں بات کر بہت ہنس رہی تھیں..

"بھائی..کیسی بات کر رہی ہیں..اس گھر میں سب سے زیادہ اہمیت آپ کو ہی دی جاتی ہے..باقی ہم دونوں تو ایسے ہی ہیں.." روحی باسط کے بغل میں آ بیٹھی..

حور بھی ٹیبل پر پیر پھیلا کر بیٹھ گئی..

"ویسے کیا راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھیں.." باسط دونوں کی طرف دیکھ لاڈ سے بولا..

"ممی ڈیڈی کی لو سٹوری پر چرچا چل رہی تھی.." حور شرارت سے بولی..

"اوہ اچھا.. اگر ڈیڈ نے سن لیا نا ہم سب کو دھکّے دے کر گھر سے نکال دیں گے.." باسط آہستگی سے بولا..

"ویسے جو بھی ہو ڈیڈ ممی کے کتنے فضول نخرے اٹھاتے ہیں.. اور ممی ہر وقت کوئی نہ کوئی فرمائش کرتی رہتی ہیں.. ڈیڈ سچ میں بہت ممی کو جھیلتے ہیں..

اور ممی کتنا کام کرواتی ہیں.. ڈیڈ تھک کر گھر آ کر سارا کام بھی کرتے ہیں... اس پر سے لڑتی جھگڑتی بھی ہیں... بس چلے تو ڈیڈ کو گھر سے نکال دیں.." حور رازداری سے بولی..

"غلط بات.. ڈیڈ کی بھی تو حرکت دیکھو کتنا فضول خرچی کرتے ہیں اسلئے ممی غصّہ کرتی ہیں.." باسط ماں کا سدا کا لاڈلا تھا کچھ نہیں سن سکتا تھا..

"آپ تو بولیں گے ہی کیونکہ آپ تو بڑے بیٹے ہیں.. آپ سب جانتے ہیں.." روحی آئبرو اچکا کر بولی..

"ہاں... تم لوگ چھوٹے سے بچے ہو زیادہ اپنے چھوٹے سے دماغ میں زور مت ڈالو..." باسط حور کا بال کھینچ کر بولا..

"آہ بھائی اب میں ممی کو بولوں گی..." حور باسط کے سینے میں مکّے مار کر بولی..

روحی جاوید صاحب کو گھر میں آتے دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے میں چلی گئی..

باسط حور کو پریشان کرتا رہا... کئی بار حریم صاحبہ نے باز کیا لیکن باسط کو اپنی چھوٹی سی بہن کی ٹانگ کھینچنے میں مزہ آتا تھا..

حریم صاحبہ کافی خوبصورت تھی..

جاوید اقبال نے اپنی چھوٹی سالی سے شادی کی تھی.. جاوید صاحب کی بیوی تسنیم خانم شادی کے ایک سال بعد ہی اس دنیا سے رحلت فرما گئی تھی..

تب انکی چھوٹی بہن حریم پاکستان سے آخری دیدار کے لئے آئی تھیں.. حریم صاحبہ کم عمری میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں.. انکی گود میں دو سال کا باسط تھا..

حریم صاحبہ جب آئیں تو انکے سامنے ایسے ایسے انکشاف ہوئے کہ انکے پیروں تلے زمین سرک گیا..

کیونکہ جب وہ آئیں تب انھیں معلوم تھا انکی بڑی بہن کا شوہر ایک عیاش پرست اور بگڑے معاشرے ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھنے والا مرد ہے..

اور جسکی راتیں کلب اور ڈسکو میں گزرتی ہے.. اوپر سے امیر کبیر انسان تھا اور یہ دولت شہرت کئی ناجائز دھندوں کی دین تھی..

بس وہی سے حریم صاحبہ سمجھ گئی کہ انکی بہن صرف اور صرف پیسے کے خاطر ایسے انسان کے ساتھ نبھا رہی تھی..

ویسے تو حریم اپنے زمانے کی بے حد خوبصورت حسینہ تھی جسکی سنہری آنکھیں بہت خوبصورت تھیں..اور خوبصورتی کا تو تذکرہ ہی فضول تھا..وہ اتنی حسین تھی کہ اسکا حسن اسکے لئے دشواری کا سبب بن گیا تھا..

جاوید صاحب بھی حریم کو اتنے سالوں بعد دیکھ ہوش ہی کھو بیٹھے تھے..انہوں نے کئی بار دبے لفظوں میں حریم کو نکاح کو پیش کش بھی کی لیکن حریم کو اتنی سخت نفرت ہوتی کہ وہ واپس پاکستان جانے کیلئے سوچنے لگی لیکن پیسے انکے پاس تھے نہیں اور باسط کو وہ ایک اچھا ماحول دینا چاہتی تھی تاکہ باسط بے بحر نہ ہو جائے..

انہوں نے کئی بار نوکری کرنے کی بھی کوشش کی جو ہفتے سے زیادہ ٹکی نہیں..ہر بار کوئی نہ کوئی رکاوٹ آجاتی تھی اور یہ سب بیٹھے بیٹھے جاوید صاحب کرتے تھے..

آخر میں جب حریم نہ مانی تو وہ باسط کو ساتھ مانچسٹر لے آئیں...

کیونکہ وہ جانتے تھے حریم کی جان باسط میں ہی بستی ہے...بس حریم بھی پیچھے پیچھے چلی آئی اور جاوید صاحب کے منہ پر کرارے تھپڑ بھی جمائے لیکن پھر بھی جاوید صاحب باز نہ آئے...ہر بار حریم کا انکار سن انکا جنوں اور بڑھ جاتا تھا...

حریم کا منہ توڑ جواب اور بے باک انداز انھیں بہت پسند تھا... حریم کو ڈر کسی سے نہیں لگتا تھا...

لیکن جاوید صاحب بھی دس گھاٹ کا پانی پی چکے تھے...وہ بس انتظار میں تاک لگا کر بیٹھ گئے کہ حریم کوئی چوک کرے اور وہ اس پر قبضہ جما کر بیٹھ جائے..

اور یہ موقع ملا تو سہی لیکن حریم بھی انھیں اپنا ہمدرد مان بیٹھی..

حریم اپنے جس کزن کے یہاں رہائش پذیر تھی اس نے اسکی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی جرات کی تھی تو جاوید صاحب نے اسکی وہ درگت بنائی کہ تا قیامت وہ کسی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ڈرے...

پھر حریم انکار نہ کر پائی اور جاوید صاحب سے شادی ہو گئی..

پیار میں پاگل عاشق محبوب کے ساری باتیں سر خم تسلیم کرتا ہے یہ بات حریم نے بس سن رکھی تھی لیکن جاوید صاحب نے حریم کو سچ میں سونے میں تول کر رکھا اور ساری بری عادت کو دھیرے دھیرے چھوڑنے لگے...

کوئی انسان مکمل نہیں ہوتا اور حریم میں بھی خوبیاں اور خامیاں تھی.. لیکن جاوید صاحب نے حریم کی تلقین کی..

حریم نے دن کو رات کہا تو جاوید صاحب نے سچ مان لیا...وہ کبھی بھی حریم سے کوئی محاسبہ نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے حریم ہی وہ عورت ہے جو اسکے ساتھ ہر حال میں گزر کر سکتی ہے...

وہ دنیا کے لئے چاہے بے درد اور پتھر دل کیوں نہ تھے لیکن حریم کے آگے موم بن جاتے تھے..

حریم کے ساتھ جب باسط آیا تو حریم کو ڈر تھا کہیں وہ باسط کو نظر انداز یا دھتکار نہ دیں، لیکن اسکے سوچ کے پرے ہی ہوا.. انہوں نے سگی اولاد کی طرح باسط کو سینے سے لگا کر اتنا لاڈ پیار دیا کہ حریم بھی حیران رہ گئی..

جب باسط 5 سال کا ہوا تو روحی نے اس دنیا میں آنکھ کھولا تو انکی خوشی دوگنی ہو گئی پھر 4 سال بعد بڑی رحمتوں سے حور پیدا ہوئی..

لیکن حور کے پیدا ہوتے وقت حریم کی جان پر بن آئی تھی اور حور جب پیدا ہوئی تو جاوید صاحب حور سے تھوڑا چڑچڑے سے رہتے...اوپر سے بچپن سے روحی اور باسط ننھی سی حورین کو ہمیشہ چڑھاتے تھے کہ ڈیڈا سے کوڑے سے اٹھا لائیں ہیں.. وہ رو دیتی تھی جسکی وجہ حریم سے پٹائی بھی دونوں کی خوب ہوتی تھی اور جاوید صاحب کی ڈانٹ بھی پڑی لیکن دونوں کہاں باز آنے والوں میں سے تھے..

یہی شرارت اور ہنسی مذاق میں حور کا بچپن گزرا...

کیونکہ وہ چھوٹی تھی تو جاوید صاحب اسے لے کر بہت پریشان رہتے تھے وہ ہمیشہ رو دیتی تھی اور کچھ سمجھتی بھی نہیں تھی...

روحی اور باسط بہت سمجھدار تھے...دونوں مل کر حور کو تنگ کرتے رہتے تھے..

حور کو باسط سے بہت لگاؤ تھا...

وہی روحی بہت زیادہ سنجیدہ رہتا تھی اور ہمیشہ اسے سمجھاتی رہتی تھی..

حورا ٹھو....اٹھ جاؤ بیٹا"...

کیوں چیخ رہی ممی...

حور حریم صاحبہ کو دیکھتی ہوئی بولی..

"پھٹافٹ اٹھو اور جلدی تیار ہو جاؤ...روحی کب سے تیار بیٹھی ہے"...

"لیکن مما..روحی آپی کیوں اتنی صبح اٹھ گئی ہے.."حورا اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر ٹی شرٹ پر شال اوڑھتی ہوئی بولی..

"روحی نے تمہارے بابا کو منا لیا ہے...اب تم یونیورسٹی جاؤ یا نہ جاؤ بس تم کو چنگ کلاسز کر لینا...باقی روحی نوٹس تمہیں پروائیڈ کروا دیگی.."حریم صاحبہ بولی اور حور کی بلانکیٹ سہی کرنے لگی..

پھر حریم صاحبہ نے اسکے لئے کپ بورڈ سے کپڑے نکال کر رکھے تو حور برش اور شاور لینے کیلئے واشروم چلی گئی..

واشروم سے نکلی اور جھٹ پٹ تیار ہو کر باہر آئی..

روحی نے اسے دیکھا تو مسکرا دی..

باسط اور جاوید صاحب ضروری میٹنگ کیلئے پہلے ہی ناشتہ کر جا چکے تھے..

روحی اور حور اکٹھے ناشتہ کر پیدل مارچ کرتے ہوئے رینوے سٹریٹ پر پہنچی..

"تمہارے لئے خاص میں نے ہادی سر سے بات کی ہے.. تم گھبرانا نہیں.. انہوں نے شام کے بیچ میں تمہیں رکھا ہے... تب دل لگا کر پڑھنا اور آج تمہیں انٹروڈکشن کلاس کے لئے لائی ہوں.." روحی بول کر بلڈنگ کے اندر داخل ہوئی..

"لیکن... تم بھی ساتھ چلو، مجھے اکیلا اچھا نہیں لگتا..." حور شال کو کندھے پر ٹکا کر بولی..

"پاگل ہو.. میں کیا کروں گی.. تم جاؤ اور دل لگا کر پڑھو اور وہاں اپنے بیچ کے لوگوں سے دوستی لگانا... ڈرنے اور گھبرانے والی بات کیا ہے..." روحی بول کر واپس جانے کیلئے مڑ گئی..

حور دھڑکتے دل کے ساتھ لفٹ میں گئی اور فورتھ فلور کا بٹن دبایا..

سیدھا وہ فورتھ فلور پر جا رکی..

حور لفٹ سے نکل کر یہاں وہاں گردن گھوما کر دیکھنے لگی...

تبھی اپنے کندھے اور بھاری ہاتھ محسوس کر وہ پیچھے پلٹی اور ٹھنڈی سانس بھر کر بولی..

"سر...آپ،، میں تو ڈر گئی"...

ہادی گرے کلر کے چیک شرٹ اور بلیک پینٹ زیب تن کئے کھڑا حور کو دیکھ رہا تھا..

"آؤ چلو...روحی سے میری بات ہوئی تو تمہارے ہی انتظار میں یہاں کھڑا تھا.." ہادی بولا اور حور اسکے پیچھے دبے قدموں سے آنے لگی..

ہادی ایک فلیٹ کے سامنے جا رکا اور پینٹ سے چابی نکال کر لاک کھولا...

حور بھی اسکے پیچھے اندر آ گئی...

فلیٹ چھوٹا مگر بہت زیادہ صاف ستھرا تھا..

"بیٹھ جاؤ...کب تک کھڑی رہو گی.." ہادی کی آواز پر حور تھوک نگل کر بیٹھ گئی..

کیونکہ اسکے علاوہ اور کوئی بھی گھر پر موجود نہیں تھا..

ہادی کچن سے پانی بھرا گلاس اسکے سامنے رکھ کر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا..

"پی لو...." ہادی لاپرواہی سے بولا تو کانپتے ہاتھ سے حور نے گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی لیا اور گلاس واپس رکھ پھر یہاں وہاں تکنے لگی..

"اتنا زیادہ نروس کیوں ہو..." ہادی نے دیکھا وہ پسینہ سے بھیگ چکی ہے..

"نہیں سر...وہ کوئی اور سٹوڈنٹ..." حور نظریں نیچے کر انگلیاں مروڑ کر اٹک اٹک کر بول رہی تھی..

"انکی کلاسز دوپہر کو ہیں اور کل سے تم شام کو آؤ گی"..

"تب میں جاؤں...

"اتنی جلدی کیا ہے...ابھی آئی ہو، تھوڑا بیٹھ کر اطمینان کا سانس لو پھر چلی جانا.." ہادی بولا تو حور نے ہاں میں سر ہلا دیا..

"چلو اپنے بارے میں کچھ بتاؤ.." ہادی اسکا نروس دور کرنے کیلئے پوچھنے لگا..

"میرا نام حورین اقبال ہے...اور میں بی. یس.. یس کی سٹوڈنٹ ہوں...اور میں یہی مانچسٹر میں رہتی ہوں.." حور ٹرانس کی کیفیت میں بولنے لگی..

"اور روحی کے علاوہ کوئی بھائی....بہن.." ہادی اسکو گہری نظروں سے جانچتے ہوئے پوچھنے لگا..

"ہاں روحی آپی کے علاوہ ایک بڑے بھائی ہیں جنکا نام باسط اقبال ہے انہوں نے آرٹ اینڈ فائینینس میں ڈپلومہ کیا ہوا ہے.. وہ آرٹسٹ ہے.." حور پتا نہیں کیوں باسط کو یاد کر مسکرا اٹھی...

ہادی لب بھینچے اسے دیکھتا رہا..

ہادی جانتا تھا ساری فیملی نوٹنکی باز ہے.. یہ گھبرانا شرمانا سب محض ڈھونگ ہے...

ہادی کو بس بلیک ہینڈ تک پہنچنا تھا...

تھوڑی دیر بعد حور چلی گئی..

پھر روز کا معمول بن گیا وہ شام کو آتی تھی لیکن اس وقت دوسرے کوئی سٹوڈنٹس نہیں ہوتے تھے..

اب وہ کافی کھل گئی تھی اور ہادی سے اوٹ پٹانگ سوال کر اسکا دماغ کھاتی تھی..

آج بھی جب حور آئی تو ہادی بیٹھا کوئی بورنگ سی فلم دیکھ رہا تھا..

"سر میں آگئی.." حور نے اپنا بیگ صوفے پر رکھ پیر پر پیر چڑھا کر رکھ لیا جیسے اسکے باپ کا گھر ہو..

"تم روز کیوں آتی ہو... کبھی گھر پر بھی رہ لیا کرو... فضول کا اتنا زیادہ پڑھنے کا شوق ہے اور پڑھتی تم ہو ناں.." ہادی اوب سا گیا تھا..

"یہ بات آپ روحی آپی سے کہہ دیں جو آپ کی بیسٹ فرینڈ ہے...وہی روز مجھے پڑھنے کو بھیجتی ہے.."حور انگڑائی لے کر بولی اور صوفے پر لیٹ گئی..

"کیا...وہ بیسٹ فرینڈ نہیں ہے،، صرف میری سٹوڈنٹ ہے اور کافی اچھی لڑکی ہے...تم سن بھی رہی ہو..."ہادی اسکی طرف گردن موڑ کر بولا جواب آنکھ بند کر پڑی تھی..

"افف یہ لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا.."ہادی اسکی طرف دیکھ مایوسی سے بولا..

ایک گھنٹے بعد جب وہ اٹھی تو حور کے آنکھوں میں لال ڈورے پڑ گئے تھے اور سونے کی وجہ سے اسکا چہرہ کملا سا گیا تھا..

"یہ لو کافی پی لو"...

حور نے کافی کا مگ اٹھایا اور آنکھیں پٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی..

"سررر....میں کتنے دیر سو گئی تھی"...

"زیادہ نہیں ایک گھنٹے..."ہادی اسکے بالوں کو سمیٹتا کر یچر لگاتا ہوا بولا..

"ایک گھنٹہ....

کیوں کیا ہو گیا"..

"آپ کو اٹھا دینا چاہئے ناں...میں آج گھر لیٹ پہنچوں گی.."حور کافی جلدی جلدی پینے لگی..

"کچھ نہیں ہو گا آج تمہیں میں گھر چھوڑ آؤں گا..." ہادی اسکی الجھن سلجھاتا ہوا بولا..

حور خوش ہو گئی اور کپڑے جھاڑنے لگی جیسے وہ دھول میں گر گئی ہو..

ہادی اسکی ان حرکتوں کو شوق سے ملاحظہ فرما رہا تھا..

"سر آپ بہت اچھی کافی بناتے ہیں.. اور تو اور آپ گھر کا سارا کام بھی کرتے ہیں.. کافی سگھڑ ہیں آپ اور ایک ہم ہیں جو مجھے کچھ نہیں آتا ہے..." حور ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے ہادی کو دیکھنے لگی..

"راستے میں تعریف کرتی رہنا.. ابھی فلحال تم بہت زیادہ لیٹ ہو چکی ہو.." ہادی اسکے سر پر دوپٹہ اچھے سے جماتا ہوا اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب لے گیا..

ہادی اور حور ہنستے کھلکھلاتے بلڈنگ کے گیٹ سے نکلے... لیکن سامنے حور باسط کو بائیک لئے کھڑا دیکھ ڈر سے کانپ گئی..

کیونکہ باسط دونوں کو اتنے قریب ہنستا بات کرتا دیکھ اندر تک سلگ کر رہ گیا تھا..

ہادی لیکن آگے بڑھا تو باسط بھی ہیلمٹ اتار کر اسکی طرف قدم بڑھا گیا..

حور تو ڈر رہی تھی کہیں اسکا بھائی کچھ غلط نہ سمجھ بیٹھے..

"ہیلو سر... میں باسط، حور کا بھائی.. آج یہ اتنا لیٹ ہو گئی تو میں اسے لینے آ گیا.." باسط نپے تلے لہجے میں بول رہا تھا..

"جی...وہ حور کی طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں تھی..میں خود اسے گھر ڈراپ کرنے کے لئے ہی اسکے ساتھ آرہا تھا.."ہادی ہاتھ آگے بڑھا کر باسط سے ہاتھ ملا کر سنجیدگی سے بولا..

تھوڑی دیر تک رسمی باتیں چلی اور حور ہیلمٹ پہن کر باسط کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھ گئی..

کچھ ہی دیر میں باسط کے ساتھ حور گھر پہنچی...جہاں سب لاؤنج میں بیٹھے پریشانی سے ہاتھ مل رہے تھے..

باسط کے ساتھ حور کو آتا دیکھ حریم صاحبہ کے دل میں ٹھنڈک سی پڑ گئی..

"تو ٹھیک ہے..اتنی دیر کیوں ہوئی فلک..."حریم صاحبہ اسے سینے سے لگا کر بولی..

"مما مجھے کیا ہونا ہے بس میرے سر میں تھوڑا درد اٹھ گیا تھا تو میں سو گئی تھی"..

حور بولی..

جاوید صاحب اور روحی محو گفتگو تھے..

باسط نے کچھ اشارہ کیا تو روحی اپنے کمرے میں چلی گئی..

جاوید صاحب اور روحی محو گفتگو تھے..

باسط نے کچھ اشارہ کیا تو روحی اپنے کمرے میں چلی گئی..

روحی جیسے ہی کمرے میں گئی جاوید صاحب کا چہرہ خطرناک حد تک لال ہو گیا..

کہاں تھی...

ڈیڈ...آپ ہر وقت شک وشبہ میں کیوں مبتلا رہتے ہیں...وہ معمولی سا ٹیچر ہے.." باسط لاپرواہی سے بولا..

"لیکن مجھے خبر ملی ہے کوئی جاسوس پاکستان سے آیا ہے جو سیکرٹ ایجنسی والوں کا آدمی ہے...یہ سیکرٹ ایجنسی والے کوئی بھی روپ دھار لیتے ہیں...روحی کو خبردار کر دو اور ہاں اپنی بہن فلک کا بھی دھیان رکھو..." جاوید صاحب سنجیدگی سے بولے..

"پلیز ڈیڈ...آپ حور کو فلک نہ بولا کریں...مجھے یہ نام فلک زہر لگتا ہے...اصل نام سے ہی پکارا کریں.." باسط اب بھی لاپرواہ سا دیکھ رہا تھا...

جاوید صاحب کچھ نہ بولیں کیوں کہ وہ جانتے تھے باسط ان سے بھی دو ہاتھ آگے ہے مطلب اسکا دل صرف اپنی بہنوں کے لئے دھڑکتا تھا باقی پوری دنیا کے لئے وہ سنگدل انسان ہے..

"میں اور حریم جا رہے ہیں...کچھ دن لندن میں رہائش پذیر رہیں گے...باقی تم سب سنبھال لینا..." جاوید صاحب بول کر وہاں سے چلے گئے..

باسط کیلئے کچھ بھی نیا نہیں تھا... جاوید صاحب نے بچپن سے ہی باسط کو بہت زیادہ احتیاط سے تربیت دی تھی... وہ ہر فیلڈ میں بہت اعلیٰ رہا تھا...

جاوید صاحب اکثر بزنس کے سلسلے میں باہر رہتے تھے، اور باسط یہاں مانچسٹر میں رہ کر ہر چیز ڈیل کرتا تھا..

دوسری طرف اپنے کمرے میں روحی بیٹھی عشاء کی نماز ادا کر رہی تھی... وہ دعا مانگ کر اٹھی اور اپنے قدم جاوید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا دیا..

کمرے کے قریب رک وہ دروازے کو ناک کر بولی..

"ڈیڈ.. میں اندر آسکتی ہوں!!...

"آجاؤ بیٹے..." اندر سے گمبھیر آواز پڑ روحی مسکرا کر اندر داخل ہوئی..

"تم بھی مجھے ڈیڈ کہنے لگی... باسط تو یہاں رہ کر پورا انگریز بن گیا ہے... تم بھی بابا کی جگہ ڈیڈ بولنے لگی ہو..." جاوید صاحب کے اشارے پر روحی پیار سے انکے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی...

"میں ڈیڈ کہوں یا بابا رہیں تو آپ بلیک ہینڈ ہی ناں... ممی کہتی ہے وہ کسی بلیک ہینڈ ریڈ ہینڈ کو نہیں جانتی... سچ میں ڈیڈ وہ نہیں جانتی کہ آپ مشہور زمانہ مافیا ہیں..." روحی جاوید صاحب کے سینے سے لگی سوال کرنے لگی..

"کیا معلوم...بیٹا ویسے بھی میں نہیں چاہتا گھر کی عورتیں کسی بھی معلومات میں ملوث ہو..خاص کر حریم اور فلک ان دونوں کو سب باتوں سے دور رکھتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں آپ بھی ان فضول چیزوں سے دور رہیں..." جاوید صاحب نے صاف لفظوں میں کہہ دیا..

"کیوں دور رہوں...میں حور کے جیسے ہر گز بیوقوف نہیں ہوں اور آپ ہمیشہ باسط بھائی کو ہی جاں نشین اور سارے معاملات سونپتے ہیں...صرف اسلئے کہ وہ ایک مرد ہے اور میں عورت ذات...پر بابا آپ نہیں جانتے میں....

روحی.....جاوید صاحب کی سخت آواز پر روحی بولتے بولتے خاموش ہو گئی..

"تم محض ایک نادان سی بچی ہو...تم کچھ نہیں جانتی ہو بیٹا...باسط نے ایک دنیا دیکھ رکھی ہے اور تم بس پاگل ہو کچھ نہیں سمجھتی...میں نے باسط اور تم میں یا فلک....کسی میں بھی ناانصافی یا بے ایمانی نہیں کی...پتا ہے کیوں،،، کیوں کہ مجھے باسط اور تم دونوں جان سے بھی زیادہ پیارے ہو...تم میرے لئے بہت قیمتی ہو..

اور میں کیوں چاہوں گا میرا بیٹا کہ تم جرم کی دنیا میں دخل دو...یہ بہت گندی دنیا ہے جہاں لوگ صرف اپنے مطلب سے دوسرے کا نقصان سوچتے ہیں...اور تم ابھی کچھ نہیں جانتی،، یہ ایک ایسا دلدل ہے جہاں لوگ دھنستے جاتے ہیں...

باسط بھی کوئی شوق سے یہ سب نہیں کرتا اور وہ جو کچھ بھی کرتا ہے صرف میرے کہنے پر....اگر میں اسے آج کہہ دوں کہ وہ یہ سب چھوڑ دے تو وہ بنا کسی چوچراں کے چھوڑ دے گا..

تمہاری قابلیت پر مجھے شک نہیں ہے... لیکن میں چاہتا ہوں تم کامیاب ہو کر اپنی زندگی کو حاصل کرو"...

جاوید صاحب کی طویل لیکچر کو روحی نے کان دبا کر سنا اور انکے کمرے میں باہر نکل آئی..

جہاں باسط لیونگ ایریا میں بیٹھا کسی سے فون پر باتیں کر رہا تھا..

"ہاں...زیادہ سے زیادہ سیکورٹی ٹائٹ رکھو...اور ہاں وہ سیکرٹ ایجنٹ کوئی بھی ہو سکتا ہے اسلئے روحی اور حور کے قریب بھی کوئی بھٹک نہ پائے باقی جلد ز جلد تم لوگ اپنے کام میں لگ جاؤ..." باسط کی باتیں سن روحی عجیب مسکان لئے اپنے کمرے میں آگئی..

روحی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گئی کہ اب وہ باسط سے پہلے اس سیکرٹ ایجنٹ کو ڈھونڈ نکالے گی تاکہ اسکے ڈیڈ بھی سمجھ سکے کہ وہ اصل میں کس حد تک جا سکتی ہے...وہ خطرناک تو تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ ایک جنونی تھی..

وہ جو چیز ٹھان لیتی وہ کر گزرتی تھی..

روحی جانتی تھی اسکے گھر میں صرف ایک ہی بیوقوف ہے وہ ہے اسکی پیاری چھوٹی بہن.... حورین اقبال...

کہتے ہیں لالچ اور حوس لوگوں کو اندھا کر دیتا ہے... لیکن روحی پر جنوں سوار تھا کہ وہ کچھ ایسا کر گزرے کہ وہ انڈر ورلڈ کی مالکن بن جائے، اسے بچپن سے ہی خون خرابہ پسند تھا... وہ فلمیں بھی ایسی دیکھتی تھی..

روحی کو وہ رتبہ وہ جگہ چاہیئے تھی جو باسط کی برائی کی دنیا میں تھی، اگر آسان لفظوں میں کہا جائے تو وہ ایک کریمنل بننا چاہتی تھی..

روحی نے ویسے بھی اپنی ذہانت کا جھنڈا ہر جگہ گاڑا تھا... وہ مشال تھی..

بیوٹی وتھ برین کی....

روحی نے ویسے بھی اپنی ذہانت کا جھنڈا ہر جگہ گاڑا تھا... وہ مشال تھی..

بیوٹی وتھ برین کی....

-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-=-

باسط اپنے کمرے میں بیٹھا ایک انفارمیشن چیک کر رہا تھا جب اچانک اسکے ذہن میں آج کا واقعہ کوند گیا...

ایک معصوم بچی مین روڈ میں سسک سسک کر رو رہی تھی...

وہ شاید 18 یا 19 سال کی ہو گی..

سلوار قمیض پہنے وہ روئے جا رہی تھی..

باسط اپنی گاڑی پارک کر اس راستے سے گزر رہا تھا جب وہ لڑکی باسط کے قریب آ کر بولی..

"سنئے.... آپ جانتے ہیں یہ رینوے روڈ کہاں ہیں... میں گم ہو گئی ہوں... کافی دیر سے اپنے بھائی کا انتظار کر رہی ہوں... پر وہ نہیں آ رہے ہیں..." وہ لڑکی بول کر منہ کھول کر رونے لگی..

باسط کو سخت الجھن ہوئی..

باسط کو روتی سسکتی لڑکیاں ہر گز نہیں پسند تھی.. باسط کا دل کیا وہ اسکے منہ پر ایک زوردار تھپڑ لگا دے لیکن اس نے صبر کا گھونٹ پی کر کہا..

"یہاں سے سیدھا جاؤ اور بائیں طرف گھوم جانا..." باسط نے بس مروت میں کہا کیونکہ اسکی بھی چھوٹی بہن ہے... ورنہ وہ ہر گز کسی کی مدد نہیں کرتا تھا..

وہ لڑکی آنکھوں کو مسل کر تھینکس بولی اور مسکرا دی..

مسکراتے ہوئے اسکے گالوں میں گڑھا پڑا اور وہ کھل سی اٹھی تھی...وہ بہت خوش ہو گئی اور باسط کی طرف مشکور نظروں سے دیکھ اپنا دوپٹہ سنبھالتی ہرنی کے مانند اچھلتی کودتی وہاں سے چلی گئی..

باسط سوچ کر نا جانے کیوں مسکرا دیا...وہ پیاری سی لڑکی غیر معمولی طور پر حسین تھی...اسکی غزالی آنکھیں....

باسط نے فوراً ذہن جھٹکا اور خود سے کہا..

"باسط تم یہ کیا سوچنے لگے..پتا نہیں کون لڑکی تھی.. کیا نام تھا، کہاں رہتی ہو گی اور کیسی ہو گی... تم کیوں سوچنے لگے.. تمہارا دل بغاوت کرے اس سے پہلے ہی دل کی لگام اپنے دماغ کو دے ڈالو اور زیادہ نہیں سوچو...

یہ محبت، ہمدردی اور مروت انسان کو بہت ذلیل کرواتے ہیں...یہ جذبات بہت ہی فضول قسم کے ہوتے ہیں...صرف خوار ہی کرواتے ہیں..اسلئے ان سب سے جتنا زیادہ دور رہو گے اتنا کامیاب ہو گے..." باسط اپنی طرف سے خود کو سمجھا کر واپس سے کام کرنے لگا..

::::::::::::::•°:::::::::::•°:::::::::::::

کیوں سب سے الگ..

کیوں سب سے جدا..

انداز تیرے لگتے ہیں..

بے شاخ تاہم، سائے سے تیرے..

ہر شام لپٹتے ہیں..

ہادی بیٹھا تھا...روحی وائلن بجا کر سر چھیڑ رہی تھی...حور بھی بیٹھی تھی..

ایک تانا بانا بن رہی ہوائیں تھی..

تبھی اندر سے ایک کمسن لڑکی ہاتھوں میں ناشتہ کا ٹرے لئے داخل ہوئی..

"آپ لوگ سب آرام سے بیٹھے، میں چائے بھی لا رہی ہوں"...

وہ لڑکی بولی اور دوپٹہ کا کونہ انگلیوں میں الجھانے لگی..

"یہ میری بہن ہے حیات الزماں حیات...تم لوگوں کو بتایا تھا ناں...

ہادی کی آواز پر دونوں بہنیں سر اثبات میں ہلا گئی..

حیات واپس سے کچن کی طرف بڑھ گئی..

"سر یہ آپ کی بہن...ہو نہیں سکتی.."حور بولی..

"کیوں....!!ہادی نے گھوری سے نوازا..

روحی نے بھی تادیبی نظروں سے حور کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو فالتو نہ بولو..

لیکن حور کہاں باز آنے والی تھی...

"کیوں کہ سر یہ حیات کتنی پیاری ہے..ایک دم کوئی پری جیسی ہو...لگتا ہے افلاک سے اتری پری اور آپ...جلاد لگتے ہیں.."حور نے کہا تو روحی نے جلدی سے باتوں کو سنبھال کر کہا..

"سوری سر...یہ بہت بد تمیز ہو گئی ہے...پتا نہیں کیا کیا بکتی ہے...فلک....میں نے منع کیا تھا ناں،،،وقت اور حالت دیکھ کر زبان کھولا کرو..."روحی کی ڈانٹ سن حور نے منہ پھولا لیا..

"رہنے دو...یہ تو کچھ بھی بولتی ہے...دل کی صاف لڑکی ہے اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ...کیونکہ یہ بہت معصوم بچی ہے..."ہادی نے کہا تو حور نے روحی کی نظروں سے بچ کر ہادی کو منہ چڑھا دیا..

روحی جیسے ہی واشروم گئی..

حور اور ہادی میں مار پیٹ ہو گیا..دونوں حد سے زیادہ بے تکلف ہو گئے تھے...

ہادی بھی اسے باسط کی طرف ہر بات پر چڑھاتا تھا جسکی وجہ سے وہ بہت زیادہ چڑھ جاتی تھی..

اور نتیجہ ہاتھا پائی تک پہنچ جاتی تھی..

حیات جیسے ہی چائے لے کر آئی وہ کھلکھلا کر ہنس دی..

کیونکہ ہادی کے بالوں کو حور نے نوچ ڈالا تھا اب اسکے بازو میں مکّے برسا رہی تھی..

ارے....ارے..."حیات دونوں کے درمیان آگئی اور چور نظروں سے ہادی کو دیکھنے لگی جو نڈھال سا صوفے پر پڑا تھا..

"مجھے نہیں پتا تھا بھائی کہ آپ اپنی سٹوڈنٹ سے یوں بے باکی سے باتیں کرتے ہیں اور اب تو میں شاہ زیب بھائی کو بتاؤں گی.."حیات آہستگی سے بولی..

ہادی نے ایسی خطرناک نگاہ ڈالی کہ حیات کی سٹی پٹی گل ہو گئی اور وہ پھر سے کچن میں چلی گئی..

ہادی حیات کو لے کر بہت فکر مند رہتا تھا کیونکہ وہ اسکی سیکرٹ باکس تھی...وہ راز کو تا قیامت تک راز ہی رکھنے والوں میں سے تھی..

ہادی نے حور کی طرف دیکھا جو جھٹ پٹ ناشتہ پر ہاتھ صاف کر رہی تھی..

"کتنا کھاتی ہو تم...

"ہاں تو دعوت ہی کیوں دی...آپ نے ہی کہا تھا روحی کلاس ٹاپ کی ہے تو تم دونوں کو ٹریٹ....اور اب گھر بلا کر ذلیل کر رہے ہیں..."حور گلے تک سینڈوچ بھر کر بولی..

"ہاں تو مجھے لگا روحی اکیلی آئے گی...میں نے تو رسمی طور پر کہا تھا کہ تمہیں بھی ساتھ لے آئے اور وہ سچ میں روحی تمہیں بھی ساتھ لے آئی...میرا خرچہ بڑھ گیا.."ہادی مصنوعی خفگی سے بولا..

"اوہ... بڑے آئے ویسے بھی میری فیس اتنی زیادہ آپ لیتے ہیں کہ ایسا ناشتہ دس لوگوں کا آجائے گا..."حور کولڈ ڈرنک پیتی ہوئی بولی..

"موٹی ہوتی جارہی ہو... غبارہ ہوگئی ہو"..

"اوہ اپنے بارے میں کیا خیال ہے سرر"...

حور چڑھانے لگی..

"ویسے یہ روحی تمہیں فلک کیوں کہتی ہے... تمہارا نام تو حور ہے ناں!!..

ہادی کی بات پر حور نخوت سے گردن اکڑا کر بولی..

"وہ... کیا ہے نا میرے ڈیڈ مجھے پیار سے فلک کہتے ہیں، باقی روحی آپی بھی کہتی ہیں.... اور...

حور.... بہت باتیں ہوگئی... اب چلو سر کو اور زیادہ پریشان نہ کرو..."اچانک روحی آئی جو کافی دیر سے واشروم گئی ہوئی تھی..

"سر اب اجازت دیجیئے.. آپ کا بہت شکریہ.. اور ویسے بھی کافی دیر ہوگئی ہے ہمیں چلنا چاہیئے.."روحی اپنا پرس کندھے پر رکھتی ہوئی بولی..

ہادی نے سر اثبات میں جنبش دے دی..

"اوکے.... سر میں چلتی ہوں آج کی دعوت کیلئے حیات کو شکریہ کہنا...بہت لذیز کھانے بنائے اس نے اور ہاں آپ خود ہونگے موٹے...." حورا اٹھی اور آنکھیں پٹپٹا کر بول کر روحی کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی..

دونوں کے جانے کے بعد حیات ٹیبل صاف کرنے آئی تو ہادی نے اسے منع کر دیا اور خود کرنے لگا..

"تمہیں واپس لوٹ جانا چاہیئے..ویسے بھی تمہیں یہاں دل نہیں لگتا...ہادی نے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس کر لی تھی اسلئے وہ حیات کو یہاں نہیں رکھنا چاہتا تھا..

"لیکن...بھائی میں پہلی بار آئی ہوں اور مجھے تو گھومنا بھی ہے اور کل ہی آئی ہوں اور آج چلی جاؤں واپس...اٹز ناٹ فیئر..." حیات مایوسی سے بولی..

"ہمم تمہارا خیال مجھے ہی رکھنا ہے اور جانتی ہو ناں میں مانچسٹر سیر سپاٹے کیلئے نہیں آیا ہوں، ایک مشن پر ہوں جہاں میرے ارد گرد دشمنوں کا گھیرا ہے اور میں نہیں چاہتا ان ظالم بے درد لوگوں کی نظر تم پر پڑے اسلئے اور نگزیب بھائی کے ساتھ واپس چلی جاؤ..اور زندگی بہت لمبی ہے اگر تمہارے قسمت میں مانچسٹر آنا لکھا ہو گا تو تم ایک دن ضرور تفریح کیلئے آؤ گی.." ہادی اسے پچکارتے ہوئے بولا..

"کب...جب میں بڈھی ہو جاؤں گی..یا جب میرے سارے دانت ٹوٹ جائیں گے میں جب 90 کی ہو جاؤں گی تب..." حیات بے زار سی ہو گئی..

ہادی بھی شرارت سے بولا.. "چلو کوئی نہیں میں ایسا کروں گا تمہاری شادی مانچسٹر کے کسی لڑکے سے کروادوں گا تاکہ تم تاعمر یہی رہ سکو"..

"اب ایسی بھی بددعا نہ دیں..مجھے میرا ملک میرا اسلام آباد بہت پیارا ہے...میں وہی ٹھیک ہوں ویسے بھی آج میں کھو گئی تھی وہ تو بھلا ہو ایک نوجوان کا جس نے میری رہنمائی کی...میں تو ڈر سے رونے لگی تھی.." حیات ہادی کو آج کا سارا قصہ سنانے لگی..

"اچھا..میں نے تو کہا تھا تم سے وہاں سے ایک انچ بھی نہ ہلنا...میں جب آئس کریم لے کر وہاں پہنچا تو تم وہاں سے غائب تھی..ایک پل کیلئے تو میں بھی ڈر گیا، تمہیں کھونے کا احساس بہت جان لیوا تھا..اور اگر تم سچ میں کھو جاتی نہ تو دونوں مسٹنڈے بھائی میری قبر یہی کھود ڈالتے...خیر ہے میں جب آگے بڑھا تو تمہیں دیکھ لیا تم سیدھا رینوے روڈ میں ہی آ رہی تھی..." ہادی بولا تو حیات ہنس دی..

پھر دوسرے ہی دن حیات مانچسٹر ائیر پورٹ پر کھڑی تھی اور اورنگزیب اسے لینے آیا تھا...ہادی نے حیات کو اورنگزیب کے ساتھ واپس پاکستان روانہ کر دیا..

اور ہادی واپس اپنے فلیٹ میں آ گیا..

ادھر دوسری طرف جاوید صاحب کا دل بار بار انجانے خدشات سے ہول رہا تھا... لیکن حریم صاحبہ کو لندن لے جانا بہت ضروری تھا کیونکہ انکا ڈائیلائیسس ہر مہینے ہوتا تھا... وہ حریم صاحبہ کی صحت کو لے کر کوئی بھی لاپرواہی نہیں برتتے تھے..

حریم صاحبہ کو تو بچوں کو چھوڑ کر کہیں جانے کا من ہی نہیں کرتا تھا لیکن شوہر کی ناراضگی بھی مول نہیں لینا چاہتی تھی اسلئے وہ جاوید صاحب کے ساتھ ہمیشہ چلی جاتی تھیں..

حریم صاحبہ اور جاوید صاحب کے جانے کے بعد باسط کے ساتھ دونوں بہنیں پرانے گھر میں شفٹ ہو گئی..

باسط زیادہ تر باہر ہی ہوتا تھا...

روحی بھی اپنے کمرے میں بند رہتی تھی اور حور کا زیادہ وقت اب اپنے موبائل فون پر گزرتا تھا... رات دن چٹینگ میں ہادی سے بات ہوتی رہتی تھی، ہادی باتوں باتوں اسکے گھر کے احوال اور باسط کی حرکات و سکنات معلوم کرتا رہتا تھا..

ماضی...

باسط زیادہ تر باہر ہی ہوتا تھا...

روحی بھی اپنے کمرے میں بند رہتی تھی اور حور کا زیادہ وقت اب اپنے موبائل فون پر گزرتا تھا...رات دن چٹینگ میں ہادی سے بات ہوتی رہتی تھی،ہادی باتوں باتوں اسکے گھر کے احوال اور باسط کی حرکات و سکنات معلوم کرتا رہتا تھا..

کیونکہ جس دن دعوت کیلئے حور اور روحی آئے تھے اسکی ایک فائل لاک اپ سے غائب ہو گئی تھی..اور اس میں بلیک ہینڈ کی ساری انفارمیشن تھی جو اس نے کافی مغزماری کے بعد جمع کی تھی..

اب ہادی کو بھی دھیرے دھیرے یقین ہونے لگا تھا کہ صرف اس گھر میں باسط ہی نہیں کوئی اور بھی ہے جو ہر شاطر کھلاڑی کی طرح بیٹھا تماشہ دیکھ رہا ہے...اور ہادی جانتا تھا یا تو وہ حور ہے یا روحی!!...

جس دن فائل غائب ہوئی اس دن گھر میں صرف روحی اور حور ہی آئی تھیں...باقی حیات بھی موجود تھی لیکن اس پر شک کرنا فضول تھا..

<->-<->-<->-<->-><->-<->-<->-<->

حور معمول کے مطابق لاؤنج میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے کسی کی تیز سانسیں اور چیخیں سنائی دیں..

حور پہلے ڈر گئی،اس وقت رات کے بارہ بجے کون ہو سکتا ہے.. حور کو انسومیہ تھی اسلئے وہ دیر رات اکثر جاگ کر کوئی کتاب پڑھ یا عبادت میں گزار دیتی تھی..

لیکن اس وقت...

حور نے سوچا باسط بھائی تو گھر میں نہیں ہے اور روحی آپی اپنے کمرے میں سو رہی ہے.. باہری دروازہ لاک تھا..

پھر بھی حور اٹھی خود تصدیق کرنے کیلئے وہاں گئی لیکن دروازہ لاک تھا..

حور جیسے ہی پلٹی اور شیشے کے دیوار سے نیچے لان میں دیکھنے لگی لیکن کچھ بھی نہیں تھا..

"اوہ میرا وہم ہو گا.." حور خود میں بڑبڑا کر آگے بڑھنے کو ہی تھی کہ اسکے رگوں میں دوڑتا خون منجمد ہو گیا..

حور پھٹی پھٹی آنکھوں سے لان کا دل دہلا دینے والا منظر دیکھنے لگی..

روحی نائٹ سوٹ میں تھی اور گارڈز کے سینے میں خنجر نوک تک اتار چکی تھی.. حور نے دونوں ہاتھ کس کر منہ پر باندھ لئے تاکہ اسکی آواز نکل نہ سکے..

روحی کی سنہری آنکھیں خون چھلکا رہی تھی اور اسکے کپڑے اور چہرے پر خون کے چھینٹے پڑے تھے..

حور کو یقین نہیں ہوا....

یہ اسکی بہن... نہیں ہو سکتی، شاید یہ بھیانک خواب ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیوں کہ اسکی بہن ایسی تو ہر گز نہیں ہے....

حور کانپتے پیروں سے واپس لاؤنج کی طرف بھاگ کر گئی اور باسط کو کال کرنے لگی لیکن باسط کا کال نہیں لگ رہا تھا اور ڈر سے حور کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی..

کانپتی انگلیوں سے اس نے باسط کو میسج کیا اور پھر ایک بار کال لگانے لگی لیکن اچانک ہی اسکے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے فرش پر جا گرا..

"بھائی کو کال کر رہی ہو..." روحی دروازہ بند کرتی ہوئی اندر آتی ہوئی بولی..

"کیا کر رہی ہو...اور نیچے...نی..چے...

ارے ارے میری پیاری چھوٹی بہن...اتنا گھبرا کیوں رہی ہو...میں سب بتا رہی ہو، مجھ سے سب پوچھ لو نا، میں سب جواب دوں گی کیونکہ صرف میں تمہیں جوابدہ ہوں..

چلو تب شروع سے شروع کرتی ہوں... جس دن میں نے تمہارے کلاس سے ہدایت علی منظر کو دیکھا اس دن میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ یہ پورے کلاس کو چھوڑ تم پر اتنا زیادہ مہربان کیوں ہے، خیر ہے مجھے اس پوری کہانی میں کیوں کا جواب باسط بھائی سے مل گیا جب مجھے معلوم چلا

کہ کوئی جاسوس یونیورسٹی میں گھسپیٹ کر گیا ہے اسلئے میں تمہیں ہادی کے بے حد قریب لے گئی جہاں تم اس سے کوچنگ کلاسسز کرنے جاتی اور میری نظر تم پر بنی رہی، نیز یہ کہ ہادی بہت بے فکر ہو گیا اور تم سے کافی کھل گیا، اسے لگنے لگا وہ تمہیں اپنے جال میں پھانس چکا ہے، پر بیچارہ وہ نہیں جانتا تھا میں آرام سے بیٹھی کھیل رہی ہوں...

باسط بھائی کے نکمے سارے کچھ نہیں کر پائے، باسط بھائی کچھ بھی نہیں ہے، میرے سامنے تو وہ ٹک ہی نہیں پائے...

پتا ہے تمہیں مجھے بچپن سے یہ شدید احساس ڈیڈ نے دلایا ہے کہ میں باسط بھائی سے کمتر، کم ظرف اور کم عقل ہوں.. لیکن اب میں ڈیڈ کو ثابت کر دکھاؤں گی... کاش کاش باسط بھائی نہیں ہوتے تو سوچو فلک... ڈیڈ ہر چیز کی ذمّے داری مجھے دیتے میرے ہاتھ میں وہ اختیارات ہوتے جو آج باسط بھائی کے پاس ہیں...

تم خود ہی بولو وہ سوتیلے ہو کر اتنے خاص ہیں اور ہم سگے ہو کر رائیگاں...

فلک اب سب کچھ میں ٹھیک کر دوں گی.. مانا کہ میں نے ہادی تک پہنچنے تک تمہارا استعمال کیا لیکن تم ہو تو میری سگی ناں، اور میرے اور تمہارے راستے میں کوئی بھی آئے گا اسے میں روند ڈالوں گی.. تم گھبرانا اور ڈرنا مت، میں آغاز سے انجام تک تمہارے ساتھ ہوں..." روحی کی باتیں سن حور متوحش نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی..

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے، کیا کہے جارہی ہو.. باسط بھائی کے بارے میں ایسا مت سوچو وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں..." حور ہمّت جمع کر بولی..

روحی نے زناٹے دار تھپڑ حور کو جڑ دیا اور بولی..

"تو پگلا گئی ہے... باسط بھائی ہمارا کوئی نہیں ہے... تو صرف میری بہن ہے سمجھی..." روحی پاگلوں کی طرح چیخنے لگی..

روحی کچھ سمجھتی اس سے پہلے ہی حور گرتے پڑتے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھاگ کھڑی ہوئی...

روحی بھی اس کے پیچھے بھاگ کھڑی ہوئی، حور جیسے تیسے کر دروازہ کا لاک کھول سرپٹ بھاگے جارہی تھی، روحی کے ہاتھوں میں گن موجود تھی...

روحی چیخ چیخ کر حور کو رکنے کا کہہ رہی تھی لیکن حور ڈر اور ہراس سے بھاگے جارہی تھی، اسے بس ابھی کسی طرح گھر سے نکل جانا تھا..

حور بھاگتی ہوئی لان تک پہنچی اور راہداری سے گزر کر وہ پورچ میں آگئی، حور مرسیڈیس کے پیچھے جا چھپی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی، اسکا تنفس بہت زیادہ پھول رہا تھا.. اس نے اپنے سامنے دیکھا روحی اسے ہی آواز دیتی آرہی تھی..

"فلک... میری پیاری بہن... مجھ سے کیوں چھپ رہی ہو میں تمہاری دشمن تھوڑی ہوں"...

حور پسینے سے تر بھیگے ہاتھوں سے اپنے جیب سے موبائل نکال کر ہادی کو کال کرنے لگی، کال دوسرے ہی رنگ میں لگ گیا..

"سر.... سر پلیز جلدی آجائے، روحی پاگل ہوگئی ہے،، حملہ کر رہی ہے..." حور نے اتنا ہی کہا کہ روحی پیچھے سے آکر حور کا گردن دبوچ لیا اور گھسیٹ کر اسے لے جانے لگی..

موبائل وہیں گر گیا تھا، جس سے ہادی کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی...

روحی حور کو گھسیٹ کر واپس سے لاؤنج میں لے آئی، روحی حور کے بہ نسبت بہت زیادہ گٹھیلے بدن کی تھی اور طاقتور بھی تھی..

حور نے ہاتھ پیر چلائے لیکن اسکے سامنے ٹک نہیں پائی..

روحی نے اسے فرش پر لا پٹکا اور اس پر چڑھ کر بیٹھ گئی، اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر اسکے دونوں ہاتھوں کو کس کر باندھ ڈالا...

"اب چپ رہنا ورنہ میرے بھائی سے پہلے تیری ہی قربانی دینی پڑی گی.. میں نہیں چاہتی تجھے مارنا لیکن اگر تو نے کچھ بھی کیا نا....

روحی خاموش ہوگئی اور اپنا موبائل جیب سے نکال دیکھنے لگی...

حور کی حالت غیر ہوتی جارہی تھی..

حور نے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا لیکن روحی نے اپنا ایک ہاتھ اسکے منہ پر بے دردی سے جما دیا اور موبائل سپیکر پر رکھ مکاری سے مسکرانے لگی..

"جی ڈیڈ.... نہیں تو،، اچھا میں دیکھ آتی ہوں دراصل آج سارے گارڈز کو میں نے چھٹی دے دی ہے...اسلئے کوئی آپ کا کال نہیں پک کر رہا ہو گا..ہاں فلک، وہ تو صبح سے گھر نہیں آئی ہے، مجھے نہیں پتا وہ کہہ گئی تھی کو چنگ جا رہی ہے اور رات ہو گئی ابھی تک نہیں آئی..

میں نے بھائی کو بھی کافی کال کیا وہ بھی کال پک نہیں کر رہے اور فلک ابھی تک گھر نہیں آئی...ہاں ڈیڈ پلیز آپ جلدی آئیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے..

فلک کی بہت پرواہ ہو رہی ہے...

ہاں میں نے ہادی سر کو بھی کال کیا پر انکا فون سوئچ آف آ رہا ہے...مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے کہیں فلک کو کچھ....

ہاں او کے ڈیڈ آپ جلدی آئیں...

خدا حافظ...

روحی نے کال کٹ کی اور تنفر سے حور کو دیکھا اور ایک تھپڑ پھر اسکے چہرے پر جڑ دیا..

"شٹ...اب باسط بھائی کے ساتھ ساتھ مجھے تجھے بھی مارنا پڑے گا..." روحی اٹھ کھڑی ہوئی اور حور کو زوردار لات مارا..

حور درد سے آنکھیں میچ لی..

حور کو یقین نہیں آرہا تھا، اسکی خود کی سگی بہن اتنی چال باز ہو سکتی ہے..

حور نے اٹھنے کی بے توڑ کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئی..

دوسری طرف روحی اسکے سامنے بیٹھی آرام سے موبائل میں کچھ کرنے لگی..

10 منٹ ہی گزرا تھا کہ دروازے میں دستک ہوئی..

روحی نے خطرناک نظروں سے حور کو دیکھا جو شاید نیم بیہوشی کے عالم میں تھی...

روحی اٹھی اور اپنا حلیہ درست کر دروازے کی جانب بڑھی، روحی دروازے پر گئی لیکن باہر کوئی موجود نہیں تھا..

روحی نے گن تان لی اور باہر کی طرف بڑھتی ہوئی ایک دم احتیاط سے قدم بڑھانے لگی.. لیکن لان سے لے کر پورچ اور گارڈن میں بھی کوئی نہیں تھا..

روحی نے تسلی کر واپس مکان میں داخل ہوئی اور دروازہ لاک کر مسکرا دی..

"سر...آپ،،اس وقت اور یہ آپ نے مجھ پر گن کیوں تان رکھی ہے..."روحی سمجھ گئی یہ ایک ٹریپ تھا..

ہادی چوکس ہاتھوں میں گن لئے کھڑا تھااور اسکے پشت میں حور کھڑی سانسوں کو بحال کر رہی تھی..

"روحی پاگل پن چھوڑو.... یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے بس...میں جانتا ہوں تم ایسی لڑکی ہر گز نہیں ہو..خود کو بیدار کرواور جھنجھوڑو.... تم بہت اچھی اور نیک سیرت لڑکی ہو...

پھر یہ سب نادانی کیوں کر رہی ہو..

زندگی کوئی فینٹسی نہیں ہے...ایڈونچر اور مہم جوئی اور یہ سب خناس دماغ سے نکالو...یہ سب تمہیں تباہ کر دیں گے"...

ہادی اسے سمجھانے لگااور گن اپنے جیب میں رکھ اسکی طرف بڑھنے لگا...

لیکن روحی چہرے کو سپاٹ بنائے کھڑی رہی،اس وقت اسکے چہرے سے یہ اندازہ لگانا بہت مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اور اب اسکا اگلا قدم کیا ہو گا..

ہادی ایک ایک قدم اٹھاتا اسکے قریب بڑھنے لگا..حور بس کھڑی کبھی روحی کو دیکھتی کبھی ہادی کو...

تبھی یک بارگی روحی نے گن نکال کر ہادی کو شوٹ کر دیا..

ہادی کے کندھے کے خال کو پھاڑتی ہوئی گولی گوشت میں جا دھنسی...

حور کی چیخ گونج اٹھی لیکن ہادی ویسے ہی کھڑا رہا...

ہادی بس بنا پلک جھپکائے روحی کو دیکھنے لگا، جو ہادی کے کندھے سے نکلتے خون کو دیکھ عجیب طرح سے ڈرنے اور کانپنے لگی تھی..

"تم یہ سب کیا کر رہی ہو.... تمہیں یاد ہے تم نے کہا تھا تم ایک دن پڑھ لکھ کر میری طرح ایک ٹیچر بنو گی...ریمبر دس اس دن کلاس میں،،،

نہیں نہیں... تم جھوٹے ہو، میں ایک مافیا کوئین بننا چاہتی ہوں، میں وہ بننا چاہتی ہوں جسے دیکھ لوگ ڈر سے کانپ اٹھے، میرے نام کی دہشت ہو اور میرے ہاتھ میں پاور ہو، میں ہر کسی کو برباد کر سکوں..."روحی کانپتی آواز میں بولی..

حور بھی اسکے چہرے کے رنگ بدلتے دیکھ رہی تھی..

"غلط...غلط، تم نے یہ بھی کہا تھا تمہیں ہومو فوبیا ہے.. تمہیں خون دیکھ اپنا ماضی یاد آتا ہے...

"نہیں... نہیں چپ ہو جاؤ تم چپ رہو ایک دم..."روحی گن چھوڑ کر ٹیبل پر رکھا سامان اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگی..

حور کا دل بے حد تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا..

"ڈیڈ....ڈیڈ...مار ڈالے سب کو مار دیجئے ان لوگوں نے مجھے ہاتھ لگایا ہے، مجھے چھونے کی گستاخی کی ہے..."روحی کانوں میں ہاتھ رکھ چیخ پڑی..

"نو....شششششش...چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہے..."ہادی بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے سینے سے لگاتا اسکے بالوں کو دھیرے دھیرے سہلانے لگا تا کہ وہ نارمل ہو جائے...

"سر...وہ لوگ پھر آئیں گے، مجھے نوچ ڈالیں گے، میں عورت ذات ہوں کمزور ہوں کچھ نہیں کر سکتی...پلیز مجھے بچا لیجیے..."روحی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی..

حور کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بس سر پکڑے وہی بیٹھ گئی..

"کوئی نہیں ہے...سب چلے گئے ہیں...تم آنکھیں کھولو..کوئی بھی نہیں ہے.."ہادی نرمی سے بولنے لگا..

روحی نے آنکھیں نہیں کھولی، اور ڈر کر ہادی کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا..

کچھ دیر روحی ویسی ہی رہی...

پھر اچانک روحی ہادی سے الگ ہوئی...اور بنا کچھ بولے یا سمجھے سیدھا دروازہ کھول کر باہر بھاگ گئی..

ہادی روکتا رہ گیا..

ہادی نے اسکا پیچھا بھی کیا لیکن وہ بہت پھرتی سے بھاگی اور گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی..

ہادی ہاتھ ملتا رہ گیا..

"یہ لڑکی... یہ لڑکی بہت تیز ہے... آخر اتنی اچھی اداکاری یہ کر کیسے لیتی ہے، میرے سینے لگ کر میرے جیب سے گاڑی کی چابی لے اڑی....

ہادی لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر پہنچا اور حور کی طرف قدم بڑھا دیئے..

تم ٹھیک ہو یا تم بھی کوئی...

ہادی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی حور بھرائی آواز میں بولی..

"کون ہیں آپ اور یہاں کیوں آئے ہیں...

"ہمم گڈ... میں ویسے بھی بتانے ہی والا تھا میں ہدایت علی منظر عرف ہادی علی ہوں جسے تم ایک معمولی ٹیچر سمجھتی ہو... خیر مجھے بس یہ بتاؤ باسط کہاں ہے، جلدی بتاؤ میرے پاس فضول گوئی کرنے کیلئے وقت نہیں ہے.." ہادی اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھتا عجلت میں بولا..

"میں خود کچھ نہیں جانتی!!!....

"دیکھو تمہیں یار وحی کو میں ان سب جھمیلوں سے نکال لوں گا میرا مقصد صرف بلیک ہینڈ کو اریسٹ کروانا ہے.."ہادی بولا..

حور اسے اچنبھے سے دیکھنے لگی..

میں نہیں جانتی آپ کیا کہہ رہے ہیں اور میں کسی بلیک ہینڈ کو نہیں جانتی..."حور ٹیبل کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ واپس سے زمین پر ڈھے گئی..

"اوہ رئیلی مطلب اپنے باپ کو نہیں جانتی، تمہارا باپ ایک مشہور کرمنل ہے!!...

"آپ کی اتنی جرات کہ آپ نے...آئی کانٹ بیلیو کہ آپ.....سچ میں دماغ چرنے گیا ہے کیا...میرے ڈیڈ صرف میرے ڈیڈ ہے وہ کوئی بلیک ہینڈ وینڈ نہیں ہے..."حور نے طیش میں آکر کہا..

"اوکے پھر مرو...ویسے بھی تمہارے نہ ماننے سے حقیقت تھوڑی تبدیل ہو جائے گی.."ہادی بول کر وہاں سے چلا گیا..

حور ویسے ہی بیٹھی رہی کیونکہ اسکی حالت ٹھیک نہیں تھی..

ایک ہی دن میں اتنے بڑے بڑے انکشافات اسکے لئے کافی تھے..

وہ ویسے بیٹھی رہی تاکہ پیروں کا درد کچھ کم ہو جائے..

صبح کے شاید 6 یا 7 بج رہے تھے جب کسی کی آہٹ حور کو سنائی دی..

حور وہی فرش پر سو گئی تھی..

"فلک...اٹھو..." جاوید صاحب کی سخت آواز پر وہ اٹھ گئی لیکن وہ اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی..

جاوید صاحب کا ہاتھ تھام کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی..

"روحی کہاں ہیں..

"ڈیڈ...وہ.... حور کچھ کہتی لیکن رات کا واقعہ یاد کر وہ بولی..

"مجھے نہیں پتا، وہ گاڑی میں بیٹھ کر کہیں چلی گئی اور اس نے مجھے مارنے کی بھی..

حور کچھ سمجھتی الٹے ہاتھ کا طمانچہ سے اسکا کان جھنجھنا اٹھا..

"مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہئے کہ تم اپنی بہن... چھی کس حد تک گر سکتی ہو"..

حور نے کچھ نہیں کہا..

کیونکہ جانتی تھی کچھ کہنا یا کرنا فضول ہے، کل رات روحی نے ڈیڈ کو الٹی سیدھی کال پر پٹی پڑھادی تھی..

"کیا ہوا ہے روحی کے ساتھ اور تمہارے ساتھ کون کون شامل ہے...وہ ہادی تمہارا ٹیچر اسکے ساتھ عشق لڑا رہی تھی جب روحی نے تجھے رنگے ہاتھ پکڑ لیا تو روحی کو غائب کروادیا...رات کو میری روحی سے بات ہوئی وہ کہہ رہی تھی اسے ڈر لگ رہا ہے تبھی مجھے سمجھ جانا چاہئے کہ...

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے....روحی نے مجھے مارنے کی کوشش کی ڈیڈ...سچی.."حور روہانسی سی ہو گئی..

"اوہ اچھا...ایک نئی کہانی...

جاوید صاحب اکتا کر بولے..

"میری بات کا یقین کریں...پلیز مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا ہے...کون ہادی اور کون بلیک ہینڈ...سب مجھے کیوں پاگل بنا رہے ہیں، کوئی میری بات کا یقین نہیں کر رہا ہے..."حور بے بسی کی انتہا تک پہنچ گئی..

جاوید صاحب چونکے..

"کون...کیا کہا بلیک ہینڈ....کیا کہنا چاہتی ہو"..

"ڈیڈ کیا آپ بلیک ہینڈ ہے... آپ تو جاوید اقبال مشہور شاعر ہیں اور اچھے بزنس مین بھی پھر کیوں سب... وہ کہتا ہے آپ کرمنل ہے..." حور نے جاوید صاحب کی طرف دیکھا جو کافی سپاٹ اور غصّے میں دیکھ رہیں تھے..

"کچھ بھی.... تمہارا دماغ تو سہی جگہ پر ہے نا"....

پاگل لڑکی...

جاوید صاحب بول کر اپنے موبائل پر کسی کال کو لگا کر باتیں کرنے لگے..

"ہاں... روحی،، کیا مطلب نہیں مل رہی ہے میں کچھ نہیں جانتا... جلد ز جلد ڈھونڈو،، کچھ بھی کرو مجھے نہیں مطلب.. زمین آسمان ایک کیوں نہ کرنا پڑے کرو... لیکن میری روحی کو ڈھونڈ نکالو"..

کال کٹ کر جاوید صاحب حور کی طرف آئے اور خطرناک لہجے میں بولیں..

"اگر روحی کو ہلکی سی بھی کھروچ آئی تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتار دوں گا"...

جاوید صاحب کہہ کر باہر نکل گئے..

..... حور خاموشی سے اپنے ڈیڈ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی..

حور نے خود کو دیکھا جسے کافی سارے زخم ملے ہوئے تھے لیکن اسکے ڈیڈ کو صرف روحی سے سروکار تھا...

حور نے سوچا وہ بھی تو انکی ہی اولاد ہے.. پھر اتنا زیادہ دو نظریہ کیوں...

حور لنگڑاتے ہوئے دروازے تک آئی جہاں ایمبولینس سے ہوسپٹل کے لوگ سارے گارڈز کی لاش کو سٹریچر میں اٹھا کر لے جا رہے تھے..

حور نے باہر لان میں کھڑے ڈیڈ کو حسرت سے دیکھا جو پولیس والوں سے بات چیت کر رہے تھے..

حور کو بہت رونا آنے لگا.. کیونکہ اسکا ہی سگا باپ اسے آج یوں نظر انداز کر رہا تھا جیسے وہ کوئی غیر ہو..

اوپر سے آج جو الفاظ جاوید صاحب کے زبان سے ادا ہوئے تھے وہ اسکا دل چھلنی کر گئے..

حور نے سوچا اگر بھائی آ گئے تو شاید وہ بھی اسے ہی غلط سمجھے کیوں کہ بچپن سے باسط جاوید صاحب کے اشارے پر چلتا تھا، ہر بات کو سر خم تسلیم کرنا جانتا تھا..

اسلئے حور خالی خالی نظروں سے اپنے ڈیڈ کو دیکھتی ہوئی لان سے گزر کر مین گیٹ پار کر گھر چھوڑ کر نکل گئی..

جاوید صاحب کا دھیان حور کی طرف نہیں تھا...

حور نکل بھی گئی اور سامنے بنے پارک میں جا بیٹھی.. پارک میں نلکے کے پانی سے منہ ہاتھ دھو کر وہی بیٹھی رہی..

شام ہو چلی تھی... حور کو اب بھی امید تھی کہ شاید ڈیڈ یا بھائی اسے ڈھونڈھتے ہوئے یہاں پہنچ جائے لیکن جب کوئی نہیں آیا تو وہ اٹھی لیکن دوسرے ہی پل آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور وہ دھب سے ہرے بھرے گھاس کی مخملی چادر پر گر گئی..

<<<<<<<<<<<<<<•>>>>>>>>>>>>>>

برٹش کولونی...

2 دن سے برٹش کولونی میں سوگوار فضا چھائی ہوئی تھی..

حریم صاحبہ باسط کے کندھے سے لگے روئی جا رہی تھیں..

سارے لوگ سفید لباس پہنے جاوید صاحب کو دلاسہ دے کر جا رہے تھے..

"میری بیٹی... اسلئے میں کبھی بچوں کو چھوڑ کر نہیں جاتی تھی... خدایا اتنا بڑا ستم،، ہائے میری بچیاں.... باسط تو نے دیکھا تھا ناں... وہ لوگ کہیں نہیں گئی ہو گی دونوں واپس آ جائیں گی"...

باسط نے ماں کو سینے سے لگا لیا..

"مرتے وقت ہم اسکا چہرہ تک دیکھ نہ پائے.. جوان اولادیں ماں کی نظر کے سامنے چل بسی.... میں کچھ نہیں کر پائی،، میں کچھ نہیں کر سکی... مجھے میری بچیاں واپس لوٹا دیں خدا ورنہ میں نے بھی جان دے دینا ہے.... حریم صاحبہ بچوں کی طرح روحی کی تصویر کو سینے سے لگا گئی..

پھر اس نے حور کی تصویر کو دیکھا جو مسکرا کر انکی طرف ہی دیکھ رہی تھیں..

حریم... اٹھو... جو ہوتا ہے اس میں خدا کی مصلحت ہوتی ہے..." جاوید صاحب بولے..

حریم چیخ کر بولی.. "ارے کیسی مصلحت... مصلحت نہیں بلکہ سزا کہئے آپ کے گناہوں کی سزا میری بیٹیوں کو ملی... کہتی تھی بچوں پر گھر نہ چھوڑیں وہ خود نادان تھے... اگر ہم ہوتے تو وہ ایسی احمقانہ حرکت نہ کرتے"...

جاوید صاحب جبڑے بھینچے کھڑے رہے..

"اور تو... کہاں گیا تھا... تجھ پر ذمداری تھی ناں... پھر کہاں تھا اس وقت جب دونوں آدھی رات کو سیر سپاٹے پر گئی تھی.. تو کیوں زندہ ہے تو بھی مر جاتا اس کار ایکسیڈنٹ میں.... میں تجھے باسط زندگی بھر معاف نہیں کروں گی.. تو نے میرا آنچل سونا کر دیا میری بیٹیوں کو چھینا ہے... اب میں تیری شکل نہیں دیکھوں گی... دور ہو جا میری نظروں سے... صرف تیری لاپرواہی کی وجہ سے آج...." حریم صاحبہ باسط کا گریبان جھٹک کر بولی..

حریم...بیہویور سیلف،، سمجھنے کی کوشش کرو باسط کی کوئی غلطی نہیں ہے..میں نے ہی اسے ضروری کام سے باہر بھیجا تھا...

جاوید صاحب حریم کو سمجھانے لگے..

"نو لسٹن ٹو می کیئر فلی...آپ دونوں باپ بیٹے،آپ لوگ جس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور جو کام کرتے ہیں وہ مجھ سے مخفی نہیں ہے...میں نے سالوں پہلے یہ سوچ کر آپ کا ساتھ پایا تھا کہ مجھے لگتا تھا آپ ایک دن سدھر جائیں گے اور سہی راستے پر لوٹ آئیں گے پر آپ نے مجھے غلط ثابت کر دیا..

آپ نے اپنے بیٹے کو بھی اپنے رنگ میں ڈھال دیا وہ بھی ویسا بدکار اور گناہوں کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن گیا...

اور میری بیٹیوں کی بھی نصیب میں سیاہی گھول دی...

آپ دونوں مجھے اپنی شکل مت دکھانا جب تک میرا دل ٹھنڈا نہ پڑ جائے کیونکہ آپ دونوں کا چہرہ دیکھ مجھے اپنی بیٹیوں کا قاتل دیکھتا ہے..

حریم صاحبہ بولی اور باسط سر جھکائے کھڑا رہا..

"اور باسط...اپنی اولاد کے چھین جانے کا غم کیا ہوتا ہے وہ ایک دن تمہیں ضرور احساس ہو گا...اولاد ہی کیوں کوئی ایسا شخص جو دل کی جڑوں تک بس گیا ہو وہ جب جدا ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے جسم سے روح نکل رہی ہو..بس جان نہیں جاتی...

حریم....اپنے اولاد کو بد دعا تو نہ دو...

جاوید صاحب باسط کے کندھے پر ہاتھ رکھ خفگی سے بولے..

"ماں کا دل رو رہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں میں کچھ نہ بولوں...میری دو دو اولادیں وہ بھی جوان جہاں....آج جنازہ اٹھا ہے میرے گھر سے اور آپ کہہ رہے ہیں میں صبر اور جبر کر بیٹھ جاؤں....کیوں،،آخر کیوں..."حریم صاحبہ ہذیاتی انداز میں ہاتھ پیر پٹک کر رونے لگی..

"ممی آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی پلیز روئیں مت....باسط دبی آواز میں بولا..

"ارے مر جانے دو مجھے....کیا فرق ہی پڑے گا..."حریم صاحبہ بولیں تو جاوید صاحب قریب آئے انھیں سہارا دے کر کہا..

"حریم نازک وقت ہے سنبھالو خود کو...باپ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور میرے حصے میں بھی وہی دکھ درد ہے،،مجھے بھی بہت درد ہو رہا ہے لیکن یوں باسط کو کوسنا کہاں کا انصاف ہے"...

"پلیز جاوید صاحب اسے کہئے کہ میری نظروں سے دور ہو جائے...

باسط کافی دیر سے مٹھیاں بھینچے اور جبڑے کسے سن رہا تھا...

ماں کی بات سن باسط بے اختیار مڑا اور آنکھوں میں بلیک شیڈ چڑھائے وہاں سے چلا گیا..

باسط کیلئے پوری دنیا میں ایک عظیم ہستی اسکی ماں تھی،اس نے زندگی بھر حریم کو دیکھ کر ہی محبت کرنا سیکھا تھا اور باپ کے آگے وہ جھک کر رہتا تھا لیکن آج اپنی ماں کی زبان سے نفرت اور بیزاریت بھرے الفاظ سن اسے خود سے نفرت ہونے لگی...

اگر حریم صاحبہ نے کہہ دیا تھا کہ اب باسط اسکی نظروں کے سامنے نہیں آئے گا تو باسط مرتے دم تک اپنی شکل ماں کو نہیں دیکھاتا.... وہ اتنی پاک اور شدید محبت کرتا تھا ماں سے،وہ تو حریم کے لئے انگاروں پر بھی چل دیتا یہ تو کافی چھوٹی بات تھی..

حریم کی بات پتھر کی لکیر کی طرح مانتا تھا اور اب اسے بغیر حریم کے ممتا کے رہنا تھا...

••_____°_____••

حور کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو بیڈ پر سوتا ہوا پایا..

"افففف...میں کہاں آگئی ہوں،میرا سر درد سے پھٹے جا رہا ہے..."حور سر پکڑ کر بیٹھ گئی لیکن وہ اتنا ضرور سمجھ گئی تھی کہ وہ کوئی ہوسپٹل کا کمرہ ہے..

حور نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تو بغل والے بیڈ پر اسے روحی دیکھی، جو کئی مشینوں میں جکڑی ہوئی تھی، اسکے سر کی پٹی کی ہوئی تھی اور اسکے ناک میں آکسیجن پائپ لگا ہوا تھا..

"آہ آپی... حور نے چاہا کہ وہ اسکے پاس جائے لیکن اسکے ہاتھوں میں کنولا لگا ہوا تھا..

"یہ سب ہو کیا رہا ہے"...

حور دماغ پر زور دینے لگی.. وہ تو شاید پارک میں تھی پھر یہاں کیسے آگئی!!...

تبھی ڈاکٹرز کمرے میں آئے اور روحی کو نرس کی مدد سے وہیل چیئر پر بیٹھا کر لے جانے لگے...

حور کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا..

"ڈاکٹر آپ میری بہن کو کہاں لے جا رہے ہیں..." حور نحیف آواز میں بولی..

"اوہ آپ کو ہوش آگیا مسسز فلک... دراصل آپ کی بہن کی حالت بہت زیادہ سیریس ہے.. کچھ کہہ نہیں سکتے فلحال، یہ شارٹ ٹرم کوما میں ہے، ان کا دماغ کام کرنا بند کر گیا ہے.. آپریشن ہمیں جلد سے جلد کرنا پڑے گا ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے.." ڈاکٹر بول کر اپنے ٹیم کے ساتھ وہاں سے چلے گئے..

حور کے دل میں چھریاں سی چل گئی تھیں.. جان سے پیاری بہن کی ایسی حالت، مانا کہ اس نے اپنے پاگل پن اور جنوں میں غلطی کی تھی پر اسکی اتنی بڑی سزا...

سوچ سوچ کر حور کا دماغ درد سے پھٹنے کو تھا..

تبھی کمرے میں ہادی آیا اور سائیڈ ٹیبل پر بیٹھ گیا..

"بہت برا ہو جو بھی ہوا، پر... میں حیران ہوں تمہارے ڈیڈ کی فطرت سے... انہونے تو سیدھا بیٹیوں کو جیتے جی مار ہی ڈالا..." ہادی بولا..

"چپ رہیں آپ... بلکل چپ کر جائیں یہ سب ہماری زندگی میں رائتہ آپ نے ہی پھیلایا ہے.. میرے ڈیڈ جو بھی کرتے ہیں سوچ سمجھ کر کرتے ہیں... اگر وہ غلط ہو یا سہی پھر بھی ہم آنکھ بند کر انکا ہی ساتھ دیں گے... کیونکہ وہ ہمارے داتا اور سرپرست ہیں..." حور غصّے سے کانپتی ہوئی بولی..

حور کو صرف یہی لگتا تھا کہ ہادی جسے وہ ایک سلجھا انسان سمجھتی تھی وہ ایک مکار شخص نکلا جسکی وجہ سے آج اسکی اور روحی کی یہ حالت ہے..

"سہی کہتے ہیں لوگ آج کے زمانے میں بھائی کسی کو راس نہیں آتی... ہادی سرد لہجے میں بولا..

"منہ بند رکھیں اپنا... میرے ڈیڈ آپ کو چھوڑیں گے نہیں اور میرا بھائی آپ کو وہ سبق سکھائے گا کہ....

حور کچھ اور کہتی کہ ہادی نے اپنے فون پر ایک ویڈیو نکال کر اسکے سامنے کر دیا..

حور کی آنکھیں پھٹی اور اس قدر حیرت اور بے یقینی سے پھیلتی چلی گئی...

"یہ کیا ہے...یہ سب جھوٹ ہے..."رندھے گلے سے بمشکل پھنسی سی آواز نکلی..

"ہمم پھر یہ بھی جھوٹ ہو گا کہ تمہارا بھائی مشہور کرمنل ہے اور تمہارے ڈیڈ...بہت زیادہ ہی چالاک ہے کیا ہی بولوں..میں نے شکر کرو تم دونوں کی جان بچالی ورنہ پتا نہیں تم دونوں کا کیا ہوتا..."ہادی اسکے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتا ہوا بے جگری سے بولا..

تبھی نرس اندر آئی اور بولی..

"کیوٹ کپل..."نرس بولی تو ہادی مسکرا دیا اور نرس حور کا چیک اپ کرنے لگی..

جیسے ہی نرس گئی،،حور نے لپک کر ہادی کا گریبان پکڑ کر بولا..

"یہ سب کیا ہے...یہ ہمیں کپل کیوں بول گئی اور ابھی وہ ڈاکٹر بھی مجھے مس نہیں مسسز کہہ رہا تھا...یہ سب کیا شٹ اپ ہے.."حور غرّا کر بولی تو ہادی مزید لاپرواہی سے بولا..

"باسط پورے مانچسٹر میں سر گرداں ہے،اسے تم دونوں کی کار ایکسیڈنٹ کی بات پر ذرّہ برابر بھی یقین نہیں ہے اسلئے وہ تمہیں ڈھونڈ رہا ہے...اسلئے تمہارا نام فلک ہدایت علی سے ہوسپٹل میں درج کروایا ہے"....

"آخر ہوا کیا تھا....مطلب روحی آپی تو دیوانہ وار بھاگ کھڑی ہوئی تھی...

ہاں میں پیچھے گیا لیکن وہ بہت ہوشیار لڑکی ٹھہری، میری ہی گاڑی لے گئی تھی... میں نے تمہیں تمہاری حالت میں چھوڑ روحی کا پیچھا کیا لیکن وہ مجھ سے پہلے ہی نکل چکی تھی اور شاید وہ فل سپیڈ میں گاڑی چلا رہی تھی تبھی گاڑی کھائی میں گر گئی اور جل گئی...

میں قریب گیا، لیکن میں پولیس افسر کے ڈریس میں تھا...

تمہارے بابا کھڑے تھے اور باسط بھی تھا..

باقی اور بھی لوگوں کا مجمع لگا ہوا تھا سب کو لگا تم بھی روحی کے ساتھ لقمہ اجل ہو گئی ہو لیکن ویٹ آ منٹ... کہانی میں ٹوئسٹ تب آیا جب مجھے پتا چلا تمہارے ڈیڈ تم دونوں کو مردہ قرار دینے پر پر تول تھے... ویسے کچھ سمجھ نہیں آتی بڑی عجیب فیملی ہے...

لیکن باسط کو دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کسی بھی بات کا یقین نہ ہو...

خیر سب کے جانے کے بعد میں دو فٹ کی کھائی میں کودا اور کچھ سراغ تلاشنے لگا...

مجھے سچ میں تم دونوں سے ہمدردی ہے..

روحی زخموں سے چور ایک پتھر پر گری بری طرح لہولوہان ہو رہی تھی.. مجھے لگا وہ دم توڑ چکی ہے پر جب میں نے نبض چیک کی تو اسکی نبض دھیرے دھیرے رینگ رہی تھی..

میں نے زیرو فورس کو بلایا، وہ سارے میرے ٹیم ممبر ہیں.. ہم نے روحی کو ہوسپٹل میں ایڈمٹ کروایا اور تم بھی زیرو فورس والوں کو پارک میں بیہوش ملی تھی..

بس ہم لوگوں نے یہ بات باہر جانے نہیں دی اور تم یہ سمجھ لو یہ ہوسپٹل بھی خاص افسر سے گھرا ہے.. یہاں ہمارے ہی لوگ ہے جو سیول ڈریس میں گھومتے ہیں..

اور روحی کی حالت بہت تشویش ناک ہے..

سمجھ نہیں آتا آخر تمہارے ڈیڈ چاہتے کیا ہے، جب کہ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس بات سے انجان ہونگے کہ تم دونوں بہنیں زندہ ہو اور مجھے پتا ہے وہ یہ بھی جانتے ہونگے کہ تم زندہ ہو... کیونکہ سب کو وہاں کھائی میں ایک لڑکی کی لاش ملی تھی جو پوری طرح جلی ہوئی تھی... اور ان لوگوں نے مان لیا ہے روحی مر چکی ہے..

مگر باسط اور تمہاری ممی کو یقین ہے کہ تم زندہ ہو..

اب بتاؤ تم کیا کرنا چاہو گی..

ہادی کی طویل لیکچر سن حور صرف اتنا ہی بولی..

"مجھے اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا"..

اور ہادی صبر کے گھونٹ پی کر بولا...

کوئی نہیں...دماغ ہوتا تو سمجھتی"...

حور کچھ دیر خاموشی سے اسکا منہ تکنے لگی پھر یک بیک چڑھ کر بولی..

"کیا مطلب.... مطلب میرے پاس دماغ نہیں ہے...آپ کی اتنی ہمّت کہ آپ مجھے بد دماغ کہہ رہے ہیں.."حور غصّے سے نتھنے پھولا کر بولی..

"نہیں...بد دماغ نہیں بس نا سمجھ کہا...مطلب تم بہت معصوم ہو"...

تب سہی ہے...ورنہ میں آپ کا منہ بھی توڑ سکتی ہوں مجھے ہلکے میں مت لینا...میں خطرناک ہوں"...

حور رگیں تن کر مصنوعی آنکھیں ترررتے ہوئے بولی..

"ہاں ناں...وہی تو بلیک ہینڈ کی بیٹی ہو...باسط کی بہن ہو اور روحی کی بہن ہو..میں بھلا تمہیں ہلکے میں لے سکتا ہوں.."ہادی شریر مسکان لئے بولا..

ارے فلک....وہاں دیکھو کوکروچ....

حور ڈر سے اچھل گئی اور اپنی بانہیں ہادی کے گلے میں دے کر بولی..

"سررر....پلیز بھگا دیں مجھے کوکروچ سے بہت ڈر لگتا ہے"...

ہادی کے لبوں پر بس شریر مسکان رقص کرتی رہی..

"ارے سچ میں تم ان کے فیملی سے ہی ہو ناں...مجھے سچ میں شک ہے ضرور تمہیں کچڑے کے ڈبے سے اٹھایا ہو گا"...

"بھلک...ہر وقت مذاق میں سچ میں ڈر گئی تھی..."حور ہادی کو خود سے دور کرتی دھکّا مار کر بولی..

ہادی نے ہنس کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے دونوں گالوں کو مٹھی میں بھر کر کہا..

"کتنی گولو مولو سی ہو...سچ میں ایک دن کھا ہی جاؤں گا تمہیں...!!ہادی اسکے کانوں میں جھک کر سرگوشی کی..

حور کچھ سمجھ ہی نہیں سکی..

ہادی کمرے سے چلا گیا..

باقی روحی کی ٹریٹمنٹ چل رہی تھی..

وہ کوما سے واپس آچکی تھی تبھی ہادی جاوید اقبال عرف بلیک ہینڈ سے آمنے سامنے ہوا اور دونوں کے درمیان ایک ڈیل ہوئی جس پر دونوں راضی ہو گئے..

روحی کو حرا بنا کر اور نگزیب کے پاس بھیج دیا گیا...تاکہ وہ ایک بہتر ماحول میں رہ کر ایک نئی زندگی شروع کر سکے..

حیات،اور نگزیب اور شاہ زیب نے روحی کو حرا بنا کر سگی بہن کی طرح محبت دی تا کہ وہ جلد ز جلد اپنے سارے ٹراما سے نکل سکے..

سگے بھائی بہن کی طرح روحی خود کو بھول کر مکمل طور پر حرا بن چکی تھی،اور وہ لوگ ایسے رہتے تھے جیسے وہ کئی سالوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہوں...

محبت،خوشی خرم اور ایک پائیدار سارشتہ حرا کو ملا تھا وہ ہر چیز بھول چکی تھی..

ہادی بھی اب واپس پاکستان نہیں جاتا تھا وہ ڈرتا تھا کہیں روحی کو سب یاد نہ آجائے،دوسری طرف اس نے حور سے نکاح کر لیا تھا..

حور اور ہادی ایک ساتھ رہنے لگے تھے وہ لوگ اپنی محبت میں سب بھول چکے تھے کہ زندگی کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے..

لیکن جب حیات اغوا ہوئی تب ہادی کو واپس جانا پڑا اور یہی سے حرا کو سب دھیرے دھیرے یاد آنے لگا..

حرا اپنی زندگی میں بہت خوش تھی پر جب حیات اغوا ہو گئی تو زندگی تہس نہس سی ہو گئی..

اور جب حرا کو سب یاد آنے لگا...تب ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی کہ وہ اپنا ماضی یاد کر بیٹھی ہے تو ہادی اسے میڈیسن دینے لگا تا کہ وہ کچھ مدت تک سب ٹھیک چلتا رہے..

لیکن ہادی کی ڈائری نے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دیااور حرا کو سب یاد آگیا کہ وہ کون ہے اور کیا کچھ بدلہ ہے...

حرا لیکن تھی وہی روحی...وہ کمال اداکاری سے شاہ زیب اور اورنگزیب کے آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی اور موقع پا کر وہ فرار ہو گئی..

ماضی کی باتیں یاد کر روحی کی آنکھیں چمک اٹھی اور وہ بولی..

"تم کتنی نادان ہو میری بہن..دوسروں کی باتوں کا یقین نہیں کرتے"...

روحی یہی کہہ رہی تھی تبھی پیچھے سے آواز آئی..

"روحی..فلک کو چھوڑ دو"...

روحی جھٹکے سے پیچھے مڑی اور مسکرادی..

"سررر.... کیسے ہیں آپ...آپ کی اچھائی تو پوجنے کے قابل ہیں...مطلب اپنی ہی دشمنوں کی بیٹیوں سے یوں محبت کون جتاتا ہے..

حرا میں جانتا ہوں تم روحی ہو ایک وفادار عورت...تم کیوں پھر یہ سب کر رہی ہو.."ہادی بہت ہی مطمئن لہجے میں گویا ہوا..

"کاہے کی وفاداری... میں تو باسط بھائی کی قبر دیکھنا چاہتی تھی اور یہ بیوقوف لڑکی فلک..... سرر فلک نے سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا... لعنت ہے ہزار لعنت..." روحی گھن سے کہتی نفرت سے ہونٹ سکیڑ گئی..

"اوکے... میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں.." ہادی قدم قدم چلتا ہوا اسکے قریب آنے لگا..

"اوہ پلیز سر... آپ یہ ناٹک کہیں اور جا کر رچائیں میرے پاس بہت سے اہم کام ہیں.." روحی مصروف انداز میں بولی اور بڑا سا خنجر اپنے پاس پڑے ٹیبل سے اٹھالائی..

"پتا ہے تمہیں روحی چھوڑو تمہیں حرا کہوں گا.. میں اس نام سے زیادہ مانوس ہو گیا ہوں..

تم... تم وہ ہو نہیں جو دیکھتی ہو... کیونکہ تمہارے شیشن اور دو تین تھرپی سے مجھے اندازہ ہوا تم صرف ذہنی فتور کی وجہ سے یوں باولی ہوئی ہو... ورنہ باقی تم میں یا تمہارے دماغ میں کوئی بھی خرابی نہیں ہے...

کیونکہ جب تم ایک کریمنل لوگوں کو دیکھ انکی طرح بننے کا جنوں خود میں پیدا کر سکتی ہو تو اچھے لوگوں کو دیکھ کیوں نہیں سوچتی کہ مجھے اچھا بننا ہے!!...

"یہ سوال تھا تو جواب ہو گا میں اچھی بنی اور شاہ زیب اور اورنگزیب بھائی میں مجھے ایسی مخلصی محبت اور عزت ملی جو شاید خود اپنے گھر میں بھی نہ ملی... میں خوش تھی بہت خوش تھی کیونکہ مجھے لگنے لگا

تھا وہ سب میرا گھر ہے... میرا گھر جسکی تلاش ایک عرصے سے تھی... لیکن پر جب مجھے پتا چلا کہ وہ سب مجھے جھیل رہیں بس.. کیونکہ سبکو لگتا ہے میں پاگل ہوں اسلئے اتنی توجہ اور محبت مل رہی ہے... یہ تو خالص محبت نہیں ہوئی ناں سر...

چلیں یہ بھی سہی تھا پر جب مجھے پتا چلا کہ میرے سگے ماں باپ نے مجھے مردہ قرار دیا ہے.. اور تو اور وہ لوگ مجھے ڈھونڈھنے تک نہیں آئے"...

روحی بولی اور ایک گہرا سانس لے کر کہا..

"آپ کی بہن حیات... سوری حرارت جو میرے جگر کا ٹکڑا بن گئی تھی وہ گم ہوئی تو آپ نے زمین آسمان ایک کر دیے، کتنے سر پھاڑ ول کیے اپنی کزن بہن کو ڈھونڈنے کیلئے جبکہ وہ آپ کی سگی بھی نہیں تھی.. صرف کزن بہن تھی لیکن آپ کی محبت اور یوں پاک جذبات کو دیکھ میرا دل ڈگمگا گیا اور کہیں نہ کہیں میرے دل میں آپ کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا... اس وقت بھی میں اپنی پہچان سے انجان تھی..

لیکن آپ کچھ غلط مت سمجھنا... مجھے آپ سے یا آپ کی فیملی سے کوئی سروکار نہیں ہے پر جن لوگوں نے مجھے غیر کر دیا میں ان لوگوں کو چھوڑوں گی نہیں.. آپ ہی بتائے کیسے ماں باپ اور بھائی بہن... جو سگی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں..." روحی درد بھرے لہجے میں ہوئی...

کا مان بھاڑ میں جھونکوا یسے لوگوں کو... تم کیوں دماغ کھپا رہی ہو اور صرف تم ہی نہیں فلک نے بھی یہ 4-5 سال چھپ کر گزارے ہیں... ہر بات کا بدلہ نہیں لے سکتے... سو موو آن یار"...

"اوہ واؤ کیا ریکشن ہے... آئی ایم امپریسڈ.... تو ٹھیک ہے میں فلک کو چھوڑ دیتی ہوں بدلے میں مجھے میرے ڈیڈ اور باسط لا دو... انھیں اپنے ہاتھوں سے تڑپا تڑپا کر مارنے کی اجازت دو..." روحی آرام سے صوفے پر پیر پر پیر چڑھا کر بیٹھ گئی..

"تم بہت غلط ہو... تمہارے ڈیڈ نے جو بھی کیا وہ تمہارے لئے اور اپنے گھر کیلئے بہتری سوچ کر کیا... مانا تھوڑا انکا طریقہ سخت تھا اور وہ بھی اپنی جگہ مکمل سہی نہیں تھے لیکن انہوں نے سب لوگوں کے سامنے تمہیں اور فلک کو اسلئے مردہ قرار دیا کہ تم دونوں نہیں تھی... اس وقت تم دونوں منظر عام سے غائب تھی...

انھیں خیر جو سمجھ آیا وہ کیا... اور جب انھیں معلوم بھی چل گیا کہ تم دونوں زندہ ہے تب بہت دیر ہو چکی تھی..

تمہاری دماغی حالت ابتر تھی تم باسط کی جگہ لینے کیلئے کسی حد تک بھی جا سکتی تھی، تم مارنا چاہتی تھی سیریسلی،، کم سے کم باسط تو مجھ سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے...

اس نے تم لوگوں کو بہت تلاشا، اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی، اپنے آدمیوں سے خاص چھان بین کروائی لیکن تم دونوں کا نام و نشان تک نہیں ملا... وہ تم دونوں سے بہت پیار کرتا ہے

بہت زیادہ.... ہر بھائی کرتا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں... لیکن اس نے ایک وقت آکر ہار مان لی کیوں کہ تمہاری ڈیڈ باڈی ملی تھی فلک کی نہیں اور اسے شک تھا کہ فلک کو ورغلا یا کر میں کہیں پاکستان بھگا لے آیا ہوں... جبکہ فلک اپنی مرضی سے میرے نکاح میں آئی تھی اور اس نے تا عمر ہمیشہ کیلئے میرا ہاتھ تھاما..

خیر وہ ہمارے درمیان دشمنی کی کہانی تھی تو اس نے حیات کو اغوا کروالیا.. لیکن تمہارا قصہ ہر چیز سے مختلف ہے..

تمہارے ڈیڈ جاوید صاحب ڈرتے تھے کہ کہیں اگر تم اور باسط آمنے سامنے آگئے تو کلش ہو جائے گا اسلئے اتنے سالوں تک دور رکھا اور تمہاری دماغی حالت کی بہتری بھی اسی میں تھی..

تمہیں ایک بہترین ماحول ملے... اور تم جلدی سے ریکوور ہو جاؤ...

ہادی بولنے لگا..

شٹ اپ... میں کوئی بچی نہیں ہوں... جسے یوں بہلایا پھسلایا جائے.... میں سب سمجھتی ہوں..." روحی طنز سے بولی..

اوکے... تب تم کیا چاہتی ہو..." ہادی جلد بازی میں بولا...

روحی جو فلک کے پیٹ پر خنجر پھیر رہی تھی وہ رک سی گئی..

"چاہیئے تو مجھے آپ... لیکن کیا ہے نا میں استعمال شدہ اور شادی شدہ لوگوں سے دور بھاگتی ہوں تو اب ناٹ انٹرسٹڈ... باقی میں اپنے بہن کے شوہر پر نظر تھوڑی رکھوں گی اور اگر دیکھا جائے تو حیات کی طرف سے رشتہ بھی جڑا ہے تو اس حساب سے آپ میرے بھی کزن ہوئے،، یا بہت عجیب رشتہ ہے.... آپ سر رہی ٹھیک ہیں..." روحی بولنے لگی تبھی ہادی نے اپنے سمارٹ واچ میں لگے بٹن کو دبا دیا..

ہادی ایک دم پھونک پھونک کر ہر قدم اٹھا رہا تھا وہ کچھ بھی ایکشن لیتا تو روحی فلک کی جان لے لیتی... بہت ہی نازک لمحہ تھا..

دبے دبے قدموں سے جاوید صاحب روم میں داخل ہوئے کیونکہ ہادی کا سگنل انھیں مل گیا تھا..

"تمہیں ایک بات بتاؤں... تم خالہ بننے والی ہو..." ہادی نے پتا نہیں کیا سوچ کر یہ بات کہی تھی لیکن روحی کا ہاتھ یک دم رک سا گیا اور خنجر سے جو ابھی تک وہ کھیل رہی تھی وہ پھسل کر فرش بوش ہو گیا..

جاوید صاحب کا دل کیا وہ بڑھ کر ہادی کا گلا گھونٹ دے، اس قدر بیوقوفی کی بات ہادی کیسے کہہ سکتا تھا، جاوید صاحب جبڑے بھینچے غصّے سے چراغ پا ہو گئے..

جاوید صاحب کا دل کیا روحی کو چھوڑ ہادی کی گردن مروڑ دے...

"اوہ...میری بہن فلک ماں بننے والی ہے...یہ میں کیسے نہیں سمجھ سکی..."روحی مسکرا کر بولی..

"مجھے کچھ اور ہی لگا...میں نے حیات کا سوچ لیا تھا..."روحی بالوں پر ہاتھ پھیر کر بولی..

"حیات....مطلب حیات میں سمجھا نہیں...تمہارا دماغ جگہ پر تو ہے ناں...کیا فضول بک رہی ہو.."ہادی غصّہ گیا وہ اب بھی نہیں جانتا تھا کہ باسط نے حیات سے نکاح کر لیا ہے..

"دماغ تو خراب ہی ہے پر شاید آپ نہیں جانتے حیات کا نکاح ہو گیا ہے...اور ہاں میری حیات اب باسط بھائی کی شریک حیات بن چکی ہے...خیر یہ مجھے ہوسپٹل میں آج ہی پتا چلا جب باسط اور حیات کی تو تو میں میں ہو رہی تھی..."روحی آرام سے بتانے لگی..

ہادی دو تین قدم پیچھے چلا گیا اور اسکے آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا...

روحی کی باتوں پر یقین کرنا جتنا مشکل تھا اتنا ہی اسے اسکے لفظوں میں چھپے طنز کو سہنا مشکل تھا..

"کیا ہو گیا....نو سر یہ مت کہنا آپ اس بات سے انجان تھے...حیات کے ساتھ باسط بھائی نے زبردستی اپنے نکاح میں لیا ہو گا آپ اطمینان رکھے کیونکہ جتنا اپنے بھائی کو جانتی ہوں اتنا ہی اتنے سالوں میں حیات کو بھی جانتی ہے...

آپ پریشان نہ ہو..."روحی زخموں کو اور زیادہ کھرچنے لگی..

"نہیں.... نہیں...حیات،،، باسط کی بیوی،،نووے میری بہن مر سکتی ہے لیکن تمہارے بھائی سے شادی،وہ بھی ایک گناہ کے دلدل میں دھنسے شخص سے نکاح نہیں....

وہ ایسی نہیں ہو سکتی...ضرور باسط نے اسکے ساتھ زبردستی کی ہو گی...میں باسط کو زندہ نہیں چھوڑوں گا..."ہادی اس پل سب بھول کر غصّے سے طنطنا اٹھا..

جاوید صاحب پلک جھپکائے روحی کو دیکھنے لگے جو بہت ہی آرام سے ہادی کا ذہن دوسری طرف بھٹکا چکی تھی..

جاوید صاحب تعریفی نظروں سے روحی کو دیکھتے اور کبھی مایوسی سے...مطلب انکی ہی بیٹی تھی لیکن دو ہاتھ ان سے بھی آگے...

باسط کو بھی پیچھے چھوڑ دیا...

روحی کا چہرہ سپاٹ تھا بس ایک مکاری تھی جو صاف چھلک رہی تھی...

اب جاوید صاحب جو ایک ستون کا آڑ لئے کھڑے بخوبی سب دیکھ رہے تھے انھیں یہ ڈرستانے لگا...

ہادی بنا کچھ کہے جیسے ہی پلٹا سامنے باسط ہی کھڑا تھا..

"یو باسٹرڈ.... تیری اتنی ہمت کہ تونے میری بہن...

باسط ہادی کے بڑھتے ہاتھوں کو اپنے گریبان تک پہنچنے سے پہلے ہی جھٹک کر بولا..

"جانتا ہوں تیرے دل میں بھڑاس ہے لیکن میرے ایک سوال کا جواب دے..." باسط یوں لاپرواہ تھا جیسے کسی پارک یا ریسٹورنٹ میں کھڑا گپے لگا رہا ہو..

روحی کھڑی شوانجوائے کر رہی تھی، ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے وہ سب منظر کافی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی..

"مجھے کوئی جواب نہیں دینا اور اب صرف میں سوال کروں گا... میری بہن حیات کہاں ہے....!! ہادی لہو چھلکاتی آنکھوں سے گھور کر بولا اور باسط کو زوردار دھکّا دے کر دیا..

باسط پہلے ہی تیار تھا اسلئے وہ توازن برقرار رکھ دو قدم پیچھے ہو گیا..

جاوید صاحب بھی وہی اپنی جگہ جامد و ساکت کھڑے رہے..

باسط صرف مسکرا کر رہ گیا...

جاوید صاحب بہت زیادہ تذبذب کا شکار تھے کیونکہ انھیں تو لگا تھا آج خون خرابہ ہو کر ہی رہے گا...

جوان بیٹے کی گرم مزاجی سے واقف تھے، باسط بہت زیادہ آتش فشاں بنا رہتا تھا، اسکا غصّہ بہت تیز تھا، وہ زیادہ بات تو دور کی بات وہ کبھی مسکراتا بھی نہیں تھا...

لیکن آج ہادی کی یوں گستاخی پر بھی وہ خاموشی سے ڈھٹائی سے کھڑا مسکرا رہا تھا..

"یہ کہیں روحی کی طرح پاگل تو نہیں ہو گیا!!.....

ایک پل جاوید صاحب کے ذہن میں یہ سایہ ہو گزرا...

"اوکے، تمہاری جگہ سچ میں کوئی اور ہوتا تو اسکا ہاتھ بازو سے الگ کر دیتا..

پر کیا ہادی مجبوری ہے، میری بہن کے شوہر ہو اور دوسری طرف میرے بیوی کے بھائی...

اہہہ..زوجہ حیات مجھے کیا بنا دیا، تمہاری محبت میں یہ ذلالت بھی مسکرا کر سہہ لیں گے..." باسط بڑبڑایا...

"کیا بڑبڑا رہے ہو... کہاں کھو گئے،،، حیات کہاں ہے، تم سے ہی پوچھ رہا ہوں!!....

ہادی کی دہاڑ پر باسط چونکا..

"ارے....پہلے میری بہن، میری بہن کیا لگا رکھا ہے...مانا کہ تمہاری بہن ہے پر اب میری بیوی ہے..." باسط کی لاپرواہی بڑھتی ہی جا رہی تھی..

"بیوی....ہاہاہا تمہارے جیسے انسان پر رتی بھر بھروسہ نہیں ہے، بدلہ لینے کیلئے حیات سے زبردستی نکاح کر لیا، تمہارا کیا بھروسہ جب دل بھر جائے گا کھیل سے تو اسے کہیں پھینک آؤ گے..." ہادی طنزیہ لہجے میں ہنس دیا..

باسط کا خون رگوں میں ابل رہا تھا لیکن وہ معاملے کو رفع دفع کرنے آیا تھا..

"تم بھی اپنی بہن کی طرح جلی کٹی پر اتر آئے ہو... تم لوگوں کا عجیب ہے یار کوئی بھروسہ کیوں نہیں کرتا..." باسط ٹھنڈی سانس بھر کر بولا..

"تم بکواس نہ کرو...

"میں بکواس نہیں کر رہا ہوں.. شرعی طور پر نکاح کیا ہے اور ناز و اندام سے رکھا ہے..." باسط نے بڑی مشکل سے یہ بات کہی تھی..

کیونکہ ناز و اندام کے نام پر اس نے حیات کو بس آج تک اذیت ہی پہنچائی تھی، اور جب باسط کو لگتا تھا سب ٹھیک ہونے والا تھا...

دونوں اپنے اپنے بھائی بہن کا رونا لے کر بیٹھ جاتے اور دونوں کے درمیان خطرناک حد تک جھگڑا ہوتا جسکے بعد دونوں ایک دوسرے سے بے زار اور ناراض ہوتے تھے پر ان سب میں بھی باسط حیات کی روز فکر کرتا تھا.... اور یونہی ان سب چیزوں میں محبت پنپ کر بڑھ گئی تھی...

روز جھگڑے ہوتے، روز باسط کسی نہ کسی انداز میں معافی مانگ کر منا لیتا، روز ناراضگی بڑھتی اور روز باسط کی تشنگی بھی بڑھتی...

بس یہی سب چل رہا تھا...

ہادی نے چھبتے لہجے میں کہا.. "اچھا کیوں نہ یہ بات میں اپنی بہن کے منہ سے سن لوں.. کہ اسے تم سے کتنی محبت ہو گئی ہے"...

باسط کے دل کا ڈر باہر آنے لگا...

"ہاں پوچھ سکتے ہو...وہ میرے ساتھ بہت خوش ہے.." باسط بھی ڈر سے لڑ کر بولا..

باسط نے سوچا حیات نے ویسے بھی اسکا قبول کر ہی لیا ہے اور وہ اب کبھی بھی کہیں اسے چھوڑ کر نہیں جانے والی تھی... باسط کو یقین تو تھا پر اسے اپنی زیادتی یاد آنے لگتی تھی جو بھولے انجانے وہ حیات کے ساتھ کر چکا تھا..

"ٹھیک ہے اپنی بہن سے مل لینا پہلے مجھے اپنی بہنوں سے تو ملنے دو..." باسط بولا اور روحی کی طرف دیکھنے لگا جو سپاٹ چہرے لئے کھڑی تھی..

باسط کی بے فکری روحی نے بھانپ لی تھی..

باسط آگے کی اور بڑھا اور روحی کو سینے سے لگا لیا...

"کہاں تھی تم...اور کیسی ہو روح... کتنا بدل گئی ہو، پہچان میں ہی نہیں آ رہی ہو.." باسط محبت پاش لہجے میں بولا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ بوسہ دے گیا..

روحی کی آنکھیں بند ہو گئی اور آنسو رواں ہو گئے اور وہ جھٹکے کے ساتھ نیچے باسط کے پیروں پر گر گئی..

"بھائی مجھے معاف کر دیں،، بہت غلط تھی میں.. بہت غلط تھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا... آپ کے خلاف گئی اتنا بڑا جرم کیا... آپ میرے لئے ہمیشہ فرشتہ رہیں ہیں... میں آپ کے خلاف کیسے جانے کا سوچ سکتی ہوں..." روحی پیروں پر گری گڑگڑانے لگی..

جاوید صاحب مشکوک نظر سے روحی کو دیکھنے لگے..

جاوید صاحب نے روحی کو جھکے ہوئے دیکھا تو وہ باسط کے طرف بڑھے لیکن بہت دیر ہو چکی تھی..

روحی نے فرش پر پڑا خنجر اٹھایا اور جھٹکے کے ساتھ کھڑی ہوئی اچانک باسط کے سینے کے خنجر گھونپ دیا..

باسط نے بہتے خون کی طرح دیکھا اور اسکے لبوں سے اتنا ہی نکلا..

"یقین نہیں.... یقین نہیں آتا"...

روحی نے خنجر کھینچ کر نکالا اور دوبارہ وار کرنے کو ہوئی تو ہادی آگے آیا اور زوردار تھپڑ چہرے پر جڑ دیا....

روحی اٹھی اور عجیب وحشت سے ہنستے چیختے ہوئے ہادی کی جانب دانت پیستے ہوئے بڑھنے لگی...

ہادی نے پوری طاقت سے روحی کا ہاتھ پکڑ لیا..

باسط اپنی ہتھیلی دبائے کھڑا درد برداشت کرنے کی کوشش میں تھا تبھی اسکی نظر اپنی لاڈلی بہن فلک پر پڑی جو بیہوش پڑی تھی..

باسط نے کہا..

"افففف...زندگی بھر کے گناہ یاد آرہے ہیں...شاید یہی میرا انجام ہونا تھا...میں توبہ کرتا ہوں، اپنے سارے گناہوں....سے....

باسط ہلکی آواز میں خود سے کہہ رہا تھا..

جاوید صاحب تو پتھر بنے کھڑے تھے...

اپنے گناہوں کی سزا جوان بیٹے کو ملتے دیکھ اور حریم کی بددعا یاد کرتے ہوئے انکے رونگٹے کھڑے ہو گئے..

جاوید صاحب باسط کے قریب آئے اور اسے سہارا دے کر بولیں..

"باسط....باسط آنکھیں کھلی رکھنا، تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا"...

"ڈیڈ میں ٹھیک ہوں...اتنی جلدی نہیں مرنے والا اور اگر مر بھی گیا تو واپس آؤں گا کیونکہ حیات سے وعدہ کیا ہے...حیات کے آپریشن...آپریشن ڈیڈ اس سے ملنا جو ہے..ورنہ آپ نہیں جانتے وہ

بہت حساس ہے، مجھے نہ پاکر رو دے گی... میرا.. میرا انتظار کرتی ہو گی... ڈیڈ مجھے لے چلے اور فلک... فلک....

تم... کچھ مت بولو.... میں سب سنبھال لوں گا..." جاوید صاحب زندگی میں پہلی بار باسط کو اس حال میں دیکھ رہے تھیں..

باسط اب بھی کافی مضبوطی سے جاوید صاحب کا بازو تھامے کھڑا تھا... ایک ہتھیلی کو اس نے خون روکنے کیلئے سینے پر جمار کھا تھا..

جاوید صاحب یوں باسط کی بے بسی اور بے ربط الفاظ کو سمجھ رہے تھے..

جاوید صاحب جلدی سے باسط کو سہارا دے کر باہر لے آئے...

دوسری طرف ہادی پر حملہ آور ہوئی روحی اب بلکل پاگل ہو چکی تھی..

ہادی کو بھی ہلکی پھلکی خنجر سے چوٹیں لگی تھیں لیکن وہ روحی سے جسمانی طور پر زیادہ مضبوط تھا...

مضبوط تو باسط بھی تھا لیکن روحی نے دھوکے سے وار کیا تھا..

ہادی نے خنجر روحی کے ہاتھوں سے لے لیا تھا تو روحی اس پر ٹوٹ پڑی تھی... وہ ہادی کو نوچ کھسوٹ رہی تھی...

ہادی اسکے ہر وار کو خالی کر رہا تھا جس سے وہ اور زیادہ طیش میں آجاتی آخر کار اس نے غصّے میں اپنا سر دیوار سے دے مارا اور زمین پر گر پڑی...

ہادی نے نم آنکھوں سے فلک کو دیکھا پھر روحی کو....

ہادی اپنی سانسوں کو ترتیب دینے لگا کیونکہ روحی کے وار سے بچنے کیلئے اسے کافی اچھل کود اور پھر تیلا پن کا مظاہرہ کرنا پڑا تھا ورنہ فرش پر روحی کی جگہ وہ مرا پڑا ہوتا...

اب ہادی کو ہی سب سنبھالنا تھا..

جاوید صاحب اور باسط تو پہلے ہی یہاں سے ہسپتال کیلئے نکل گئے تھیں...

ہادی نے اپنے رسک واچ کے بٹن کو دبایا اور اپنی ٹیم کو متحرک کر دیا..

()))))))))))()((((((((((((()(((((((((((()

حیات کے آپریشن ہوئے 3 گھنٹہ ہو چکا تھا اور اسے اب پرائیویٹ وارڈ میں شفٹ بھی کر دیا گیا تھا...

حیات کو ہوش آچکا تھا..

حیات بیٹھی تھی...اور وہ کب سے باسط کا انتظار کر رہی تھی..

ڈاکٹرز کہتے کہتے تھک گئے تھے کہ اسے ابھی صرف آرام کرنا ہے لیکن وہ بستر سے ٹیک لگائے بیٹھی بس باسط کا انتظار کر رہی تھی...

کئی بار نرس نے اسے دوائی کھا کر سونے کو کہا لیکن ازل سے ضدی تھی اسلئے سب کو نظر انداز کر چپ چاپ بیٹھی رہی..

حیات کو صرف باسط کا ہی خیال تھا...

دھیرے دھیرے گزرتے وقت کے ساتھ حیات کا دل اندیشوں میں گھیر گیا..

"کہیں جھگڑ کر مجھ سے گئے تھے.. چھوڑ کر یہاں تو نہیں چلے گئے!!...

"کہیں... باسط کا ہادی بھائی سے تو نہیں ہو گیا...

.... نہیں نہیں حیات اچھی اچھی پازیٹو باتیں سوچ...ایسا کچھ نہیں ہوا ہو گا..

ورنہ نقصان ہر حال میں میرا ہی ہے..

اگر ہادی بھائی کو تکلیف ہوئی تو میرا دل کٹ کر رہ جائے گا اور اگر باسط....

باسط کو کچھ ہوا تو میری روح ہی جسم سے پرواز کر جائے گی... میں تو مر ہی جاؤں گی...

حیات خود سے ہی سوالات کر رہی تھی اور جواب بھی کر رہی تھی..

"حیات... باسط سے محبت کر بیٹھی ہے... اس شخص سے جو تجھ پر ہاتھ اٹھاتا تھا اور ذلیل کرتا تھا... چھی تف ہے تیری پسند پر،، اپنے بھائی کے دشمن سے یاری جمالی، محبت کرلی..." دماغ اس سے کہہ رہا تھا..

وہی حیات کا دل کہہ رہا تھا...

"جو بھی ہوا نادانستگی میں ہوا... وہ اب نہیں کرتے کچھ بھی... وہ کچھ بھی کرتے تھے... اب نہیں کرتے ہیں،، نکاح کے بعد تو انہوں نے بہت ہی محبت سے رکھا ہے.. اگر کبھی غصّہ بھی کر جائے تو معافی مانگتے ہیں، بہت عزت کرتے ہیں... میری فکر ہے انھیں اور سب سے بڑھ کر وہ جھک جاتے ہیں، ٹوٹ جاتے ہیں... لیکن اب مجھے ذرا برابر بھی تکلیف نہیں دیتے... اور جو بھی ہیں جیسے بھی ہیں... میرے شوہر ہیں... اور رہی بات دشمنی کی تو مجھے یقین ہے باسط بہت حد تک بدل گئے ہیں وہ کچھ نہیں کریں گے..." دل پورے عزم کے ساتھ بولا تو حیات نے زیادہ سوچنا بند کر دیا اور صرف دل کی سنی...

دوسری طرف باسط ہوسپٹل میں جیسے ہی آیا جاوید صاحب نے ڈاکٹرز کو بلوایا لیکن باسط نے علاج یا مرہم پٹی کچھ بھی نہیں کروائی اور درد برداشت کرتا ہوا لفٹ سے اوپر آیا اور حیات کے بارے میں ڈاکٹرز سے بات کرنے لگا... جبکہ ڈاکٹرز نے صاف منع کیا کہ ایسے حالت میں حیات سے نہ ملا جائے وہ خود ابھی پریشر میں ہے...

باسط کا شرٹ اور کوٹ پورا خون سے بھیگ چکا تھا لیکن باسط کو پرواہ نہ تھی..وہی جاوید صاحب مشعل آتش بنے باسط پر چیخ رہے تھے،اسے ڈانٹ رہے تھے لیکن باسط کان دبائے سن رہا تھا..

"باسط...بچپنا بھاری پڑ سکتا ہے...اپنی حالت دیکھو کتنا زیادہ خون بہہ رہا ہے اور تم پر عاشقی کا بھوت سوار ہے...حیات کہیں بھاگی نہیں جا رہی ہے...

پہلے اپنی ڈریسنگ کرواؤ اور پھر جا کر حیات سے ملنا...."جاوید صاحب کی آواز سن باسط بولا..

"یہی سب میں بھی کہتا تھا ڈیڈ، لیکن آپ سب سے پہلے ہمیشہ ممی سے ملتے تھے اور آج بھی آپ چاہے جس حال میں کیوں نہ ہو سب سے پہلے ممی کا دیدار کرتے ہیں.."باسط کی شرارت بھری مسکان دیکھ جاوید صاحب اور زیادہ غصّے سے سلگتی آگ کی طرح بھڑک اٹھے..

باسط ہلکا سا بھی کراہا یا درد سے چھٹپٹایا بلکل نہیں تھا..وہ پورے راستے بس بیتابی اور بے قراری سے لمحہ بہ لمحہ پگھل رہا تھا..

باسط نے اپنا کوٹ اتارا اور جاوید صاحب کا کوٹ پہن اپنے شرٹ کو چھپا لیا...

"آج کل کے بچے!!.....

جاوید صاحب مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے...

باسط بس جاوید صاحب کے گال کو چوم کر حیات کے کمرے میں چلا گیا..

جاوید صاحب ڈاکٹرز سے بس شکایت کر رہ گیا...

آج کل کے زمانے کے بچے بس محبت میں کچھ نہیں دیکھتے...

یہی جاوید صاحب بحث کر رہے تھے..

جبکہ ایک زمانہ تھا جب جاوید صاحب بھی حریم کے پیچھے ہاتھ منہ دھو کر پڑے تھے اور اسکا جینا حرام کر رکھا تھا...

حیات تھک چکی تھی اور اسے اب پتا چلا کہ کسی سے امید لگانا اور یقین کرنا کتنا مشکل ہے...

"لوٹوں گا یہاں..

تیرے پاس یہی..

وعدہ ہے میرا،

مر بھی جاؤں کہیں...

....جو تو میرا ہمدرد ہے...

باسط گنگناتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا..

حیات کا کلیجہ منہ کو آگیا...حیات کو حجاب سی آنے لگی...

یہ مجھے کیا ہو رہا تھا.. ابھی تو میں باسط کا اتنا انتظار کر رہی تھی اب جب یہ سامنے آ گئے ہیں تو مجھے شرم کیوں آ رہی ہے... یوں اچانک،، یہ کیا ہو رہا ہے..." حیات انگلیاں بے دردی سے مروڑتی ہوئی سوچنے لگی..

شاید کوئی بے صبری سے میرا انتظار کر رہا تھا..." باسط چھیڑتا ہوا بولا..

"نہیں تو.. کافی اچھی خوش فہمی ہے آپ کو.." حیات نظریں جھکائے آہستگی سے بولی..

"مطلب انتظار کر رہی تھی.." باسط اثبات میں سر ہلاتا ہوا اسکے قریب آ بیٹھا..

"نہیں ناں... میں اتنی فضول نہیں ہوں..." حیات اب بھی نظریں چرا رہی تھی..

"اچھا... گڈ،، تب یوں ایسے کیوں بیٹھی ہو.." باسط بغور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا..

"ایسے ہی بس"...

"اچھا... اچھا..

باسط بولا اور سوچنے لگا ضرور یہ پھر ناراض ہے...

ادھر حیات سوچنے لگی..

یہ کچھ الٹا سیدھا نہ سوچ لیں.. اور میں کیوں نظریں چرا رہی ہوں... پتا نہیں کیوں آج باسط سے یوں لجا سی آ رہی ہے..

"تم ٹھیک ہو..." باسط اسے دیکھتا ہوا بولا..

"ہاں..." حیات بولی اور باسط کو نظر اٹھا کر دیکھا...

باسط کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی..

"باسط.....!! حیات اپنے ملائم ہاتھ بڑھا کر باسط کے ماتھے سے پسینے پونچھ کر تکلیف دہ لہجے میں بولی..

"آپ...آپ...یہ خون کی چھینٹیں،، باسط..." حیات اپنے عادت کے مطابق باسط کا نام کھینچ کر بولی اور شک وشبہ سے باسط کا جائزہ لینے لگی..

"اوہ کچھ نہیں ہے..بس آتے ہوئے ایک مریض سے ٹکرا گیا تھا زوجہ..." باسط بات بدل گیا..

باسط اندر ہی اندر بہت بڑی جنگ لڑ رہا تھا..درد بہت شدید ہو رہا تھا پر حیات کو دیکھ سب اڑن چھو ہو گیا تھا...

"آپ ویسے لیٹ ہیں...

مطلب میرا انتظار کیا...

"آپ نے وعدہ جو کیا تھا تو مجھے لگا...کہ آپ...

"مطلب میرا انتظار کیا جا رہا تھا..." باسط اسکی بات کاٹ کر بولا..

"ہاں... نہیں نہیں.. وہ دراصل میں پریشان ہو رہی تھی...

"کیوں.. میرے نہ ہونے سے اب تم پریشان بھی ہونے لگی..

"اوہ... آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں.. مجھے بولنے بھی دیجئے میری بات نہ کاٹا کریں..."حیات اب عاجز آکر بولی..

باسط اب کی خاموش ہو گیا...

اور حیات بھی اب الفاظ تلاشنے لگی کہ کیا کہے وہ...

بات کرنا اتنا مشکل ہو گیا...

حیات کا دل کر رہا تھا وہ کچھ دیر باسط کی بانہوں میں سما جائے، لیکن اپنی ہی سوچ پر شرم سی آ رہی تھی...

باسط نے حیات کے جھکے چہرے کو اٹھایا اور کہا..

"میں پورے راستے سوچتے آیا کہ حیات سے بات کروں گا پر بھول گیا تھا میری زوجہ تو شرمیلی سی ہے..." باسط کی بات پر حیات کے گال کندھاری ہوئے تھے اور وہ بے ساختہ اسکے سینے سے لگ گئی تھی.. حیات کی ہتھیلی باسط کے سینے پر تھی تبھی وہ جھٹکے سے الگ ہو گئی.. باسط جو سکون کی سانس ہی لینا چاہتا تھا حیات کی بوکھلاہٹ دیکھ وہ بھی اسے دیکھنے لگا..

"باسط...خون...آپ کے کپڑے اور....

حیات کچھ بولتی کہ جاوید صاحب اندر آئے اور کالر سے پکڑ کر باسط کو اٹھا کر بولے..

"محبوب سے علاج کروالیا ہو تو اب ذرا ڈاکٹر سے بھی کروالو...زیادہ یوں عاشقی کے جوش میں ہوش نہ کھو بیٹھو...

اور آپ بیٹا آرام کرو...

جاوید صاحب باسط کو گھسیٹ کر حیات کے کمرے سے باہر لے گئے..

تبھی ہادی کمرے میں داخل ہوا تو حیات حیرت سے آنکھیں بڑی کیے بھائی کو دیکھنے لگی..

"اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے بیٹھی رہو..."ہادی کی آواز پر حیات ہوسپٹل گاؤن کو اچھے سے خود میں ڈھکنے لگی جو پہلے ہی پرفیکٹ تھا..

"تم ٹھیک ہو..."ہادی بہت ہی زیادہ سنجیدہ دیکھ رہا تھا..

"آپ بیٹھیں ناں بھائی..."حیات التجائی لہجے میں بولنے لگی.

"نہیں...میں یہی ٹھیک ہوں...میرے سوال کا جواب نہیں دیا..."ہادی غور سے حیات کو دیکھنے لگا جو ڈر رہی تھی..

"ہاں میں ٹھیک ہوں"...

"باسط نے کوئی زبردستی کی تم سے یا پھر نکاح کے دوران ڈرایا دھمکایا...بس اتنا مجھے بتادو تم اپنی مرضی سے اس رشتے میں خوشی سے ہو..."ہادی اس قدر گمبھیرتا سے سوال پوچھ رہا تھا کہ حیات بھی گڑبڑا سی گئی..

"بھائی..میں بہت خوش ہوں اور باسط میرے شوہر ہیں اور ان سے اچھا مجھے کوئی دوسرا اب نہیں لگتا..میں نہیں جانتی آپ یہ سوال کن وجوہات پر کر رہے ہیں لیکن باسط مجھے بے حد چاہتے ہیں اور میں خوش ہوں..."حیات گیلی سانس خارج کر بولی..

ہادی اسکے سامنے آیا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ بولا..

"ہمیشہ خوش رہو...تمہاری خوشی سے زیادہ مجھے اس دنیا میں کوئی دوسری چیز اہم نہیں ہے...تم خوش مطلب میں خوش..."ہادی کی بات سن حیات رو پڑی اور ہادی کا ہاتھ پکڑ کر باری باری آنکھوں سے لگایا اور چوم لیا..

ہادی اسکے پاس بیٹھا بہت سی باتیں کرنے لگا..

فلک کو ہوش آگیا تھا اور باسط کی مرہم پٹی ہو گئی تھی...

ہادی اسکے پاس بیٹھا بہت سی باتیں کرنے لگا..

فلک کو ہوش آگیا تھا اور باسط کی مرہم پٹی ہو گئی تھی...

ہادی سے وعدے کے مطابق جاوید صاحب نے سرینڈر کر دیا تھا کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر روحی کو حرابنا کر ہادی ایک اچھا ماحول میسر کروائے گا تو وہ ایک وقت آنے پر سرینڈر کر دیں گے اور انہوں نے کیا...

باقی باسط کی ڈریسنگ ہو گئی تھی..

فلک کو ہوش آگیا تھا اور وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اسکے سر پر چوٹ کیسے آئی اور وہ بیہوش کیسے اچانک ہوئی تھی...ہادی نے کوئی بھی بات بتانا ضروری نہیں سمجھا...

ڈاکٹر نے فلک کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کو کہا تھا..

باسط کی ڈریسنگ جیسی ہوئی وہ حیات کے روم میں شفٹ ہو گیا...

چونکہ ہادی نے اور ڈاکٹر نے فلک سے ملنے یا زیادہ سٹریس دینے سے منع کیا تھا اسلئے کسی کو ملنے کی اجازت نہیں تھی..

اور پھر کچھ یوں ہوا کہ حریم صاحبہ ہر چیز سے انجان تھی..

دوسری طرف کیا اور نگزیب اور شاہ زیب سے حیات کبھی ملنے گئی...

اور شیران، زرین کا کیا ہوا!!....

اور اس نکلی حیات آفرین، کیا وہ اور شیر ان کبھی آپس میں ملے....

یہی بس باقی تھا... باقی ساری قسط باسط کار میں بیٹھا بیٹھا پڑھ چکا تھا...

تبھی ایک جھٹکے کے ساتھ گاڑی رکی تو باسط افسانوی اور خیالی دنیا سے باہر آیا..

"کیا ہوا راہب جی... یوں اچانک گاڑی کیوں روک دی.." باسط اپنا سفید کوٹ ایک سائیڈ رکھتا ہوا بولا..

"صاحب لگتا ہے ٹائر پنچر ہو گیا ہے.. آپ آرام سے بیٹھیں بس 5 منٹ کا کام ہے..." راہب جی بولیں اور باسط اثبات میں سر ہلا گیا..

باسط نے سوچا چلو جب تک اور آگے کی قسط پڑھ لی جائے لیکن آگے کی قسط اب تک شائع نہیں ہوئی تھی..

"یہ کیا مذاق ہے... لاہور سے کراچی، کراچی سے اسلام آباد اور مانچسٹر.... سارے باب ہے لیکن آخری قسط... شاید مصنفہ نے اب تک نہیں لکھی ہے!!...

باسط تھکی آواز میں بولا اور اپنی کورولا سے باہر نکل کر ہونٹوں میں سگریٹ دبائے سامنے لندن برج کو دیکھنے لگا..

"ڈاکٹر صاحب...ہو گیا کام بیٹھ جائیں..."راہب صاحب کی آواز پر باسط سگریٹ کے لمبے لمبے کش ہواؤں کے سپرد کرتا واپس گاڑی میں آ بیٹھا..

باسط کے ہاتھوں میں پانچ چھ موٹی موٹی رسالے تھے جس سے وہ نا جانے کب سے پڑھے جا رہا تھا...باسط جب بھی پڑھنے میں مشغول ہوتا تو اسے دن دنیا کی کوئی خبر نہیں ہوتی تھی، باسط سفر میں مطالعہ اکثر کرتا تھا خاص کر مشہور مصنفہ کی قسط....وہ ناول،افسانوں اور داستان اور اردو ادب کا گہرائی سے جائزہ لیتا تھا..

جب کہ وہ کافی پڑھا لکھا سائکائیٹرسٹ اور ڈاکٹر تھا...پھر بھی مطالعہ میں غرق آب ہونا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا..

"ڈاکٹر صاحب...آپ بھی ہائے محبت کی قسطیں پڑھ رہے ہیں...."ڈرائیور راہب اچانک ہی گویا ہوا..

"ہاں راہب... تمہیں بھی پسند ہے...!! باسط دلچسپی ظاہر کرنے لگا..

"ڈاکٹر صاحب آپ بھی ناں...بین القومی سطح پر وہ مشہور ہے...ایسا کونسا ناول ہے جو کسی نے نہ پڑھا ہو...شی از برلینٹ رائیٹر..."راہب جوش میں بولا..

"ہمم یہ تو تم نے سہی کہا..."باسط خاموش ہو گیا..

"اور ڈاکٹر صاحب سب سے بڑا تجسس کا عالم یہ ہے کہ آج تک کسی نے بھی انھیں نہیں دیکھا، نام بھی بس مصنفہ بتاتی ہے، شاید انکا پین نیم ہو گا بٹ کیا ہی بولوں... میری پسندیدہ ناول ہے دیوانگی، محبوس عاشقی اور میرا محسن اور ابھی تازہ ترین ہائے محبت!!!"....

"واہ راہب تم تو بہت بڑے فین نکلے..." باسط مسکرا دیا..

"ہاں جی صاحب...." راہب راستوں پر تیزی سے گاڑی بھگانے لگا..

"مجھے سب سے اچھی بات اسکی یہ لگتی ہے کہ وہ ہم ریڈرز کے دماغ کے ساتھ کھیلتی ہے، کیا دماغ پایا ہے محترمہ نے...!! داد تحسین کے قابل ہے اور وہ دفعتاً دفعتاً ہر چیزیں تبدیل ہونا...اور جو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا وہ لکھ دیتی ہے... قارئین کے دماغ سے کھیلتی ہے...ہیرو کو ولن اور ولن کو ہیرو بنا دیتی ہے...اور کافی اچھا لکھنے کا انداز ہے..." باسط بھی بولا..

"ڈاکٹر صاحب آپ تو بولیں گے ہی ہی کیونکہ ہائے محبت میں ہیرو کا نام بھی باسط ہے، بس فرق اتنا ہے کہ آپ ڈاکٹر ہے اور وہ مافیا!!....

باسط بس ہنس دیا تو راہب بھی مسکرا دیا..

"ہاں چونک تو میں بھی گیا تھا...اور مجھے پڑھنے میں مزہ اسلئے آیا کہ میرا نام بھی باسط ہے... چلو مصنفہ نے کم زکم میرے نام کے کردار تو گڑھے..." باسط کی بات پر راہب دل مسوس کر رہ گیا اور سوچنے لگا کاش اسکا نام بھی کسی ناول میں ہوتا..

پھر طویل بحث ناول کے کرداروں پر چلنے لگی...

تبھی باسط کی مقصود منزل آگئی اور وہ پورے جاہ و جمال کے ساتھ اپنی ہری بلوری آنکھوں سے لندن کے سب سے بڑے آسائلم (پاگل خانے) کو دیکھنے لگا...

باسط نے راہب کو کہہ دیا کہ گاڑی پارک کر وہ چلا جائے...

راہب وہاں سے چلا گیا..

باسط کھڑا رہا اور اپنے شرٹ کے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک زنانہ کھڑی جو بریسلیٹ جیسی خوبصورت موتیوں سے جڑی تھی..

باسط مسکرا دیا...اور بہت زیادہ وہ خوش دیکھنے لگا... باسط تیز تیز قدم اٹھاتا آسائلم کے اندر داخل ہوا...اور اندر داخل ہوتے ہی اس نے ریسپشن پر بیٹھی جولی سے وہ گلا ملتا، روایتی سلام کلام کر سائن کر سیدھا اپنی پیشنٹ سے ملنے اسکے روم میں چلا گیا..

روم کے باہر 567 لکھا تھا اور نیچے نام بھی درج تھا...

"حیات خانم"....

باسط مسکرادیااور خاص پاس ورڈ ڈال اندر داخل ہوا جہاں اندھیرا پسرا ہوا تھا...

پورے کمرے میں صرف ایک لوہے کا بیڈ اور سائیڈ ٹیبل تھا...

کھڑکی سے آتی روشنی میں حیات کے چھوٹے اور گردن تک کٹے بال صاف دیکھ رہے تھے...

حیات روشنی کی طرف منہ کر کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھی..

ہلکا گلابی رنگ جواب مٹیالا سا دیکھ رہا تھا، وہ لمبے گاؤن کی شکل میں حیات پہنے ہوئی تھی،، چھوٹے بال بھی الجھے ہوئے تھے، ہاتھوں میں زنجیروں سے بندھی بیڑیاں تھی جو لمبی چین کی صورت میں لوہے کے بیڈ سے منسلک تھی...

ہاتھوں میں کئی جگہ خرچے اور کٹے نشان تھے...

باسط خاموشی سے اندر داخل ہوا اور بولا..

"آخری قسط مکمل نہیں ہوئی...." باسط کی آواز پر قلم تھامے ہاتھ یکبارگی رک سے گئے..

"آپ...آپ لیٹ ہیں ڈاکٹر..." بہت ہی زیادہ دھیمی آواز آئی...

"میں نے تو نہیں کہا میرا انتظار کرو..." باسط چلتا ہوا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا..

حیات خاموش ہو گئی اور واپس سے قلم کاغذ پر روشنائی پھیلاتے ہوئے چلنے لگے..

باسط سمجھ گیا وہ اب کچھ نہیں بولے گی کیونکہ وہ سخت ناراض تھی..

"اچھا ناسوری...اب بس کیا ہی بولوں حیا...بہت کام ہوتے ہیں..." باسط بولنے لگا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل سے سوئچ بورڈ آن کر گیا...

یوں اتنی روشنی سے حیات گھبرا گئی اور دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا.. جسکی وجہ سے زنجیروں کی ٹکراؤ کی آواز تیزی سے کمرے میں جھنجھنا اٹھی..

باسط نے نرمی سے اسکے دونوں ہاتھوں کو نیچے کیا اور اسکے بالوں کو آرام سے سہلانے لگا.. بڑی بڑی غزالی آنکھیں اور گورا دودھیا رنگت زردی مائل ہو چکا تھا.. چھوٹے چھوٹے بال جو کہ الجھے تھے، بھرے بھرے ہونٹ جن پر پپڑیاں پڑی تھیں..

"دیکھو بالوں کا کیا حال کیا ہے، تم بہت زیادہ غیر ذمہ دار ہوتی جا رہی ہو...چہرہ کیسا پیلاہٹ...اور یہ چوٹ...

باسط اپنا انگوٹھا اسکے لبوں پر پھیرا کر خاموش ہو گیا..

"چوٹ...نہیں تو مجھے تو کوئی چوٹ نہیں لگی.." حیات اب اپنی سنہری آنکھیں رول کر بولی اور باسط کا ہاتھ جھٹک دیا..

باسط حیات کے مقابل کھڑا اسے گھور رہا تھا... حیات کو کوئی مطلب ہی نہیں تھا.. وہ اپنی کاغذوں کا پلندہ سمیٹ ایک سائیڈ رکھ رہی تھی..

"شاہ زیب یاہادی... تم سے ملنے آئے تھے.." باسط استفسار کر بیٹھا..

"نو کمنٹس...." حیات شرارتی مسکان دبائے ہوئے بولی..

"اوئے... یوں مجھے نظر انداز کر رہی ہو واپس چلا جاؤں گا سمجھی... خاص کر تمہارے لئے آیا کیونکہ آج تمہارا برتھ ڈے تھا اور ایک تم ہو جو اپنی ہی اکڑ میں ہو..." باسط اب کی بار خشمگیں نگاہوں سے حیات کی جانب دیکھنے لگا..

"آپ واپس جا سکتے ہیں..." حیات بھی تند خو لہجے میں گویا ہوئی..

حیات کہہ کر پلٹی ہی تھی کہ جھٹکے سے باسط نے اسے بانہوں میں جکڑتے ہوئے، حیات کے کمر پر زور دیتے ہوئے باسط پورے حق سے اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکنے لگا..

"ڈاکٹر... پاگل ہو گئے ہیں، چھوڑیں کتنی بار کہا مجھ سے دور رہیں ورنہ میں ڈاکٹر جاوید کو شکایت کروں گی..." حیات اپنی کمزور ہاتھوں سے باسط کو دور دھکلنے کی کوشش کرنے لگی..

باسط مزید اشتعال میں آ گیا اور حیات کے بالوں کو سختی سے پکڑا اسکے لبوں پر جھکتا اپنے لبوں سے قید کر گیا... حیات ماہی بے آب سی تڑپنے لگی لیکن تھوڑی ہی دیر میں اسکی ساری جدوجہد اور کاوش دم

توڑ گئی اور وہ باسط کی بانہوں کے مضبوط حصار میں قید آنسوں سے بھیگی پلکوں لئے باسط کو دیکھنے لگی...

باسط کے آنکھوں میں شوریدہ جذبات کا تلاطم برپا تھا..

باسط کے بانہوں میں حیات کا مرمریں سا وجود سمٹا ہوا تھا..

"کیا آج بھی تمہارا جواب ناں ہی ہوگا.." باسط خون چھلکاتی آنکھوں سے حیات کے وجود کو دیکھنے لگا...

حیات نظریں چرا گئی..

"آپ فضول سوالات بہت کرتے ہیں...آپ اور بھی مریضوں پر دھیان دیا کیجیے"...

"سہی کہا تمہاری وجہ سے میرا بہت نقصان ہوا ہے..." باسط چھپے لہجے میں بولا..

حیات کا چہرہ شرم سے گلنار ہو گیا تھا، وہ باسط کی جانب ہرگز نہیں دیکھ رہی تھی..

باسط نے اسکی پیشانی چوم کر اپنی حصار سے آزاد کر دیا اور ہلکے سے اپنا سر اسکے سر سے ٹکرا دیا..

تبھی دروازہ کھلا اور ڈاکٹر جاوید آ گئے..

"اٹز میڈیسن ٹائم....

اوہ آپ یہاں... کب یو-کے سے واپس آئے..."ڈاکٹر جاوید جو کہ 50 سال کے مضبوط مرد تھے...وہ اپنی عمر سے 10 سال چھوٹے دیکھتے تھے..

سنہری فریم والا آنکھوں میں چشمہ لگائے وہ سرخ سپید رنگت اور بڑی بڑی ہزل آنکھیں رکھنے والے بہت ہی خوبرو مرد تھے لیکن چہرے پر سنجیدگی اتنی کہ کوئی بھی ڈر جائے...

حیات انکے آنے سے باسط کا کوٹ پکڑ کر اسکے پشت میں جا چھپی تھی..

باسط نے اطمینان سے کہا.."وہ آج حیا کا برتھ ڈے تھا تو اسلئے آنا پڑا"...

"اوہ آئی سی...پورے آسائلم میں مس خانم آپ کی بہت بات مانتی ہے...ویسے آج آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں..."ڈاکٹر جاوید میڈیسن رکھ حیات کو دیکھنے لگے..

"آج الیکٹرک شاک روم میں مس خانم کے جانے کی.....

ڈاکٹر جاوید رہنے دیجئے پلیز،آج حیا کا برتھ ڈے ہے..."باسط جلدی سے بولا..

"اوکے..اگر ایسا ہی چلتا رہا تو مریض کی جگہ سارے ڈاکٹرز پاگل ہو جائیں گے...اتنی ہمدردی اچھی نہیں..."ڈاکٹر جاوید سپاٹ لہجے میں بول کر چلے گئے..

حیات زور سے باسط کے سینے سے لگ گئی..

"تم ڈرو نہیں جب تک میں یہاں ہوں تب تک تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی... لیکن حیا کب تک...!! تم خود سوچو،، مجھے اکثر یہاں سے جانا پڑتا ہے اور جب جب میں تمہیں یہاں چھوڑ جاتا ہوں میرا دل حلق میں اٹکا رہتا ہے، پلیز میری بات مانو اور چلو میرے ساتھ...

یہاں جانوروں کی طرح رکھتے ہیں، ایسی بھی کیا زندگی حیا....

باسط کی بات پر حیات آنسو صاف کر سسکنے لگی..

16 "سال کی عمر سے اس آسائلم میں ہوں.. مجھے یہاں پاکستان سے اتنی دور صرف اسلئے میرے بھائیوں نے رکھا تاکہ انکا کالا دھندا چلتا رہے، وہ لوگ اپنے جرم اور گندگی چھپانے کے خاطر مجھے یہاں پاگل خانے میں چھوڑ گئے اور پلٹ کر بھی نہیں دیکھا... ہر سال آتے ہیں اور میرے مرنے کی خبر نہ سن کر واپس لوٹ جاتے ہیں..." حیات آنکھ ملتی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر رو دی..

"خیر چھوڑو یہ سب... میرے ساتھ چلو..." باسط اسکا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھتا ہوا محبت سے چور لہجے میں بولا..

حیات کچھ نہیں بولی اور اپنا سر روتے ہوئے باسط کے سینے سے ٹکا دیا..

باسط نے سکون کا سانس لیا...

باسط جب خود کو کمپوز کر باہر اپنی کیبن میں آیا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا..

حیات کے آنسو تیزاب تھے جو اسکے آنکھوں سے نکل کر سیدھا اسکے دل پر اثر انداز کرتے تھے...

"مے آئی کیم ان ڈاکٹر باسط..." دروازے پر کھڑے ڈاکٹر جاوید کی آواز پر باسط حواس میں آیا..

"سر پلیز کم ناں... آپ کیوں اجازت لیکر شرمندہ کر رہے ہیں.." باسط اٹھ کر ڈاکٹر جاوید سے ہاتھ ملا کر گریٹ کرنے لگا..

"آئے آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں..." باسط بولا اور انٹر کام پر دو کافی کا کہہ دیا..

ڈاکٹر جاوید کافی سکون اور اطمینانیت سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے..

"میں تم سے بس ایک سوال کرنے آیا تھا..!! ڈاکٹر جاوید کی بات سن باسط سیدھے ہو کر پوری توجہ سے انکی بات سننے لگا..

"جی... پوچھئے ناں... باسط بہت ہی گمبھیر لہجے میں بولا..

"چھوڑو رہنے دو تم ہرٹ ہو جاؤ گے... ویسے بھی جو دکھتا وہ اکثر جھوٹ ہوتا ہے اور میں نہیں چاہتا تلخ حقیقت سے تم روبرو ہو..." ڈاکٹر جاوید بہت زیادہ سنجیدہ تھے..

"آپ مجھ سے عمر اور تجربے میں بڑے ہیں..اور سہی کہہ رہے ہیں تلخ حقیقت انسان کو وہ سب کرنے پر مجبور کر دیتا جو اس نے وہم و گمان میں بھی سوچا نہیں ہو گا..." باسط تنفر سے بولتا ہنس دیا..

ڈاکٹر جاوید بس باسط کو دیکھتے رہیں... عجیب سی چبھن بھری نظر تھی... باسط بھی لیکن ایک ماہر کھلاڑی تھی بے حد لاپرواہی سے بیٹھا رہا...

"تم حیات کو کب سے جانتے ہو اور مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ.....
ڈاکٹر جاوید خاموش ہو گئے..

"انہاں مجھے پتا ہے آپ کو شک ہے... لیکن میں حیات کو محض کچھ 15 یا 17 سالوں سے جانتا ہوں... جب میں پریکٹس پر تھا اور یہاں عارضی طور پر شفٹ ہوا تھا..." باسط کی مسکان کافی خفیف سی تھی..

"پھر بھی میرا شک پختہ ہے... اور یہ ڈگری، تم سچ میں ڈاکٹر ہی ہو ناں....

ڈاکٹر جاوید کو یقین نہیں ہو رہا تھا..

"ہاں جی آپ مانچسٹر میڈیکل کالج میں پتا لگوا سکتے ہیں... میں کافی ہونہار سٹوڈنٹ تھا..." باسط تمسخرانہ انداز میں بولا..

"میڈیکل کی دنیا میں مریضوں سے ہمدردی زہر ثابت ہوتی ہے، خاص کر ایک پاگل لڑکی سے.....جو کہانیاں گھڑتی ہے، فرضی کہانیاں اور جسکی کہانیوں میں کردار وہ اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو دیتی ہے...

ڈاکٹر جاوید کی بات پر باسط کھلکھلا کر ہنس دیا..

باسط کے ڈمپلز گہرے ہو گئے اور جھیل سی ہری آنکھیں انجانی خوشی سے چمک اٹھیں..

"میں آپ، سارے ڈاکٹرز، ڈاکٹرز ہی کیوں پورا ہسپتالی عملہ اور یہ آسائلم، حیات خانم کے رشتے دار اور عزیز و قارب سب جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ حیات کوئی پاگل نہیں ہے...سب لوگوں کو کیا سروکار 17 سال بیت گئے اب تو سبھوں نے حیات کو بھلا بھی دیا ہو گا لیکن ہم تو جانتے ہیں ناں ڈاکٹر جاوید کی وہ لڑکی کوئی مینٹل نہیں ہے...زبردستی اسے یوں رکھا گیا ہے تاکہ اپنا جرم چھپایا جا سکے...

اور ہم نے کیا کیا، خیر ہم تو ڈاکٹرز ہیں ہم نے بھی جانوروں جیسا سلوک کیا...ایک معصوم کو پنجرے میں قید کر جانوروں کے درمیان پوری زندگی گزارنے کا فرمان جاری کر دیا....آخر کیوں اور کس لئے....؟؟

باسط غضبناک ہو کر بولا...

ڈاکٹر جاوید بولے...

"اچھا... چلو مان لیا لیکن اسے ایمانجنزی سینڈروم ہیں... وہ اپنی تخیل کی دنیا بسائے رہنے لگی ہے.... جب اس نے ہائے محبت لکھی تو مجھے بہت زیادہ حیرت ہوا... مطلب اتنی صفائی سے آخر کون لکھ سکتا ہے، ہم سوچ بھی نہیں سکتے وہ سارے کردار جو اس کہانی میں تھے وہ حقیقت میں بھی ہے... اور اس میں... میں اور آپ اور حریم بھی ہے..." ڈاکٹر جاوید تعریف کرنے لگے..

"ہاں یہ سب اسکے ماضی کے ٹراما اور تنہائی کا سبب ہے ڈاکٹر... ورنہ وہ بلکل ذہنی طور پر ہشاش بشاش ہے...

آپ خود دیکھیں جب اس نے کہانی لکھی تو لکھا بھی تو کیا لکھا"..

ایک پل مسکراہٹ دباتے ہوئے...

"خود کو مصنفہ کی جگہ شاعرہ لکھا... شیر ان جو کہ پاکستان میں ایم. ایل. اے ہے اسکا کردار کتنا پاکیزگی سے لکھا، شیر ان ایک اچھا سیاست داں ہیں وہ کافی نیک اور دریادل ہے اور بیوقوف ہے... جبکہ حقیقت میں وہ کتنا بڑا کمینہ ہے یہ صرف عوام ہی جانتی ہے، زرین عدنان اسکی بیوی ہے اور آفرین زرین کی بہن وہ اسکی رکھیل.... یہ کھلے عام ہے..

شاہ زیب اور اورنگزیب کو ایک کاروباری انسان کے سانچے میں ڈھالا لیکن، اسکے دونوں سوتیلے بھائی نفرت میں اس قدر گر گئے کہ زمین جائیداد کیلئے حیات کو پاگل ثابت کر یہاں پاگل خانے میں چھوڑ گئے اور وہ دونوں کتنے مشہور بگڑے ہائی سوسائٹی کے آوارہ امیر زادے ہیں...

اب سب سے دلکش کردار ہادی... مطلب کوئی ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ ہدایت علی منظر ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے...ہاہاہا،، وہ شاہ زیب کا باڈی گارڈ اور نہ جانے کتنے معصوموں کا قاتل...اپنے مالک کی عزت کا بھرم رکھنے کیلئے کتنے ہی قتل کئے، کتنی بار جیل گیا لیکن شیر ان کا پاور کا بول بالا اتنا کہ وہ ہر بار بے گناہ ثابت ہو کر آزاد ہو جاتا...ہادی کی دو دو بیویاں، ایک فلک اور ایک روحی...

ویسے اس نے سارے اپنے لائف کے مین ولن کو اس قدر نیک اور صاف صفت کا اپنی کہانی میں ڈھالا...

لیکن ہم لوگوں سے اسکی پرسنلی دشمنی ہے جو ہمیں گنگسٹر اور مافیا لکھا...اوپر سے ہر قسط میں اس پر نیا ظلم ہوتا...

کچھ سمجھ نہیں آیا...ہم سے کیوں دشمنی نکالی، حتی کہ آخر میں مجھے ناول میں گولی بھی لگی....

باسط ہنسنے لگا...

"تم نے آخری قسط پڑھ بھی لی..."ڈاکٹر جاوید لگ بھگ چیخ کر بولے... حیرت سے ملے جلے تاثرات انکے چہرے پر نمایاں ہو گئے..

"کیوں کیا ہو گیا....!! باسط تحیر سے دیکھنے لگا...

"مطلب تم نے پڑھ بھی لی.. میں نے ابھی تک نہیں پڑھی یار،، مشغولیت کی وجہ سے دو تین قسط پیچھے ہوں..."ڈاکٹر جاوید دھیمی آواز میں بولیں..

"ڈونٹ ٹیل می،، آپ بھی پڑھتے ہیں..." باسط خوشگوار حیرت سے بولا..

"ہاں...وہ بس پڑھ ہی لیتا ہوں... کسی کو بتانا مت پلیز کہ میں ناولس وغیرہ پڑھتا ہوں... کسی زمانے میں لٹریچر کا بہت شوقین تھا...بس وہی عادت اب بھی تھوڑی زندہ ہے...."ڈاکٹر جاوید رازداری سے بولیں..

"اوہ آئی سی.. مطلب آپ بھی یہاں رہ کر پتھر نہیں بنے...ورنہ زیادہ تر تو لوگ بس زندہ ہیں، دھڑکنیں چل رہی ہیں، سانس آجا رہی ہے لیکن اندر سے مردہ اور کھوکھلے...." باسط یاسیت سے بولا..

"میں تمہیں پروفیشنلی ایک مشورہ دوں گا...حیات خانم کی فیملی بیک گراؤنڈ بہت ہی خطرناک ہے، اور اسکے بھائی چاہتے ہیں کہ حیات کسی طرح پاگل پن میں مر جائے...وہ ہر سال اسکے برتھ

ڈے پر یہاں آسائلم میں کال کر یہی پوچھتے ہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی... باقی آگے پیچھے کوئی سوال نہیں کرتے... وہ لوگ کافی پاور فل لوگ ہیں اور وہاں بیٹھے بیٹھے یہاں کی خبر رکھتے ہیں.. تم اس لڑکی سے دور رہو اور وائز میں نہیں چاہتا تم کوئی غلطی کر بیٹھو... جوانی میں کھنچاؤ، محبت و عشق ہوتا رہتا ہے، پر یہ کوئی مستقل جذبات نہیں ہے... کوئی دوسرا آتا ہے تو پہلے والے کی جگہ لے لیتا ہے... یہ سب فضول چیزیں ہیں اور تم خود اتنے پڑھے لکھے اور خوشحال اور اچھے فیملی سے ہو... کیونکہ ایک معمولی سی لڑکی کیلئے زندگی برباد کر رہے ہو... حیات میں ایسا بھی کیا ہے جو 15 سالوں سے یوں پڑے ہو... ہر پروموشن ٹھکرا دیتے ہو، ہر تبادلہ مسترد کر دیتے ہو... باسط ویک اپ ٹورئیلاٹی...

وہ تمہارے لئے بیسٹ چوائس کبھی نہیں ہو سکتی....!!! ڈاکٹر جاوید سپاٹ لہجے میں بولیں..

"جی بہت شکریہ... اتنا اچھا مشورہ دینے کیلئے،، میں غور فرماؤں گا.." باسط سر جھکائے پر سرار سی مسکان لئے بولا..

"اسلئے آج تک آپ نے شادی نہیں کری..." باسط خالی پن لئے جاوید صاحب کی طرف دیکھنے لگا..

"نو کمنٹس"....

باسط ہنس دیا... حیات بھی سیم ڈائلوگ مارتی تھی...

"اور پرسنلی ایک دوست ہمراز تم سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ اپنے محبوب کو پانے کیلئے سر توڑ کوشش کرو اور جب اسے پالو تو اسے ہمیشہ اپنا بنا کر محفوظ رکھو... محبت میں مت ماری جاتی ہے اور محبت صرف ایک ہی شخص سے ہوتا ہے باقی تو دل بہلاے کا ذریعہ بہت ہے... لیکن اگر پہلی محبت بچھڑ جائے جدا ہو جائے تو دم نکل جاتا ہے، بہت کٹھن اور مشکل ہوتا ہے اس گلٹ اور درد کے ساتھ پوری زندگی گزارنا... نہ مر سکتے ہیں اور نہ کھل کر جی سکتے ہیں... نصیب والے ہوتے ہیں جن کو محبت ایک ہی شخص سے تاعمر رہتی ہے... اپنی محبت کیلئے لڑنا غلط نہیں ہے، لیکن کسی کے جذباتوں سے کھیلنا سراسر غلط ہے... اپنی محبت ایسی کرو کہ ساری حدیں ٹوٹ جائے بس تم اپنے محبوب کو پالو اور خوش رہو..." ڈاکٹر جاوید اپنی عینک اتار کر آنکھیں رگڑ کر بولیں..

"یہ بھی سہی ہے...." باسط البتہ کوہنی ٹیکے ساری لیکچر مزے میں سن رہا تھا..

"اور ہاں تمہاری شکایت موصول ہوئی ہے..." ڈاکٹر جاوید آنکھیں چھوٹی کر بولیں..

"جس نے شکایت کی ہے اس سے کہے کہ میرے منہ پر بولا کریں... ورنہ مجھے منہ بند کروانا اچھے سے آتا ہے..." باسط بولا اور معنٰی خیزی سے آنکھ مار دیا..

تبھی نرس چپراسی کے ہاتھوں کافی بھجوادی..

"یہ ضرور حریم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہو گی..." باسط اور زیادہ شرارت پر اتر آیا..

"سوواٹ..."ڈاکٹر جاوید کافی کا کپ لبوں سے لگا کر بے زار ہو کر بولیں..

"اور حریم حریم کیا لگا رکھی ہے...ریسپیکٹ ہر...وہ تم سے عمر میں بڑی ہیں..."ڈاکٹر جاوید جھڑک کر بولیں..

"ہاہاہاہا...آپ کو ایک بات پتا ہے حیا نے آپ حریم کو آپ کی وائف بتایا ہے...اور میں آپ بیٹا ہوں..." باسط کافی کو گھورتا ہوا بولا..

"پاگل لڑکی..."ڈاکٹر جاوید بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کر بولیں..

"آج رات تیار رہنا...پھر یہ موقع نہیں ملے گا سوبی ریڈی...باقی میں سنبھال لوں گا..."ڈاکٹر جاوید کی بات پر باسط صرف کافی کا کپ اٹھا کر ہوا میں معلق کر گیا..

π=π=π=π=π=ππ=π=π=π=π=π=

آسائلم

کمرہ نمبر 567...

حیات اپنے کمرے میں گہری نیند کی آغوش میں تھی تبھی دبے قدموں سے کوئی داخل ہوا...

حیات کو کوئی خبر نہ ہوئی کیونکہ وہ گہری نیند میں تھی..

کالا لبادہ اوڑھے، بلیک ہوڈی سے چہرہ چھپائے، چہرے پر بھی بلیک ماسک لگائے، ہاتھوں میں بلیک گلوز چڑھائے وہ حیات کے بیڈ کے قریب بڑھ رہا تھا...

حیات السائی آنکھوں کو رگڑ کر کروٹ بدل گئی جب اسے کسی کی قدموں کی چاپ اپنے بیڈ کے قریب سنائی دی... حیات جھٹ سے اٹھ بیٹھی اور سامنے کھڑے سائے کو دیکھ یوں اچانک ڈر سے چیخی.. لیکن حیات کے منہ پر مضبوطی سے ہتھیلی جمائے وہ سایہ اپنے دوسرے ہاتھ سے کوئی رقیق مادہ حیات کے بازو میں انجیکٹ کر گیا اور پل بھر میں حیات کی آنکھیں بند ہو گئی اور وہ بیہوش ہو گئی..

سایہ رینگتا ہوا آیا اور اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا اسے بانہوں میں اٹھا کر کندھے پر لاد کر کمرے سے نکل گیا..

رات ہونے کی وجہ سے آسائلم سائیں سائیں کر رہا تھا... سارے مریضوں کو دوائی وقت پر دے کر سلا دیا جاتا تھا... راہداری میں ڈیم لائٹ جل رہی تھی اور کافی سناٹا پسرا ہوا تھا... ربر سول کی جوتے پہنے وہ شخص بغیر کسی آواز کے حیات کو کندھے پر لادے لے جا رہا تھا...

ایسا لگ رہا تھا آج پورے آسائلم میں سوائے اسکے کوئی اور دوسرا نہیں ہے...

سی. سی ٹی. وی کیمرا سارے بند پڑے تھے کیونکہ آج ہی کچھ خرابی آگئی تھی...

سایہ بڑی احتیاط سے سارے سیکورٹی گارڈز سے بچ کر نیچے پارکنگ میں آیا تبھی ایک گارڈز کی آواز پر وہ رک گیا...

"ڈاکٹر آپ ادھر.... کیا کر رہا ہے..." گارڈز باسط کی طرف بڑھتا ہوا بولا...

باسط نے چہرے سے ماسک اتار دیا اور مسکرا کر بولا...

"ٹھنڈ بہت بڑھ گئی ہے اور ابھی اچانک ایک ایمرجنسی کام کے تحت مجھے گھر جانا پڑ رہا ہے.." باسط جلد بازی میں بولا تو گارڈ جھک کر وہاں سے چلا گیا...

جیسے ہی باسط نے دیکھا گارڈز راؤنڈ پر گئے ہیں... باسط نے ایک خاص اشارہ کیا تو ڈاکٹر جاوید حیات کو کندھے سے اتار کر آرام سے باسط کی گود میں دیتے ہوئے بولیں..

"جلدز جلد نکلو یہاں سے،،، اور ہاں باقی سب میں سنبھال لوں گا.... بس تم اپنا خیال رکھنا..." ڈاکٹر جاوید بیک سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے بولیں..

باسط نے آرام سے حیات کو بیک سیٹ پر لیٹا دیا اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے بولا..

"میں شاید ہی آپ کے احسانوں کا بدلہ اتار پاؤں...آپ نے مجھے میری زندگی مجھے دی ہے اور بہت شکریہ ایک دوست، بڑے بھائی اور باپ کی طرح میرا ہر موڑ پر ساتھ دینے کیلئے،، جاوید صاحب میں آپ کو ہمیشہ یاد رکھوں گا..." باسط جاوید صاحب کا بلیک گلوز والا ہاتھ تھام کر بولا..

"ہمیشہ خوش رہنا اور اس لڑکی کی ذمہ داری اب مکمل طور پر تمہاری ہے، اس کو بہت سارا پیار اور خوشی دینا اور ہاں ہو سکے تو مجھے بھول جانا اور شاید ہم کبھی نہ ملے ڈاکٹر باسط...یہ ہماری آخری ملاقات ہے سو ٹیک کیئر اینڈ گڈ بائے..." ڈاکٹر جاوید مضبوط لہجے میں بولے اور اپنا ہاتھ باسط کے ہاتھ سے آزاد کروا کر گاڑی کی ونڈو مرر بند کرنے کو کہا..

باسط نے ایک آخری الوداعی نظر ایک محسن اور ہمدرد کو دیکھا اور ونڈو بند کر وہ اپنی گاڑی کو وہاں سے تیزی سے لے گیا...

ڈاکٹر جاوید باسط کی گاڑی کا پیچھا اپنی نظروں سے تب تک کرتے رہیں جب تک انکی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی..

آسائلم کی حدوں سے پار باسط چلا گیا تھا..

ڈاکٹر جاوید نے ٹھنڈی سانس بھری اور اپنے واکی ٹاکی پر اندر موجود حریم کو انفارم کیا کہ وہ اب فائر بریگڈ کو کال کر دے...

حریم جو کہ ایک نرس تھی وہ عمر میں جاوید صاحب سے 2 یا 3 سال چھوٹی ہو گی مگر اس نے حیات کا بہت خیال رکھا تھا اور وہ بھی باسط کے سارے پلان میں شامل تھی...

ڈاکٹر جاوید بس اندھیرے میں ڈوبی آسائلم کو دیکھنے لگے جو انگریزوں کی ٹائم کی بنی سیاہ عمارت تھی اور کافی خطرناک بھی...

یہاں انسان نہیں زندہ لاشیں رہتی تھیں..

ڈاکٹر جاوید کا چہرہ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور سیاہ تھا... جہاں کوئی تاثرات نہیں تھے بس ایک اذیت تھی... جو صاف چھلک رہی تھی..

حیات یک بیک اٹھی اور چیخ پڑی...

اوہ سپنا تھا... یا خدایا مجھے تو لگا میں نے سچ میں باسط کو کھو دیا ہے..." حیات بڑبڑانے لگی لیکن جیسے ہی اسکی نظر سامنے پڑی وہ پسینے سے شرابور ہو گئی..

حیات نے چاروں طرف نظر گھمایا یہ تو اسکا کمرہ نہیں تھا، وہ کہاں پاگل خانے میں لوہے کے پلنگ میں سوتی تھی کہاں وہ ملائم گدے دار بستر پر دراز تھی...

حیات یاد کرنے لگی کسی نے سوتے ہوئے اسکے کمرے سے اغوا کر لیا تھا..

"ڈاکٹر جاوید اور باسط.... یہ ان لوگوں کا ہی کام ہے... شرم نہیں آتی..." حیات اٹھی اور وہ شرم سے دوہری ہو گئی جب اسے احساس ہوا اسکے کپڑے بدلے ہوئے ہیں اور اسکے بالوں سے سحر خیز خوشبو آرہی ہے جو شیمپو کی تھی..

حیات چلتے ہوئے کمرے کے قد آور آئنے کے سامنے آئی اور خود کا سراپا اتنے سالوں بعد دیکھ خود ششدر رہ گئی..

چھوٹے بال جو گردن تک آرہے تھے اور بھرے بھرے گال اور سفید رنگ جو آج اسے بہت کھلا سا لگا جبکہ اسے لگتا تھا وہ آسائلم جانے کے بعد سانولی ہو گئی ہو گی..

لیکن وہ آج بھی ویسی حسین و جمیل تھی..

لیکن باسط کے جنوں میں دیے گئے نشان لالی بن کر اسکے گلے میں موجود تھے، حیات تھوڑا شرما سی گئی..

ڈارک گرین ململ کے کپڑے کا بنا نائٹی اسکے جسم کے نشیب و فراز کو کافی حد تک بیان کر رہا تھا...

حیات خود کو بہت مبہوت سے دیکھتی رہی تبھی دل دہلا دینے والی دہاڑ اسکے کانوں میں گونجی تو وہ ہوش میں آئی..

حیات تقریباً بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی اور یہاں وہاں گھبرا کر دیکھنے لگی لیکن پورا مینشن شانت ہوا پڑا تھا...

چاروں طرف خاموشی....

حیات دنگ رہ گئی کیونکہ یہ کوئی بہت بڑی جدید ڈیزائن سے آراستہ مینشن یا ویلا تھا..

پورا مینشن جگمگا رہا تھا اور بہت ہی عجیب خوابناک ماحول تھا...

حیات ڈرتے ڈرتے آواز دینے لگی..

"کوئی ہے.... کوئی ہے کیا...

باسط....ڈاکٹر جاوید آپ ہیں کیا....

دیکھئے یوں ڈرائے مت پلیز... میں بہت کمزور دل کی ہوں اور آپ لوگ اچھے سے جانتے ہیں...

پلیز اگر کوئی ہے تو سامنے آئے...

لیکن جواب ندارد....

حیات کی آواز در دروازوں سے ٹکرا کر واپس پورے مینشن میں گونج رہی تھی..

حیات کو اب ڈر لگنے لگا کیونکہ وہ اغوا کر لائی گئی تھی اور شاید وہ کہیں کسی اور غلط ہاتھوں میں تو نہیں پڑ گئی..

حیات نے دل مضبوط کیا اور باری باری سارے کمرے دیکھیں کوئی نہیں دیکھا...

نہ کوئی حیات کو دیکھا نہ کوئی ملا..

حیات کو جب ایک بار پھر خطرناک دہاڑ سنائی دی تو اس بار اتنی زیادہ صاف تھی کہ وہ سمجھ گئی کوئی جانور کی ہے،، یا شیر کی ہے... حیات کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ کانپ اٹھی...

آواز جہاں سے آئی تھی وہ اوپری ٹیرس کی سیڑھیوں کی جانب سے آئیں تھیں..

حیات سو سو من بھاری قدم لئے ٹیرس پہنچی جہاں نیلی روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی اور درمیان میں گول سا سوئمنگ پول بنا تھا...

رات کا پہر تھا اور حیات کو عجیب سی وحشت ہونے لگی اسکا خوف لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا..

حیات ٹیرس کے دروازے پر کھڑی سرد ہواؤں سے لطف اندوز ہوئی لیکن وہی سرد ہوا اسکے ریڑھ کی ہڈی میں سرہن دوڑا گئی..

باسط کی آواز آ رہی تھی وہ کسی سے بات کر رہا تھا..

"نہیں سمجھا کرو نہیں ملا سکتا حیا سے...وہ بہت نازک دل کی لڑکی ہے، میں موقع تلاشوں گا، تم بس دور سے دیکھ لینا ورنہ وہ ویسے بھی بہت نرم مزاج کی ہے، ڈر کر بیہوش بھی ہو سکتی ہے اور پتا نہیں کیا کرے...

ابھی تو فلحال اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے...اب ساری زندگی تو ہمیں ساتھ ہی رہنا ہے...بہت پیار کرتا ہوں، اس قدر کہ دیوانہ ہو گیا ہوں...پتا نہیں کیا ہے حیا میں جب جب دیکھتا ہوں تب تب دل بے چین ہو اٹھتا ہے، اسکا لمس تڑپا دیتا ہے مجھے...پتا نہیں اس سے کب کیسے لیکن بے پناہ محبت ہو گئی اور وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے شیر ا... تم جب اسے دیکھو گے تو مان جاؤ گے، ہاں ہاں تمہاری ماں ہے...

جیسے تم میرے بیٹے ہو وہ بھی تمہیں چاہے گی، لیکن ابھی نہیں...ابھی وہ ہمارے ماحول میں ڈھل جائے اور عادی ہو جائے...

جانتا ہوں شیر ا تم ترس رہے ہو، میں بھی تو خود کو قابو کئے ہوں ایک بار وہ بس میری ہو جائے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا...

یہ سوچ کر ہی من گدگدا سا جاتا ہے کہ حیات اب میری بن کر رہے گی...

بہت تڑپا ہوں، ترسا ہوں...

اب وہ آگئی ہے ناں سب سہی ہو جائے گا"...

باسط کی بات سن حیات سن رہ گئی..

حیات کے ذہن سے خیال چھو کر گزرا کہ باسط شادی شدہ ہے...

باسط کی اولاد مطلب وہ اپنے بیٹے سے بات کر رہا ہے...

ٹیرس میں صرف باسط موجود نہیں اسکے ساتھ کوئی اور بھی ہے...

حیات کا پارہ چڑھ گیا،، دھوکہ وہ بھی اتنا بڑا....

ضرور شیر ااسکا بیٹا ہو گا...

کتنا گھٹیا اور گرا ہوا شخص ہے...

حیات غصّے سے آگے بڑھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ وہ چیخ کر بیہوش ہو گئی..

حیات کو جب ہوش آیا تو سامنے باسط بیٹھا اسکے تلوے کو پیار سے سہلا رہا تھا..

"ڈاکٹر...." حیات ڈر سے اٹھی اور باسط سے لپٹ گئی..

"کیا ہو گیا ہے، تم ٹھیک ہو..." باسط اسکے بالوں میں لب پیوست کرتا ہوا بولا..

"شیر...ببر شیر...وہ شیر....." حیات جھٹ سے باسط سے دور ہوئی اور بیڈ پر واپس سے دبک کر بیٹھ گئی...

شیر... کہاں شیر.... پھر سے ڈروانا سپنا دیکھا...." باسط پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولا..

"نہیں... نہیں حقیقت، جب میں ٹیرس میں کچھ دیر پہلے گئی تو آپ شیر کے پیٹ پر لیٹ کر باتیں کر رہے تھے... میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا.... آپ شیر سے بات کر رہے تھے.... یا خدایا...."" حیات سر پکڑے بیٹھی رہی..

"ہاہاہاہا.... شیر.... میرے پاس،،، یہ نیویارک ہے، ایک ماڈرن کلچر والا شہر،، یہاں لوگ شیر کو دیکھنے زو (چڑیا گھر) جاتے ہیں... تم کیوں اتنا سٹریس لیتی ہو میری حیا....

آرام کرو اور سکوں سے رہو... یہاں تمہیں کوئی تنگ یا پریشان نہیں رہے گا... ہاں پر میرا کوئی بھروسہ نہیں"...

باسط زور کا قہقہہ لگانے لگا..

حیات جھنجھلا کر خاموش ہی رہی اور سر پر ہتھیلی رگڑنے لگی..

"افففف میں کیا کیا سوچنے لگی ہوں... اب سچ مچ میں پاگل نہ ہو جاؤں... لیکن اتنا کچھ امیجن تو نہیں ہو سکتا..." حیات آہستہ سے بولی..

"اسلئے کہتا ہوں میرے ساتھ رہو اور تھوڑا باہر گھومے پھریں گے،، ساتھ ٹائم سپینڈ کریں گے... مزے کریں گے تو دماغی فتور خود بہ خود چھٹ جائے گا.... باسط اسکے رخساروں کو چوم کر بولا..

حیات کو تھکان سا لگنے لگا اسلئے وہ واپس سے بیڈ پر پسر گئی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی...

باسط وہیں بیٹھا حیات کی انگلیاں چٹخاتا رہا..

باسط مبہم سی مسکان لئے بس اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا جیسے وہ کوئی اپسرا یا پری ہو...

باسط شرٹ اور ٹراؤزر میں تھا...

باسط کی بانہیں ہلکی ہلکی مدھم روشنی میں بہت زیادہ مسکولر لگ رہی تھی...

ہاتھوں کے نیلی اور ہری رگیں صاف واضح تھی جس سے معلوم چل رہا تھا کہ وہ روز جیم جانے والا بندہ ہے..

وقت گزرتا گیا اور حیات اور باسط نے نکاح کر لیا اور کوٹ جا کر کوٹ میرج بھی کر لی..

حیات باسط کو ایک ڈاکٹر سمجھتی تھی لیکن ایک ڈاکٹر کے پاس بیش بہا دولت ہونا کبھی کبھار شک بھی کرواتا تھا لیکن باسط نے حیات کا دھیان کبھی اپنے پروفیشن یا نجی زندگی کی طرف جانے ہی نہیں دیا..

باقی حیات باسط کے ساتھ رہ کر اسکے رگ رگ سے واقف ہو چکی تھی، حیات کو ایسا لگتا تھا کہ وہ باسط کو بہت اچھے سے جان گئی ہے باقی باسط ہی بہتر جانتا تھا..

اکثر جب رات ہوتی تو باسط اٹھ کر ٹیرس پر چلا جاتا تھا جس بات سے حیات بے خبر رہتی تھی کیونکہ وہ رات کو جو دوائی کھاتی تھی اسکی وجہ سے اسے بہت گہری نیند آتی تھی..

ہر روز کی طرح آج بھی حیات کھانا کھانے کے بعد دوائی کھا کر سو گئی تھی..

باسط نے سوتی ہوئی حسینہ کو دیکھ کھوئے ہوئے لہجے میں گویا ہوا..

"کچھ راز...راز ہی رہیں تو اچھا لگتا ہے جس طرح تم نے اپنی ناول کا آخری حصّہ ابھی تک نہیں لکھا یا شاید تمہیں مجھ سے فرصت ہی نہیں ملتی ہے... خیر جو بھی ہو حیات پر تمہیں میں کھو نہیں سکتا... تم میری قیمتی اثاثہ ہو...

اور تم سے چھپایا تو کچھ بھی نہیں ہے پر بہت کچھ ہے جو بتانے کے لائق بھی نہیں ہے تو بہتر ہے تم ناواقف اور انجان ہی رہو.." باسط سوچ ہی رہا تھا جب حیات اسکے سینے میں سر رکھ گہری گہری سانسیں لیتی باسط کے وجود میں گم ہو گئی..

"افففف یہ لمحات.... لیکن میں بڑا بدنصیب ہوں...ابھی تک تمہارے لمس سے انجان ہوں یوں بس تڑپتا ہی رہوں گا...ہائے کیا عجیب کشمکش میں پھنسا ہوا ہوں...

شیر ابھوکا ہو گا اگر حیات کی قربت میں رہا تو میرا بچہ بھوکا سو جائے گا..." باسط سوتی ہوئی حیات کو آرام سے تکیے پر سلا کر بیڈ شٹ اوڑھائے دبے قدموں سے کمرے سے نکل گیا...

حیات باسط کے جاتے ہی پٹپٹا کر آنکھیں کھول کر بند دروازے کو گھورنے لگی..

حیات نے سوچا آج تو وہ باسط کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر رہے گی...روز حیات کو آدھی رات چھوڑ وہ کونسے سیر سپاٹے کو نکل جاتا ہے...

"آج خیر نہیں...میں تو دیکھوں کون سوتن بنی میری چھاتی پر آ بیٹھی ہے..." حیات بالوں کو پونی کر اٹھی اور ٹیرس پر دبے پاؤں چڑھنے لگی..

باسط نے حیات کو ٹیرس پر جانے سے منع کر رکھا تھا لیکن حیات کو اب شک ع شبہ ہونے لگا تھا..

حیات لمبے لمبے ڈگ بھرتی ٹیرس پر گئی اور آج پہلی بار وہ ٹیرس پر آئی تھی...

ٹیرس ڈیم لائٹس سے مزین بے حد خوبصورت تھا اور لائٹس پول پر پڑ رہی تھی تو عجیب سا خوشنما ماحول لگ رہا تھا..

حیات سب بھول گئی لیکن اسکا خون رگوں میں جو ابل رہا تھا وہ منجمد ہو گیا...

سامنے ہی بہت بڑا پنجرہ تھا جہاں ایک شیر بیٹھا گوشت کے ٹکڑوں پر جھپٹ رہا تھا..

حیات پھر بھی یہ منظر برداشت کرنے کی تگ ودو میں تھی کہ اسکی نظر سائیڈ میں بیٹھے وجود پر پڑی جو پنجرے میں پنجوں کے بل بیٹھا شیر کا سر پیار سے سہلا رہا تھا...

باااااسط..... حیات حیرت دو چند سے چیخی اور الٹے قدم ہی دوڑ پڑی...

حیات بے سدھ ہو کر دوڑ پڑی تھی اور سیڑھیوں سے اترتے وقت اسکا پاؤں مڑا وہ منہ کے بل گر کر رونے لگی..

باسط بھی بدحواسی کے عالم میں ٹیرس سے نیچے اترا اور حیات کے قریب بھاگتا ہوا آیا اور گود میں اٹھا کر اسے کمرے میں لے گیا..

"سچ میں یار پاگل ہو تم.....!! باسط ڈانٹ لگا کر بولا اور آرام سے حیات کو بیڈ پر لیٹا دیا..

"شیر.... شیر...آپ کے پاس شیر ہیں... مطلب میں نے جو دیکھا سنا تھا وہ سب سچ تھا...آپ نے مجھے بیوقوف بنایا...آپ شیر، شیر رکھا ہے...

حیات عجلت میں بولتی رہی..

"ہاں...کچھ سوچ کر ہی سچ چھپایا تاکہ تم ڈر نہ جاؤ..اور وہ شیر نہیں میرا شیر اہے بچہ ہے میرا،اتنے چھوٹے سے پال پوش کر بڑا کیا ہے...افریقہ کے جنگل میں ملا تھا..." باسط سپاٹ لہجے میں بولا..

"جسٹ شٹ اپ...آپ پاگل ہے سچ میں لوگ کتے بلی،پرندے پالتے ہیں آپ نے شیر پال رکھا ہے...آر یو آوٹ آف یور مائنڈ...سچ میں دماغ خراب ہے کیا آپ کا...

خونخار درندے جیسے جانور کو گھر پر کون پالتا ہے...نہ جانے وہ کب حملہ کر بیٹھے...یا خدایا کہاں پھنس گئی میں!!...

حیات بے بسی سے بولی..

"پلیز...حیا تم کچھ نہیں جانتی اسلئے کچھ نہیں بولو...تمہیں پتا ہے شیر انے میری جان بچائی تھی...پلیز تم ایسا ویسا کچھ مت بولو مجھے ہرٹ ہو گا..اور جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے پلیز ٹرسٹ می....

تھوڑا یقین کرو اور مجھے وقت دو کیونکہ میں کچھ بتا نہیں سکتا...میں اگر سچائی بتاؤں گا تو تم یقین ویسے بھی نہیں کرو گی اور مجھے نہیں پتا میں کیا کروں..جانتا ہوں سب تمہیں عجیب لگ رہا ہو گا لیکن

وقت دو اور صبر رکھو سب دھیرے دھیرے پتا چل جائے گا باقی شیرا تمہیں نہیں پسند تو اسکے قریب مت جانا..." باسط کی بات پر حیات خاموش ہو گئی...

باسط بڑھ کر اسکا پاؤں اپنے ہاتھوں میں لئے دیکھنے لگا کہ زیادہ موچ تو نہیں آئی..

حیات باسط کو دیکھتی رہی... پوری دنیا میں صرف ایک یہی شخص تھا جو اسکی اتنی پرواہ اور محبت کرتا تھا باقی باسط کے سوائے اسکا اپنا کہنے کو تھا ہی کون!!...

باسط نے اسکو اس آسائلم جیسے جہنم سے نکال کر اپنے نکاح میں لیا.. حیات کو اپنے دسترس میں رکھا اور اس قدر دیوانہ وار محبت اور وفا جو صرف حیات سے تھی..

حیات نرم پڑ گئی اور گلوگیر آواز میں بولی.. "آئی ایم سوری میں بہت بد تمیز ہوں.. غصّے میں پتا نہیں کیا کیا کہہ دیتی ہوں اور مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے... بس شیرا کو اوپر ٹیرس میں ہی رکھنا باقی سو سوری آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی پر اس وقت یوں اچانک شیر کو دیکھ ڈر اور گھبراہٹ ہوئی اور نہ جانے کیا کیا بول دیا"..

"کوئی بات نہیں... مجھے پتا ہے تم جذباتی ہو لیکن میری ہو.. تمہاری غلطی بھی تو میری ہوئی ناں... مجھے پتا ہے اسلئے میں شیرا کو ہمیشہ ٹیرس پر ہی رکھتا ہوں بس حیا مجھ پر اعتبار کرو... میں تم سے کبھی محبت بھی نہیں چاہوں گا بس وفا اور اعتبار کرتی رہو... یقین مانو کبھی نہیں ٹوٹنے دوں گا تمہارا دل اور اعتبار....

باسط کی بات پر حیات کا دل بھر آیا... حیات کو اسکے رب نے اسکی چاہت سے بڑھ کر دگنا دیا تھا جبکہ اس نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ باسط جیسا اعلیٰ کردار مرد اسکے نصیب میں لکھا جائے گا..

حیات پوری شدّت سے باسط کے گلے بانہیں ڈال کس کر رو دی..

باسط بھی اسکے کمر کے گرد حصار باندھے اسکے بالوں کو پیار سے سہلانے لگا..

"حیا... یہی رک جاؤ... ورنہ میرا دل بہک جائے گا..." باسط کے آنکھوں میں جنوں بھرا خمار چڑھنے لگا تھا..

حیات لجا کر دور ہوئی اور باسط کے گالوں میں اپنے ہونٹ رکھ چوم کر مسکرا دی..

"یہ تو ٹھیک ہے.. لیکن اس گال پر بھی اپنی لبوں کی نرمی بھرا لمس چھوڑ دو.." باسط شرارت سے دوسرا گال بھی اسکے چہرے کے قریب کرتا ہوا بولا..

لیکن حیات کے اچانک یوں اپنے نازک ہونٹ باسط کے ہونٹ سے ملانے پر باسط تحیر میں گھیر گیا.. لیکن حیات برق رفتاری سے اپنا لمس چھوڑ پل بھر میں الگ ہوئی تھی..

"چ.. چچ... اتنے سالوں سے میرے ساتھ ہو پر آج تک بوسہ و کنار تک نہیں سیکھا..." باسط افسوس بھرے لہجے میں بولا تو حیات کا رنگ فق ہو گیا..

"مجھے نیند آرہی ہے.." حیات مستعدی سے کہتی چہرہ موڑ گئی لیکن باسط جھٹکے سے حیات کے گاؤن کی ڈوری کھینچ اسے بیڈ پر دھکیل خود اس پر آگیا اور آنچ دیتے لہجے میں بولا..

"ویسے مجھے کچھ چاہئے تو نہیں تھا لیکن شروعات تمہاری طرف سے ہوئی تھی تو اب بھگتان بھی تم بھروگی.." باسط کی زومعنی باتیں سن حیات کے گال گلنار ہو گئے اور باسط کی بڑھتی جسارتوں میں وہ گم ہو گئی..

دھیرے دھیرے ہی سہی باسط حیات کی ہو گئی تھی اور ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ دونوں میں بندھ گیا تھا..

باسط حیات کو پھولوں جیسا رکھتا تھا، کوئی تکلیف نہ ہو، کوئی بات اسے بری نہ لگے کبھی وہ آنسوں سے روئے ناں... باسط ہر ممکن کوشش کرتا تاکہ حیات خوش رہے..

حیات بھی باسط کے ماحول اور رنگ میں ڈھلنے لگی تھی، حیات کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ باسط کے شوق کیا ہے اور وہ کیا کرتا رہتا ہے اسے بس اپنے باسط سے مطلب تھا...

ادھر دوسری طرف ڈاکٹر جاوید کو پتا چلا کہ باسط نامی ڈاکٹر تو کبھی مانچسٹر یونیورسٹی سے پریکٹس کیلئے آسائلم آیا ہی نہیں اور جسے آنا تھا اسے ایک موٹی رقم دے کر اسکی جگہ کوئی دوسرا بہروپ آیا تھا..

ڈاکٹر جاوید شش و پنج میں تھے اور بس استہزا انداز میں ہنس رہے تھے...

کیوں ہنس رہے تھے وہ صرف ڈاکٹر جاوید ہی جانتے تھے...

باقی حیات نے آخری قسط ہائے محبت کی کبھی لکھی ہی نہیں..

کیونکہ وہ اپنی ازدواجی زندگی میں مشغول ہو کر رہ گئی تھی اور کہتے ہیں حیات نے سارے کردار کو ادھورا چھوڑا اپنی خوشحال ایک زندگی بسالی جو باسط کے ساتھ مکمل تھی...

حیات اور باسط اب کہاں اور کس جگہ رہتے ہیں وہ کوئی نہیں جانتا لیکن اتنا ضرور سب جانتے ہیں دونوں جہاں بھی ہونگے ساتھ ہونگے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی ذات کو مکمل کرنے کیلئے بنے تھے..

NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959